

مختار التواريخ

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi  
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ  
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



ذخیرہ

ج 4

4.2, Jones, Chalovri of boat

QAZI AYA MOHAMMAD SAHIB,

قاضی عطا محمد صاحب - پشاور



QAZI AYA MOHAMMAD SAHIB

50

136803



## غلط نامہ

صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح	صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح
تیرم	نیرم	۷	۲۱	پا	ویا	۶	۱
رحمۃ العالمین	ایخیر رحمۃ العالمین	۷	۲۱	کن	سن	۱۲	۲
کے	کسے	۱۳	۲۳	استعداد	استعداد	۲	۲۷
عمر عثمان علی	عمر و عثمان علی	۷	۲۲	فحول	مخول	۱۵	
سرخیل	سرخیل	۱۸	۲۵	خالی	چالے	۱۶	
ور	ور	۱۰	۲۶	پلید	سید	۲۷	۵
او	رو	۱۳		ابداع	ابداع	۶	۶
ازو	زو	۷	۲۷	بگذرو	بگذارو	۹	۱۰
گشتہ	گشتہ	۲۰		و	د	۱۳	
مرد او	مرد او	۸	۲۸	داود شاہ	داود شاہ	۲۷	۱۱
عدل ہم انصاف	عدل انصاف	۹		شواندر	شدار	۷	۱۲
حال و قال او	کتاب او			یاد	یا	۱۱	
از	آن	۹	۲۹	جاہ و جلال	جاہ جلال	۱۹	۱۳
بحث	بحث	۱۲		گردہ نان	گردہ زناں	۱	۱۵
غور	غور	۱۶		علم کسی	علم کسی	۹	۱۹
فرزود	فرزود	۱۲	۳۰	قدرت	قدرت	۳	۲۰

صحیح	غلط	صفحہ	سطر	صحیح	غلط	صفحہ	سطر
از	ار	۱۸	۴۰	زآن	زآل	۱۳	۳۰
راں	مزال	۵	۴۲	زدو	رود	۱۳	۳۱
قریں	فریں	۹		پنگر	مگر	۱۶	
درزور و طاقت	درز و طاقت	۱۰		ایک	اک	۸	۳۵
نافر	ناخیر	۱۲		وہنی	نویہنی	۱۶	
گاہ و فرغام... انا	گاہ و فرغام... انا	۳	۴۳	پہدر و جملہ	پہدر و جملہ	۹	۳۶
بارت	یارت	۹		بائیں	ہائے	۱۵	
چوں	جوں	۱۶		بختم	بخفتم	۱۵	۳۷
تیغ تو	تیغ بو	۵	۴۴	زہے	زیہی	۴	۳۸
کہف اور نور الہدای	کہف الوری	۶		غوث و مرد	غوث مرد	۱۲	
نبی	ہنی	"		ماہ و کوکب	ماہ کوکب	۱۵	
ظل	طل	۷	۴۵	زغزل	زغزل	۱	۳۹
مائش	مائش	۱۰		زبید	زبید	۲	
منقتم	منقتم	۱۵		زالنقات	ازالنقات	۳	
خوان تو	خوان بو	۵	۴۶	بفہم لست	بفہم لست	۶	
روز دگرے	روز دگرے	۱۰		فرش ز مرد باگل	فرش باگل	۶	۴۰
خایان	خایان	۱۲		زمین	زمیں	۶	
زجہاں گروی لو	زجہاں گروی او	۱	۴۷	زنور شمس	رنور شمس	۱۷	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۷	۵	ایکہ دور	ایکہ از دور	۵۵	۳	تلون	تلون
	۸	منتیرش	منتیرش		۷	سپیل	سپیل
	۱۶	غزل علیہ رحمۃ	غزل حافظ علیہ الرحمۃ		۹	نخیدیم	نخیدیم
	۲	برکہ	برکہ		۱۰	جال	جال
	۷	ملک ان فرست خاتم	ملک ان تست خاتم	۵۶	۱۲	شکتہ دلے	شکتہ دلے
	۱۱	یا انجنت	یا انجنت	۵۷	۲۷	دگر	دگر
	۱۷	رخشاں کن پریشاں	رخشاں کن پریشاں	۵۸	۳	زمین از ہر طرف	زمین ہر طرف
	۸	میر نور خشاں	میر نور خشاں	۶۹	۱۰	بانیاں	بانیاں
	۱	میر دتنام	میر دتنام		۱۵	سامان با شادی	سامان با شادی
	۲	منہا	منہا	۵۹	۳	با و مفتوں	با و مفتوں
	۱۰	چشم	چشم		۶	کاژوبنی	کاژوبنی
	آخر	منغم	منغم		۱۱	۱۳۲۸	۱۳۲۸
	۷	مادرمیاں	مادرمیاں		۱۶	نگر	نگر
	۳	تیر اقبال	تیر اقبال	۶۰	۳	بے نوا یہا	بے نوا یہا
	۱۶	امیر شد	امیر شد		۶	نگر	نگر
	"	راخاں	راخاں		۱۲	نگر	نگر
	اخیر	بشرو	بشرو		۱۷	نگر	نگر
	۸	فرماں	فرماں		۱۹	نہ بخت	نہ بخت



صفحہ سطر	غلط	صحیح	صفحہ سطر	غلط	صحیح
۶۱	۱	دست روہا	۶۵	۷	دست روہائے
۱۱	۵	برہ	۶۶	۳	رباعی چساں رباعی چساں
۱۲	۱۲	نگہ	۹	۵	نہندش نہندش
۱۳	۱۱	نگہ	۱۱	۱۱	رحمت رحمت
۱۸	۱۸	نگہ	۱۲	۱۲	چو فرودس و تقاوبد چو فرودس و تقاوبد
۶۲	۲	باوی بزرگ	۶۶	۲	ارد ارد
۱۱	۱۱	ناراں	۳	۳	گروند گروند
۶۳	۹	ورشفاخانہ مانوس	۵	۵	نو نو
۱۲	۸	بلیسواں	۸	۸	پاکش پاکش
۱۳	۱۰	لود	۶۸	۱	ناگزیر از این ناگزیر از این
۶۴	۲	پدر مادر	۱۵	۱۵	ناتوانی ناتوانی
۳	۳	پدر مادر	۶۹	۵	ہم نہاں ہم نہاں
۸	۸	عدو	۱۲	۱۲	نیفتنی نیفتنی
۶۵	۲	فرمود خدا و رسول	۱۵	۱۵	دور رفت دور رفت
۲	۲	چہ	۱۶	۱۶	چلو چلو
۴	۴	حرور سرما	۷۰	۱	میں میں
۵	۵	نو	۸	۸	وفا وفا
۶	۶	نو	۱۶	۱۶	چاری چاری



صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۵	۹	انار	انانہ	۱۰۵	۳	رضار حکم	رضاد حکم
	۱۰	سکرش کینہ و	سکرش و کینہ و	۱۰۶	۲۷	چر	جز
۸۶	۹	چو	چو		۸	مجنپ ایشاں	مجتنب ایشاں
۸۷	۲۷	داوارم	روادارم	۱۰۷	۹	درروش	وردلش
۸۸	۱۱	مادی	پاوی	۱۰۹	۱۸	۵۹	زاید ہے
۹۰	۳	ارسن	ازبن	۱۱۲	۲	بخت زباں	سخت زباں
۹۲	۶	باو	یاد		۱۱	آبرو	ابرو
	۱۰	فرو	فردا	۱۱۳	۱۶	مامت	شامت
۹۳	۱	بکار آں	بکار آں	۱۱۴	۶	چور	جور
	۱۰	خالی	شکستہ جالی		۱۷	یہ کفار نے	یہ کیا کفار نے
	۱۱	نازبینی	نازبینی		۱۷	کس طرح	کسی طرح
۹۴	۲	ہر	ہر		۱۷	لائی	لائی
	۱۲	از	ز	۱۱۵	۹	قلبند	قید
۹۵	۲	سیدا	شیدا	۱۱۶	۱۷	چلتا	چلتا
	۱۰	را	زاید ہے	۱۱۸	۱۶	پرابوں	بھابوں
۹۶	۲۷	راند در کبشت	زاید از کبشت	۱۱۹	۶	توچ	توہ بچ
	۹	درپے	بردر		۱۲	بنکے برادران کی	بنکے برادران کا
	۱۳	کس	کن	۱۲۰	۲	وارنام	ڈرنام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۰	۳	دین ایمان	دین و ایمان	۱۲۵	۶	مخول	مخول
۱۲۱	۵	تھا	تھی		۷	جلب	جلب
۱۲۲	۲	باراں	باراں		۷	دین	دین
۱۲۳	۳	افسوں	افسون		۱۵	زنگی	زنگی
	۱۲	ہلاوں	ہلاوں		۱۳	حکم اصبتہ	حکم پاک اصبتہ
	۱۷	لاہی تھی وہ برابر تے	لاہی تھی وہ برابر تے		۱۲	انفکم	انفکم
		ہے	کہتے ہیں۔	۱۳۶	۱۳	افزوں	افزون
۱۲۵	۲	مرت	مروت		۱۵	تخت	تخت
۱۲۶	۱۳	پنل	پستل	۱۳۷	۳	جشن خورمی	جشن خورمی
۱۲۷	۹	ہے	بنے		۹	خیراے	خیرنی
۱۲۹	۱۲	کارت	اکارت	۱۳۸	۷	آجاتا	آجاتا
۱۳۱	۱۰	یہی	ہے	۱۳۹	۲	ریخ و غم فکر زرد	ریخ و غم فکر و تزد
۱۳۲	۳	پھرتے جہاں	پھرتے ہیں جہاں	۱۴۰	۱۰	جشم	جشم
	۲	بد کا تماشہ	بد کا ملاحظہ		"	باقبال	باقبال
۱۳۲	"	قلہ	قلہ		۱۲	عز آبا فخر	عز آبا فخر
۱۳۵	۱	نہدام	انہدام		۱۳	دور آزارش بند	دور آزارش بند
	۲	کی	تھا		۱۲	بخشیدش	بخشیدش
	۶	ہوئے	زاید ہے	۱۴۱	۷	بجنت	بجنت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۳	۱	برسبنا بد	برے آید	۱۵۵	۹	مشاش	مشاش
	۹	رودیند	زوبند		۱۱	پند	بیند
	۱۵	ز	از		۱۲	علماں	علماں
۱۲۵	۲	ار	از	۱۵۷	۱۵	نا	تا
۱۲۶	۲	رسید میت	رسید صیت	۱۵۸	۷	بنا	بنا
	۷	او	و	۱۵۹	۵	بنکر	بنگر
	۱۲	لعلش	لعل لبش		۱۶	سینہ ما	سینہ ما
۱۲۸	۹	.	۱۳۳۳ ہجری	۱۶۰	۲	الفا	راقا
۱۵۰	۱۱	ار	از	۱۶۱	۹	ایواں	الواں
۱۵۱	۲	کر	کز			آخر خاک	خاک
۱۵۲	۸	مطیع	مطیع		۵	ز شاہ	ز شاہ
	۱۲	زیں	زیں	۱۶۲	۵	دہراں	دہراں
۱۵۳	۶	قراں	قراں		۹	شادبوال	سادیوال و
۱۵۴	۱	ہناں	ہناں		۱۰	کجاں	کجاں قاری جڈو
	۲	گریاں	گریاں			کجاں حافظ لنگاہ	
	۱۹	عطا دال	عطا سال ۱۳۶۶	۱۵	۱۵	بویک	بودیک
۱۵۵	۱	.	۱۳۶۶	۱۶۳	۳	شاگرداں	شاگرداں
	۶	دوکن	دورکن	۱۶۵	۳	ور	دور



صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۶	۵	پورے	پورے	۱۹۲	۲	کو و	کوفت و
	۱۳	دل	دل و دیدہ		۳	دید	دید یا
	۱۳	سند	شد		۵	...	۱۳۳۷
	۱۵	خویش	خویشاں		۱۲	وقت نارخیش	وقت و نارخیش
۱۸۷	۷	لینہ	سینہ		۱۵	...	۱۳۳۶
	۱۲	...	۱۳۳۱ ہجری	۱۹۳	۶	شہ	شد
۱۸۸	۷	نور وہ	نور وہ		۱۲	اولے ... شادی	دی سالہ روز شادی
	۷	ر عالم	ز عالم				شد ۱۱ سال سال
۱۸۹	۱	بجہر برشتہ	بجہر غم برشتہ				ماتم
	۲	وامانگان	وامانگان		۱۳	چود	بود
	۵	ہم پر آور	ہم دگر بر آور	۱۹۲	۶	...	۱۳۳۸
	۷	ج	ج ۱۳۳۳		آخر	...	۱۳۳۹
	۷	۳۰	۳	۱۹۵	۱۰	کچر	بہ
	۱۱	جان چشم	جان و چشم		۱۲	داوہ	دادو
۱۹۰	۱	گفلوے	گفتگوے	۱۹۶	۳	حال	خالی
	۷	دخت	دخت من		۹	عنا	جفا
	آخر از	ز	ز	۱۹۶	۹	بہ سینہ یا	بر سینہ یا
۱۹۱	آخر اے اے	اے اے	اے اے		۱۳	با مسلمان	یا مسلمان
					۱۲	دگر	دگر

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
دہر	دبر	ثانی ۵	ریح	رج	۱۷	۱۹۶	✓
الواں	آخر انواں	۲۰۲	وے	وے	۵	۱۹۸	✓
۱۳۲۶	...	۲۱۳	بهران و غمی	بهران غمی	۵		✓
چھوڑ	چھوڑ کر	۱۵	مرہے	مرہم	۱۳		✓
جمال	جلال	۲۱۹	نذید	مزید	۱۳		
روزگار	روزگار	۱۷	عیش و انبساط	عیش انبساط	۲	۱۹۹	
راجور	راجور	۲۲۱	۱۹۲۱	۶	۱۰		
سرہالی	سرہالی	۲۲۳	میں	اں	۱	۲۰۰	
مشمولہ	مشمولہ	۱	غزنی است حکیم	غزنی است حکیم	۱		
ممتاز	ممتاز مختار	۲۲۲	و حکیم				
صادق	صادقان	۲۲۶	یا الہی	الہی	۳		
سال	سباں	۸	نوزدہ	نوزدہ	۶		
بیسوں	بیسو	۱۲	زورقم	اررقم	۷		
التقیای	التقیای	۲۳۰	۱۳۲۱	...	۲	۲۰۱	
شبیر	سبیر	۲۳۲	۱۳۲۰	...	۱۲		
برویش	برویش	۲۳۵	زاید ہے	و	۱۲		
عیش	عیش	۲۳۶	زو	زو	۹	۲۰۳	
امام	ایام	۲۳۷	۱۳۲۰	...	۲	ثانی	



صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۹	آخر	ناورٹ	نارورٹ	۲۵۰	۱۲	بریکے	ہریکے
۳	مہیں	مہیں	نہیں	۲۵۱	۱۰	اے	آئے
۲۶۰	۱۳	مراں	لڑن	۱۲	۱۲	امینش	بانیش
۲۶۱	۱۳	جاہڑ	چاہڑ	۲۵۲	۱۱	خاتوں	وہ خاتوں
۲۶۲	۲۶	اسکی	لے	۳	۳	وردکی	وردو
۶	کمنجیں	کمنجیں	منتخن	۲۵۹	۲	سرسدے	سراہیدے
۷	تیارو	تیارو	نیارد	۲۶۰	۱	باآب	باب
۱۰	سابش	سابش	شابش	۹	۱	تاشد	تاشید
۱۱	اور	اور	روز	۲۶۱	۵	گر	گرد
۶	شنی	شنی	شنی	۱	۱	گر نہ حقہ نشدے	گر نہ برحقہ نشندے
۱۸	امیرش یا کابر	امیرش یا کابر	امیرش یا کابر	۱۵	۱۵	نوشابدہ	نوشاندو
۱۳	از	از	ز	۱۶	۱۶	شان	شان
۲۶۹	۲۶	وربن مقوم	ازین شعوم	۱۹	۱۹	یکرگیر	یک دیگر
۶	اگرچہ باقدنش پسند	اگرچہ باقدنش پسند	اگرچہ باقدنش پسند	۲۶۲	۲۶	از	ار
۶	شد	شد	ناپسندند	۱۰	۱۰	فتوے است	فتویٰ است بد
۶	بے از	بے از	بے زر				
۱۵	تروغش	تروغش	شروعش				
۹	۲۵۰	آج تک میں	آج تک نہ مانہ میں				

# فہرست مضامین کتابِ ہذا

صفحہ	مضمون
۱	التباس
۲	ویجاچہ از مولعت
۶	حصہ اول - حمد و ثناء - نعت و منقبت و غیرہ
۸	حمد و مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات فارسی
۱۲	انتیاء نظر بر تعبیرات عالم قاضی کہ جاودانی نیست فارسی
۱۶	مناجات بزبان اردو
۲۲	نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
۳۲	ازالۃ الخفا عن وجوہ اعلیٰ المصطفیٰ - اصحابہ المجتہدین
۳۷	قصیدہ و منقبت جناب حضرت علی علیہ السلام
۳۹	وردہ صحت حضرت محبوب سبحانی غوث صدیقی رحمۃ اللہ علیہ
	ذکر زیار حبیب یعنی جلالپور شریعت کیکنان
	حصہ دوم - قصاید و قطعات و نظمیں قصاید

ب

صفحہ	مضمون
۴۲	تضمین قصیدہ مولوی نصرت علی دہلوی
۴۶	تضمین قصیدہ علامہ فضیلی
۴۷	تضمین غزل خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ و رعت
۵۰	ایضاً
۵۱	ایضاً
۵۲	ایضاً
۵۳	قصیدہ بستان راجہ چاند اذخاں صاحب اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر بنوں
۵۴	الوداعی شیخ نصیر الدین صاحب ڈسٹرکٹ جج شاہ پور
۵۷	یہ تقریب جلسہ ختمہ فرزند مرزا امین اللہ خان صاحب
۵۹	در شکایت افسر سید ادر
۶۲	حسرت پدر ناتواں بر فرزند عاق
۷۶	حکایت برسبیل تمثیل
۸۱	در بیان آنکہ موذی را محبت بنا پد کرد
۸۲	در بیان مردمان ریاکار و پرہیزازان
۸۳	در بیان سواری ماٹے کشتی۔ اسپ۔ ریل
۸۴	در بیان اغذیہ کہ باعث بیماری ہستند
۸۵	در بیان زناں کہ بایشاں عقد نکاح باعث بہبودی نباشند

صفحہ	مضمون
۸۶	حکایت برسبیل تمثیل
۸۹	وصائے افلاطون یا ارسطو شاگرد خود
۹۲	ہدایات ارسطو یا اسکندر اعظم
۱۰۲	رباعیات متفرقہ و قطعات
۱۰۸	در بیان فوائد و مفاسد زبان و شامت سخن چینی و سخن سازی
۱۱۳	حکایت برسبیل تمثیل
۱۱۴	قصہ کافر ہونے کنگان پسر نوح علیہ السلام
۱۲۰	حکایت ایک منموم باپ کی
۱۲۶	تعریف و مذمت آتش
۱۲۸	خط بنام پسر نافرمان بردار
۱۳۱	در بیان عید رمضان و شب برات
	حصہ سویم قطعات تواریح تہنیت
۱۳۹	قطعات تاریخ مزوہ پاس شدن محمد افضل و محمد فاضل
۱۴۰	تولد نور چشم محمد شفیع فرزند محمد اسلم
۱۴۱	تعمیر مسجد ٹھوٹھہ رائے بہادر
۱۴۲	تولد مرزا اسلم بیگ صاحب نیرہ مرزا محمد اعظم بیگ صاحب
۱۴۲	تعمیر مسجد موضع بیہ

صفحہ	مضمون
۱۴۳	قطعہ تاریخ تعمیر مسجد موضع قلعدار
۱۴۴	تولد نظر حسین فرزند اوورم صاحب
۱۴۴	تولد بر خوردار محمد فاضل پسر مولوی نظر حسین صاحب
۱۴۵	تولد بشیر الزمان پسر خان محمد زمان صاحب پرنسنت
۱۴۵	عزیز احمد پسر مولوی عبدالغنی صاحب تحصیلدار
۱۴۶	تولد فرزند راجہ سکندر فاضل صاحب تحصیلدار
۱۴۶	تولد رضی الرحمن نیر خود
۱۴۸	تولد فرزند محمد سرور خان بن مولوی محمد دین کسبوریہ
۱۴۸	تولد فرزند برادر محمد شفیع روزس
۱۴۹	تولد فرزند شیخ عبدالحمید پسر شمس عالم
۱۴۹	تولد سلیم اختر پسر ابو محمد حیات
۱۵۰	تولد محبوب عالم پسر عم قاضی محمد اسلم چھہ چہارم قصاید و مرثی
۱۵۲	ہر شبہا و قات حضرت خواجہ سید غلام حیدر علی شاہ صاحب
۱۵۵	حضرت قاضی سلطان محمود صاحب ان شریعت
۱۶۱	حضرت مولوی شیخ عبدالملک صاحب بک نگر
۱۶۴	حضرت حافظ کرم الدین صاحب لد بزرگوار مولانا

۱۶۵	مرثیہ وفات حضرت قاضی محمد فخر الدین صاحب گجراتی
۱۶۸	مولوی امام الدین صاحب گجراتی
۱۷۰	مولوی نجم الدین صاحب شادویال
۱۷۲	عزیز کرم الہی ٹھوٹھہ رائے بہادر
۱۷۶	راجہ فضل محمد بچال واپس پور
۱۷۸	فرزند فضل الہی پسر مولوی غلام حسین صاحب
۱۷۸	مولوی محمد حسن صاحب سبوری
۱۷۹	سردار مردان علی خان صاحب بیہ
۱۸۱	مولوی نیاز احمد صاحب قصبہ
۱۸۳	قطعہ تاریخ وفات مولوی محمد صادق صاحب سیالکوٹی۔
۱۸۴	شیخ عبدالواحد جہلم
۱۸۵	نور چشمی نعمت اللہ
۱۸۵	نور چشمی امان اللہ
۱۸۵	مستزی عبد الکریم جہلم
۱۸۶	برادر مولوی عبدالغنی صاحب تحصیلدار
۱۸۶	حافظ غلام محمد صاحب جہلم
۱۸۶	ہفتہ ہفتا سید رائے صاحب کھاریاں

نمبر صفحہ	مضمون
۱۸۸	مقطعہ تاریخ وفات اہلیہ جناب صاحبزادہ قضا شاہ صاحب
۱۸۹	اہلیہ برخوردار محمد صادق لالہ موسیٰ
۱۹۱	مرزا ظفر اللہ خاں صاحب وزیر آباد
۱۹۲	شیخ غلام محمد صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر گجراتی
۱۹۳	شہزادہ محمد یوسف خان صاحب گجرات
۱۹۳	اہلیہ شیخ عطاء اللہ پسر شیخ شاد اللہ صاحب گجرات
۱۹۴	مرزا محمد الدین صاحب گجرات
۱۹۴	چوہدری احمد یار خان صاحب پروشاہ
۱۹۶	محمد خورشید حق فرزند مرزا محمد اکرم بیگ صاحب گجرات
۱۸۹	نور چشم راہہ سکندر خان صاحب تحصیلدار
۱۹۹	محمد لطیف خلیف مولوی بدر الدین
۲۰۰	شیخ علی الدین گجرات
۲۰۱	مولوی علیم الدین ولد مولوی عبد الحکیم سیالکوٹ
۲۰۳	شیخ فتح محمد صاحب گجرات
	ضمیمہ
۲۰۴	حالات مولعت از مولعت
۲۱۹	ذکر حالات قوم راجپوت کھوکھر عرف راج بنسی

صفحہ	مضمون
۲۲۵	مرثیہ وفات سید جمال الدین علی
۲۲۴	کلام گورونانک صاحب و ترجمہ از مولف
۲۲۷	قطبہ تاریخ کتاب مرتبہ بیان محمد بخش صاحب کہری شریف
۲۲۸	شجرہ خاندان چشت
۲۳۱	قادیہ رزاقیہ مصطفائیہ
۲۳۳	قادیہ جعفریہ
۲۳۵	قادیہ ہجویریہ
۲۳۶	تواریخ وصال و وازوہ امام
۲۳۸	کلام حافظ برخوردار راہنما - بزبان پنجابی
۲۴۱	ستھریہ استھراکلام
۲۴۱	فانامہ عربی
۲۴۳	تہنیت شادی ختمہ صاحبزادگان مولوی سلام اللہ صاحب بیگ عمر
۲۴۴	سبع ستارہ
۲۴۸	خاتمہ کتاب
۲۵۰	تقریظ مرزا محمد اکرم بیگ صاحب
۲۵۱	قطبہ تاریخ مسجد حاجیوالہ
۲۵۲	مدرس وفات اہلیہ مولوی غلام محمد صاحب کھنٹی



صفحہ	مضمون
۲۵۷	خط منظوم بنام مولوی غلام محمد صاحب و صوفی
۲۵۹	مدعیان حقہ نوشتی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## النَّاس

میرے قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی وقتاً فوقتاً جو نظم از خود یا اجاب کی درخواست پر حوالہ قلم فرماتے رہے وہ منتشر اوراق پر بے ترتیب صورت میں تھے۔ ان کا ایک جگہ مجموعہ کے طور پر فراہم نہ ہونا موجب رنج تھا۔ نہ حضور کو ہی انکو جمع کر کے ایک بیاض کی صورت میں محفوظ رکھنے کا خیال اور نہ مجھے ہی سپاہندی ملازمت خدمت سے دور رہنے کی وجہ سے اپنے اس شوق کو پورا کرنے کا موقعہ تھا۔ میری بڑی خواہش تھی۔ کہ اگر یہ کلام ایک کتاب کی صورت میں ترتیب و پابجا دے۔ تو اس کا مطالعہ نہ صرف ہر برناؤ پر ناظر کے لئے دین و دنیا کے مراتب کا ذریعہ حصول ثابت ہوگا۔ بلکہ اقلیم اطمینان قلب کے لئے خضر راہ ہونے کے علاوہ ایک متبرک اور بہترین یادگار قائم ہوگی۔

دیں سرائے کہن خوشے کن بہ خوش سخن

کہ بہتر از سخن خوب یادگارے نیست

جب کبھی کوئی صاحب کسی قصیدہ تاریخی کی نقل مانگتا تو سوائے اعلیٰ جہانگیر کے کچھ نہ بن پڑتا۔ یہ جو اسریر کے کبھی تو کسی سجد میں تباہی کی صورت میں معلق کہیں کسی چاہ یا غارت کی پیشانی پر پائی کی یادگار کو بازہ رکھنے کے لئے اور

دیکھے جاتے تھے۔ اور کہیں اہل ذوق اصحاب کی چیزوں میں محفوظ تھے۔ اور  
 بعض سلیم القلب مشتاق بزرگان کے لئے وظائف میں شامل ہونے کی وجہ  
 سے جزو اولوں میں بند تھے۔ غرض جو جزو جس کے ماتھے چڑھانے گیا۔ اور کسی  
 جزو کی بہم رسانی نہایت مشکل تھی حتیٰ کہ حضور والا نے ۱۹۱۳ء کے بعد  
 قرآن شریف اور دیگر وظائف کی چیزیں جب تحریر فرمائی شروع کیں تو اپنے  
 کلام کو بھی بیاض کی صورت میں جمع فرما کر میری اس بڑی خواہش کو پورا فرمایا  
 اور اب خدا کے فضل سے ان جو اسریروں کو کتابی صورت میں جمع کر کے  
 مشتاق ماکھوں میں پہنچانے کے قابل ہو گیا ہوں۔

اخیر میں حضرات ناظرین کی خدمت میں نہایت ادب کے اہتمام سے۔ کہ  
 وہ حضرت قبلہ من شمسف کتاب ہذا کے لئے دعائے خیر فرما کر عند اللہ ماجور  
 ہوں۔ و اللہ الموفق۔

مقرر است کہ باخود امید داری  
 مراد ما کہ تو از حضرت خدا داری

ہمید خالق رو اکن بیکرمت کہ تو نیز  
 بدہ مراد فقیر ال باطمت تا بدہ

حاکم محمد اسلم عفی عنہ

نائب تحصیلدارانک

۱۷ اپریل ۱۹۲۶ء

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شنائے بے انتہا و سپاس بقیاس خدایر اسزود کہ آدم صفتی را صلوات اللہ  
 و سلامہ علی نبینا و علیہ سریر خلافت اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً و  
 تاج سعادت و علمنا آدم الاسماء کلہا بخشد و درودنا محدود  
 سید الاولین و الاخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم را رسد کہ بانعام  
 و الاحترام اِنَّا اعْطَيْنَاكَ الْکُوْثَرَ و عَسَىٰ اَنْ یَّبْعَثَنَّکَ رَبُّکَ مَقَامًا  
 مَّحْمُوْدًا فایز و مغر گر دید و نیز آل اطہار سید الارباب را کہ شَرِکُتُمْ فِیْکُمْ  
 الثَّقَلَیْنِ کِتَابُ اللّٰهِ وَ عِزَّتِیْ و اصحاب سید الاعاجم و الاعراب را نیز  
 سزاوار است کہ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ و نشان ایشان وارد  
 است اما بعد میگوبد بنده عاصی پر معاصی قاضی عطا محمد بن ولی اللہ عسائی  
 فی الدین حضرت قاضی حافظ کرم دین بن صوفی کمال حضرت قاضی محمد مستخرج جمال

عظمت اللہ ہم اجمیعین را چوت کھو کر راج نبی سببا و کفنی ندرہا و الگ جراتی متوطناً  
 کہ وقتاً فوقتاً بمواقف مختلفہ ضرورتاً تواریح تہنیت یا تعزیت یا قصیدہ یا  
 قطعہ مے گفتیم و از انجا کہ ریزہ ہائے سفالین را جمع نموده مثل جواہر تزد خود  
 داشتین استیجاء عار مے پنداشتیم کہ استعداد خود دانستہ بودم ہمہ از دست  
 رفتہ بودند۔ در ۱۹۱۴ء یک ہزار و نہ صد و چہار دہ عیسوی و ۱۳۳۳ھ ہجری  
 یک ہزار و سہ صد و سہ و سی ہجری بعہدہ نائب تحصیلدار می سلم تبدیل شدم  
 بمسألت و مشاورت عزیزان و مجانب خود مزخرفات شستہ را فراموش آورد  
 و مجدد اہر آنچه گاہے ہائے میگفتیم بہ بیاضے تسوید نمودن آغاز نمودم تا آنکہ  
 یادگارے ماند و الانہ عالم نہ شاعر و ناظم نہ ناثر و در شروع نام این مجسموعہ

### مخزن نواریح

۱۹۱۴ء ۱۳۴۱ھ

نہادہم کہ تاریخی است و الحال کہ صورت اختتام پذیریت نامش تالیف متفرق  
 کہ تاریخی است مناسب دانستم و اورا بچار حصص و یک ضمیمہ تقسیم نمودم باعتبار  
 مضامین چنانچہ حصہ اول حمد و ثنا وغیرہ۔ حصہ دوم قصاید و مضامین متفرق۔ حصہ  
 سوم قطعات تہنیت۔ حصہ چہارم قطعات و قوافی تعزیت و ضمیمہ مشتمل بر امور  
 متفرق۔ اگرچہ قابل قبول علمائے فحول نباشد اما اگر ہر چو منی دیدہ پسندیدہ بدعائے  
 خیر یاد فرمود خالی از فائدہ نخواہد بود۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان۔



# حصہ اول محمد و ثنا و نعمت و منقبت و غیر

## حمد و مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

آنکہ جان کشید و ایمان و یقین  
 کرد فرشتہ پائے او افلاک را  
 عالم از کتم عدم آمد بروں  
 از بد و از نیک و از پاک و پلید  
 و ایجا بودن نشان نشان او است  
 نیست از حکمتش بردن یکذره  
 او غنی است آنچه خواهی زو بخواه  
 نقش بند عرصہ کون و مکان  
 چارہ بیچارگان عاجز و نوا  
 اے ہمہ را حافظ و روزی رسا  
 بے معین و یار و بے مولاستی  
 بے مثالستی و بے چون و چگون

صد ہزاراں حمد رب العالمین  
 ساخت انساں قطرہ ناپاک را  
 فیض لطفش چون سخن شد ہمنوں  
 خلق گوناگون بہ حکمت آفرید  
 اے قدیم است ہمہ ملک اے او است  
 جملہ حیوان و جمہاد و نرہ  
 انتم الفقراء فرمود اے الہ  
 اے خداوند زمین و آسماں  
 اے خداوند کریم و کار ساز  
 اے ہمہ را عین بخش و غیب دان  
 بے زن و فرزند و بے اباستی  
 بے زواستی و بے شبہ و نمون

نے ترا خوابِ خرونی پوشستی  
 نے ترا رخ و نیاز و سوز و ساز  
 از حد و ہم و گمانستی بروں  
 فلسفی و منطقی و ہندسی  
 طاقت و تاب و توانہا باختہ  
 ہرچہ موجود است در بالا و پست  
 قادر می و ہرچہ خواہی آں کنی بز  
 گر بخوای کوه را کاہی کنی  
 تو توانا و غنی و زور مند  
 تو کریمی و متدیمی و غنی  
 چارہ ما ساز ما بیچارہ ایم  
 اے کریم ناصر المتجربین  
 ناتواں در ماندہ و دل خستہ  
 غرق در یائے گناہم پر قصور  
 عاصیم پر مصیبت نامہ سیاہ  
 در جوانی کہ تشب و بچور بود  
 کو گشتم گر شدم - دیوانہ  
 بیجا بہ نفس و شیطان رجیم  
 در پیکر حرس و ہوا مفتوں شدم

نے ترا جسم و حواس و ہوشستی  
 نے ترا فکر و غم و درد و گداز  
 از حدود و از جہات و ایشیوں  
 جملہ در و صفت مقرر نارسی  
 سسر بجیب افعال انداختہ  
 جملہ از ابدان ککلت نقش بست  
 مردہ زندہ زندہ را بجاں کنی  
 در بخوای از گدا شاہی کنی  
 ما ضعیف و ناتواں و مستمند  
 ما گدا و بے نوا و مردنی  
 بیکیس و بے یار و بے غم خواہیم  
 از کریم بر بندہ حیراں ہمیں  
 مضطر از امید مانے بستہ  
 جملہ عصیانم بخت یا غفور  
 پر گناہم پر گناہم پر گناہ  
 عقل و ہوشم نفس و شیطان بود  
 بندہ شیطان ز حق بیگانہ  
 کرد گمراہم ز راہ مستقیم  
 بہر لیلیائے ہوس مجنون شدم

حورِ رضواں غول را پنداشتم  
 بغتتہ چوں صبح پیری دروید  
 موے گردیدہ چو نور صبحی گاہ  
 شب گذشت در دزدان شد پند  
 در جوانی من نکروم، هیچ کار  
 صرف کردم جملہ طاقت مائے خویش  
 از پئے شہوات مجنون گشتہ  
 چوں رسیدم شب و پیری و ہرم  
 تابِ طاقت ماند و نئے زہد و تقی  
 طاقت و تاب تو ال باقی ماند  
 وائے آل عہد جوانی و شباب  
 وائے آل عہد جوانی در گذشت  
 کان گوہر بود و گنج و بیم وزر  
 حیث آل عمر گرامی مایہ و  
 زندگی و عقل و ہوش و جسم و جا  
 این ہمہ انعام و فضلت یا غفور  
 تو نمودی لطف مائے بیشتر  
 از ہمہ احوال و دلہا آگہی  
 پر گناہم پر خطا تم پر قصور

جبرئیل ابلیس را انگاشتم  
 قفل گنج عیش را گم شد کلید  
 چوں شب دیو و عیساں سیاہ  
 شد جوانی نوبت پیری رسید  
 جز ہوس راتے نفس بدشمار  
 در ہوا جسم ہائے نفس کفر کیش  
 وز رہ لیلائے دین برگشتہ  
 رفت آل تاب تو انہا یک فلم  
 خود شد آل بدکارا از من جدا  
 آل قدرح بشکست و آل ساقی نماند  
 چوں شدم بیدار رفت من چو خوا  
 روح جسم زندگانی در گذشت  
 شد بتاراج و بماندم بے خبر  
 دروے بگذشت ہمچوں سایہ  
 از کرم بخشیدی و تاب تو ال  
 صرف کردم در رہ فسق و فجور  
 من نکروم شکر یکا ز صد ہزار  
 ہر چه کردم کردم از نا آگہی  
 جملہ عیساںم بہ بخشا یا غفور



جز تو دیگر قاضی الحاجات من  
جملہ حاجاتم روا کن از کرم

نیستم در کربت و رنج و محن  
اے کس من بندہ بس عاجزم

من خطا کردم خطا کردم خطا  
تو عطا کن تو عطا کن تو عطا

گفت

انتباه نظر بر تغیرات عالم قانی کہ جاودانی نیست

یاد کن آخر روز واپس  
جسم خوبت روزی کہاں شود  
یاد کن تاریکی و تنگی گور  
یاد کن آں فرشت خاک گور ہاں  
چونکہ آخر زیر خاک است آیشاں  
تالپ گور اند خویش دیار تو  
یا خودت یار و چرخ ہم پیار  
آمدی دروی بہ شکل میہماں  
باز خواہی رفت روزے زیں سرا  
پس چه زحمت بلہے باید فرود  
عمر گذران است همچو آب حے

اے بدنیا مشغول غافل زویں  
یاد کن روزیکہ جان از تن رود  
اے کہ داری حشمت اقبال زو  
اے کہ خوابی بر حریر و پریاں  
چند ایواں ماکشی بر آسماں  
این عزیز و یار و غمخوار تو  
باز تنہا تو و گورتنگ و تار  
یاد داری کہ بودی در جہاں  
چند روزے بہر تو این است جا  
چند روزے ہست در و ماند بود  
بر حیات مستعار ایمن مشو ڈ

طاعت و اعمال نیکو پیشه کن  
 نیست دنیا قابل دل بستگی  
 اعتماد، هستی فانی ممکن  
 چندے باید ہو سہا باختن  
 چندے باید فرسہا تاختن  
 رنگِ دوراں ہر زماں باشد دگر  
 چوں تو آمد صد ہزار اندر جہاں  
 ہر کہ پیدا گشت از حکم نہاں  
 ایکہ داری امر و نہی و گیر و دار  
 انقلاب گردش لیل و نہار  
 گاہ فاروں را خزان دادہ اند  
 چوں شد از دنیا بچو چیزے نبرد  
 گاہ بادار بود ملک جہاں  
 گاہ بوضحاک را اقبال و بخت  
 گاہ با فرعون عونی دادہ اند  
 گاہ بختِ نصر و گشتادار  
 شوکت و اقبال و حشمت دادہ اند  
 دادشاں حطام دنیا این قدر  
 ہر یک از ایشان نمود این ادعا

و زکرا ما کا تبین اندیشہ کن  
 چونکہ آخر باشد از دوسے خستگی  
 چونکہ دانی کل شے ہا اِلک  
 چوں بود روزی از بیجا تاختن  
 ہست چوں آخر سپر انداختن  
 کل یوم ہوائی شانِ نگر تو  
 کہ از ایشان یک نہ بینی این را  
 ہچو گل بشگفت و شد از بوستان  
 قصہ پیشینیاں را یاد دار  
 ہر زماں در رنگ دیگر آشکار  
 گنج بے رنج و دفائن دادہ اند  
 رنجہاے گنج بے سود خورد  
 گاہ در دست سکت در قہر ماں <sup>حومت</sup>  
 گاہ افریدوں بگیرد تاج و تخت  
 سطوت و جبروت او بکناہ اند  
 گاہ نرود و نمود و عا دورا  
 کہ ہمہ اندیشہ ما آوا شدند  
 کہ شدند از موت خود ما بخیر  
 من خدایم من خدایم من خدایم

عاقبت دانی کہ ہر ایک آنچہ دید  
 نے خدائی ماندونے شاہی نشاں  
 اینچنین رفتند صد ماتا جور  
 خالق انساں از تفاوت بودہ است  
 آں یکے در خاک خواری خستہ  
 واں دیگر با بخت دولت سر بلند  
 آں یکے جاں در عبادت باختہ  
 واں دیگر در فسق و عصیان و فجور  
 چوں ز حد مے بگذارد اندر زمین  
 مردم از توحید حق غافل شوند  
 پس حکم خالق ارض و سما  
 بابرہین و نشان قاهرہ  
 اول اورا بتلا مائے شوند  
 لیک باشد سینہ اش کوہ و قاف  
 در بلا ہرگز نباشد نا صبور  
 در بلا خورم چو گل اندر بہار  
 ابتلا معراج حزب انبیا است  
 پس تلافی ہائے رحمانش رسد  
 او سوئے حق رہنمائی ما کند

جان شاں چوں گوز خرازن پید  
 در دے این آشکارا شد نہاں  
 کہ ازاں ما کس نمے گوید خبر  
 کہ یک آسودہ دیگر فرسودہ است  
 در مذلت ما سر ایا بستہ  
 از جلال و جاہ و حشمت بہرہ مند  
 کوس توحید خدا بنواختہ  
 اندر صدق و صواب افتادہ دور  
 شرک و کفر و فسق و عصیان و کین  
 ساحت دوراں بہ عصیاں پر کنند  
 مردے آید از گروہ انبیاء  
 با جنود و پینات باہرہ  
 ہمچو برق در عدد بارانش رسد  
 کہ نمے جنبد بصد سیلاب  
 ہر زماں راضی بر رضی غفور  
 کردہ قرباں حیم و جان بر دیدیا  
 امتیاز و افتخار اولیا است  
 سطوت و جبروت و فرمانش رسد  
 خلق را از چاہ عصیاں پر کند

سنت استد بین کہ از قوم شقی  
 کہ نمود اولطت با برگانه  
 کہ نمود از فضل واحسان جمیل  
 کہ بود او دہشاہ تخت دین  
 گاہ بخش تاج بازندانے  
 کہ شود تابوت طفلی را کفیل  
 کہ نگہباں گرد از جاسوسی  
 کہ چو میخواید عدولطف آورد  
 گاہ بر مکر یہوداں شد رقیب  
 الغرض وقتاً فوقتاً انبیاء  
 چوں فراغت از رسالت یافتند  
 و اخبیر شاں بماند تا قیام  
 این تغیر ما کہ گردیدہ بیان  
 تا بدانند اینہمہ بینندگان  
 ہر کہ بیدار است ہست و خفتنی  
 ہر کہ پیدا گشت او پہاں شود  
 در جہاں چو کس نماںد بر قرار  
 بر کراں باش از ہمہ اے ہوشمند  
 او نہ پیدا گشت تا پہاں شود

وقت طغیان و فساد آید ہی  
 بت شکن پیدا شد از بنجانہ  
 آتش نمرود و گلشن بر خلیل  
 کہ سلیمان را بود تاج و نگین  
 تا کند بر مصریاں سلطانیے  
 تا سلامت ماند از عرقاب نیل  
 تا شود فرعونیاں را موسی  
 در بر فرعون موسے پرورد  
 سوئی خود برداشت علیے از صلیب  
 میرسند از بہر نشر اہتدا  
 فرد فرداً از جہاں بشتافتند  
 باد بر شاں صد درود صد سلام  
 شمعہ ہست از ہزاراں دستان  
 کہ نماںد داسما کس در جہاں  
 ہر کہ آمد ہست از اینچارفتنی  
 ہر کہ با جان است او بجاں شود  
 دل منہ بر یارے ناپائیدار  
 دل بہ حی مت در قیوم بند  
 او نہ با جان است تا بجاں شود

دادا میخواست جنت از لطف و کرم  
 زانکہ دادت باز محرومت کند  
 ہستی خود را چہ داری اعتبار  
 بر ہمہ احوال و جسم و جان تو  
 جرعه کش از چشمہ آب حیات  
 پس بہ بہیں انوار مائے مستتر  
 سر قدم کن در رہ ارشاد او  
 رو بزیر سایہ بستان ہو  
 تار ہے از لطمہ سبیل فنا

آنکہ آوردت بہستی از عدم  
 در زمانے باز محرومت کند  
 رفت و آمد چوں نداری اختیار  
 ہر چہ خواہد او کند در شان تو  
 گر تو از چاہ فنا خواہی نجات  
 چشم را کن محل مازاع البصر  
 بگذر از خود گم شدو از یاد او  
 گم شواندر حضرت سلطان ہو  
 تار ہے از کلفت حرص و ہوا

اے عطا بس کن تو خود با ہوش باش  
 گبر مقتدا یا کن خاموش باش

## مناجات بزبان اردو

میرے مولا تو خالق ہے زمین و چرخ گرداں کا؛  
 منور ساز ہر اک ذرہ و مہر و خشاں کا؛  
 تیرے قبضہ میں سب کچھ ہے کر سکا پل میں جو چاہے  
 تصرف دل پہ ہے تیرا ہو کافر یا مسلمان کا  
 خدائی میں تیری ہرگز نہیں ہے غیر کی شکر گت

تو واحد بے مدد خالق زمین و چرخ گرداں کا  
 بنایا باغ دنیا کیا عجائب حسن و خوبی سے  
 تیر جس میں جائے انگشت اور نہ رخنہ عیب نقصاں کا  
 تری حکمت کی رنگ آمیزیاں ہر جانمایاں ہیں  
 کہیں کچھ اور کہیں کچھ ہے نشاں قدرت کے فیضان کا  
 کہیں جنگل کہیں دیا کہیں شہر اور کہیں صحرا  
 کہیں گلزار اور سبزہ کہیں کوہ و بیاباں کا  
 کہیں خار اور کہیں جنگل - کہیں بوم اور کہیں بلبیل  
 کہیں جھونکے خزاں کے اور کہیں موسم بہاراں کا  
 کہیں گرمی کہیں سردی - تری ہے اور کہیں خشکی  
 کہیں بادِ صبا ہے اور کہیں صرصر ہے طوفاں کا  
 تو خالق گرمی و سردی - تری کا اور خشکی کا  
 تو خالق ہے - نباتات اور جمادات اور حیواں کا  
 تو خالق آفتاب و ماہتاب و نور و ظلمت کا  
 تو خالق بحر و برکادشت کا کوہ و بیابان کا  
 پرندوں کا چرندوں کا درندوں کا خسرووں کا  
 تو خالق اور مذاق اور نگہاں جسم کا جاں کا  
 تو خالق آسمانوں کا تو خالق ہے زمینوں کا  
 تو خالق آدمی دیو و پری و جن و انس کا

تو اول ہے تو آخر ہے تو ظاہر ہے تو باطن ہے ۔  
 تیری اک ذات ہے باقی ہے فانی دور امکان کا  
 تو مالک سارے ملکوں کا تو رازق ساری مخلوقوں کا  
 تو بیت آشکارا کا تو دانا سر پہاں کا  
 زمین و آسماں قائم ہیں تیرے حکم سے مولا  
 نہیں کوئی مثل تیری ۔ نہیں کوئی تیری شاں کا  
 تیری جبروت کا ڈنکا ہے بجتا چار کوٹوں میں  
 عمل جاری ہے ہر جانشین جہت میں تیرے فرماں کا  
 تیرا گر حکم ہو تو آگ بن جاتی ہے پانی کے ؛  
 جو تو چاہے تو پانی سرد بن جاتا ہے نیراں کا  
 جو تو چاہے تو شورہ زار کا گلزار بنتا ہے  
 جو تو چاہے تو شورہ زار بن جاتا ہے بُستاں کا  
 جسے چاہے تو عورت دے جسے چاہے تو ذلت دے  
 جسے چاہے گدا کر دے گدا سے شاہ سفاہاں کا  
 کوئی خوشیوں میں خنداں ہے کوئی رنجوں سے نالاں ہے  
 کوئی گل گل شگفتہ ہے کسی کو داغِ حیراں کا  
 کہیں ہے بزمِ عشرت کی کہیں مجمع ہے ماتم کا  
 کہیں ہیں وصل کی خوشیاں کہیں ہوسوز ہجراں کا  
 کوئی جاہ چلال و حشمت و اقبال میں شاہاں

کوئی عریاں بدن در در گدا ہے گروہ و ناناں کا  
 نہ کوشش سے ہوا ہے وہ نہ سستی سے رہا ہے یہ  
 مشیت ہے تیری مولا کرشمہ ہے تیری ثناں کا  
 نہیں ہے علم تیرے سے کوئی اک ذرہ پوشیدہ  
 تو دانا اور بینا ہے ہر اک پیدا و پنہاں کا  
 تیرا لطف و کریم مجروح و مستند دل کی مرہم ہے  
 تیری رحمت بھروسا اور دلاسا چشم گریاں کا  
 سوا تیرے نہیں طاقت کسی کو دستگیری کی  
 کہ ہو یا ور مصیبت میں کسی زار و پریشاں کا  
 ہے تو ہی یار و یاور اور مددگار و گرم گستر  
 نصیر و دستگیر و مونس و غمخوار حیراں کا  
 میرے مالک کروں میں کس سے شکوہ اپنی برتی کا  
 سوا تیرے نہیں فریاد رس و کھٹے کا نالاں کا  
 سوا اک ذات تیری کی نہیں ہے آسرا کوئی  
 مرنی کا نہ محسن کا نہ یاور کا نہ اعوان کا ڈ  
 میری بگڑی بنا دے یا آہی اپنی رحمت سے  
 مصائب کا رہے دکھ اور نہ رنجوں کا نہ احزاں کا  
 سمجھی دکھ دور ہوں اور مشکلیں آساں ہوں میری  
 مرادیں دل کی بر آئیں نہ دیکھوں وئے حرماں کا



حیاتِ مستعار اپنی کٹے آرام و راحت سے  
 نہ دیکھوں کوئی زحمت اور نہ ہو کچھ خوفِ خدا کا  
 حسد اور بغض کے آتش سے مولے وہ اماں مجھ کو  
 نہ مجھ پر بس چلے حساد بے دینانِ دونوں کا  
 شر بروں کی شرارت سے بچاؤ اے میرے مولے  
 نہ ہونشاداں دلِ ناشاد و دشمنِ خانہ ویراں کا  
 میری اولاد خوشیوں سے پھلے پھولے قیامت تک  
 نہ اُن پر ہو کبھی قابو کسی بیدین و ایماں کا  
 رہیں اسلام پر قائم رہیں خوشحال وہ و ایم  
 نہ دیکھیں وہ کوئی تکلیف صدقہ نامِ رحمت کا  
 رہیں ہمہ درد آہس میں محبت اور الفت سے  
 نہ دخل ان میں ہو افسوں در اندازانِ فتاں کا  
 رہیں وہ دین پر محکم عبادت ہوشعار اُن کا  
 پڑ ہیں وہ علم دین اور شوق رکھیں درسِ قرآن کا

کئی ہے عمر ساری یا ایہی فسق و عصیاں میں  
 ہوا ہوں ناتواں سر پر ہے بھاری بوجھِ عصیاں کا  
 اگرچہ غرق ہوں بحرِ گناہوں میں و لے مجھ کو  
 سہارا ہے فقط لا تقنطوا اک حکمِ شرقاں کا

الہی خاتمہ بالخیر کر دے فصل سے اپنے  
 باپ مغفرتِ رحمت سے وہو دے داغِ عصیان  
 مروں میں دین اور اسلام اور ایمان پر قائم  
 لبوں پر کلمہ طیب ہو کھٹکا ہونہ شیطان کا  
 عذابِ عاقبت سے میرے مولا ہوا ماں مجھ کو  
 اندھیری گور میں مشعل بنا دے نورِ ایمان کا  
 تیرا بندہ ہوں حاضر مجھ کو جنت میں جگہ دیدے  
 تقاہو ذات تیری کا کروں میں سیرِ رضواں کا  
 عجب کیا ہے تیرے لطف و کرم سے اے مرے  
 کہ میرے جسم و عیباں کو بنا دے فخرِ عفراں کا

## نعت سرور کائنات ﷺ

ہر دو عالم بے فتراک اوست  
 سید عالم امامِ ملتفتین  
 قبہ دیوان ملکِ دو جہاں  
 آنکہ ذاتش نور چشم کن فکاں  
 آنکہ فخرِ اولیوں و آخریں  
 آنکہ ذاتش منع علم و حکم

احمد مرسل کہ گرد و خاک اوست  
 سرورِ سالار حبیب المرسلین  
 شمسہ ایوان بزم کن فکاں  
 آنکہ ذاتش روح جسمِ دو جہاں  
 آنکہ ذاتش رحمتہ للعالمین  
 آنکہ نورش تافت از مہر قدم

آنکہ اولادش ختام انما  
 آنکہ ناطق شد بر ورل و بدر  
 شاید و مشہود رب العالمین  
 نا خدا سے کشتے خیر الامم  
 تانہ زورایت بمیدان شہود  
 چوں بہ بزم آفرینش زد قدم  
 مظهر لطف و عنایات الہ  
 دستگیر بیکیساں محبوب رب  
 امی نا خواندہ نا حرف آشنا  
 اُمّی منطوق اوام العلوم  
 اُمّی نا خواندہ حرف از بیچ باب  
 اُمّی کہ جس علم نون - صاد  
 لفظ اُمّی شد مرکب از سه حرف  
 الف و میم و یاء امی سے پسر  
 گویمہ او بیان ز آدم تا سیح  
 ناور من - مسمی امی بدان  
 مسمی امی امام من بود  
 اُمّی بکر علوم و حکمتی

آنکہ اصحابش نجوم استدا  
 ضیبت و طبی ذیب - اشجار و حجر  
 ناصر المستنصر الحق المبین  
 کان خود - ابر سخا - بحر کرم  
 عالم امکاں نیسا دور وجود  
 گشت پیدا عالم از کتم عدم  
 حضرت امی - ابی - امی فداہ  
 واقف اسرار حق امی لقب  
 صد ہزاراں درس راشد اوستا  
 اُمّی مرقوم اوام الرقوم  
 نطق او گردید نسخ ہر کتاب  
 در جہاں صد چشمہ حیوان کشاد  
 پس از و پیدا است معنی ہاشکوف  
 لقب گردید از پئے خیر البشر  
 دین خود را وسط فرموداں فصیح  
 کہ شفیق است و چو مادر مہربان  
 پیشوا اور مہر سرتن بود  
 بر رسالت ہست ہیں آیتے

عن انصارین اللہ ولیہم و لیزہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا

اُمّے کز درس ناخواندہ سبق  
 اُمّی علم لدن آموخت  
 کے رشد این درس گیران جہاں  
 چاہ ہندک زرع را سیراب کرد  
 آل یکے از بہرناں محنت کشید  
 علم کیے راتونیک اندازہ کن  
 غرق شد چوں بحر علمش شد رواں  
 در جہاں جاری شدند انہار دین  
 جملہ عالم خاک بوس درگہش  
 تا جداراں چوں گدائے کوئے او  
 سرفراز منصب بولاک را  
 تا جدار و شاہ گفتن ایلے است  
 زانکہ سرزدگشتہ اندر کائنات  
 واں گدایانیکہ از کوئے سے اند  
 خاک آدم یافت از نورش ظہور  
 آدم از خاک است او از نور رب  
 باللائیک سبتش نادانی است

از سبق خواناں ہمہ بردہ سبق  
 دستر علم و حکم اندوختہ  
 با سبق خواناں وحی آسماں  
 ابر باراں جملہ عالم آب کرد  
 واں دگر را گنج بے محنت رسید  
 کے رسد با وہی و علم لدن  
 جملہ دفتر نامے استدلایاں  
 شست چرک شرک و کفر و فسق کپوں  
 گشتہ چوں پروانہ شمع خوش  
 حاجت داریں بردہ سوئے او  
 شاہ سوار عرصہ اسلاک را  
 مدحتش یا معجزہ زانکہ ہی است  
 از غلامانش ہزاراں معجزات  
 تاج شاہی سے ستانند و دہند  
 چوں قمر کو یافت از خورشید نور  
 نور رب در شکل انساں عجب  
 زانکہ ذاتش جلوہ رحمانی است

نور الدنیٰ بنور جسمالہ

صَلِّ يَادِبْ عَلَيْهِ وَالسَّ

# مطلع دوم

اے شفیع المذنبین روز جزا  
 اے مواسائے گریہ عاصیاں  
 اے کہ شیدائے رخت روح الامین  
 چونکہ شد شیدائے نوح و عم  
 اندرونِ سینه من ہمچو جہاں  
 خود بخود با خود سخنائے کغم  
 آل دیار و مسکن مولائے من  
 پاز سر کردہ شوم و ترک و تاز  
 از خود می و خویشتن بخود شوم  
 از کجائے و چه نامستی بگو  
 ماں کنگ و نام و شان امتم  
 مولد متجسنا ہندوستان  
 جان قدر سازم بیا و روئے تو  
 سرخاک پائے در بانٹ کغم  
 شور محشر سر کغم در کوئے تو  
 شکوہ از غدار ہی دوراں کغم

اے حبیب بارگاہ کبریا  
 اے دلا سائے دل در ماندگان  
 اے کہ مشتاق قدرت عرشین  
 در ہوا بیت من چہ گویم کیستم  
 شوق دیدار دیارت سرزماں  
 در خیالش بخت و پیمانے کغم  
 کہ چہاں تیر ب بوداوائے من  
 گرد و ستم کہ در راہ مجاز  
 گر بخاک پاک تیر ب مبرسم  
 گر بہ پسندم کدماستی بگو  
 تا چہ میگویم نشان من کیستم  
 نام من مسلم امام عاصیاں  
 پاز سر کردہ گریم سوئے تو  
 نقد جان نذر غلامانت کغم  
 چور ستم در کوئے غنیر بوئے تو  
 از مصیبتت سائے خود افعال کغم

گاہ شمالاں رائے باشد پسند  
 میں سگ کویت گرفتار بلا  
 وائے برسرمان بخت نارسا  
 پائے رفتار و نہ یارائے سفر  
 طاقت و تاب تو انانی نماند  
 سینہ ام چوں دیگ جوشاں از دور  
 از مصائب شد وجودم ناتواں  
 اے صبا بہر حسدا از من شنو  
 کمترین بندگان امتت  
 یارسول اللہ چو آقا توئی  
 یکنظر فرما کہ مستغنی شوم  
 روسیما ہم لیک درج ضمیر  
 ادبرائے نام پاکت یارسول  
 گرچہ خرمین مانے عصیانم بسے  
 نام پاکت رحمتہ اللعالمین

صدید آزادہ سگ خود در کمت  
 دشمنانش شاد و آزاد و رہا  
 من کجا و یثرب بطحے کجا  
 پس رسیدنہا است کارے صعب تر  
 چشم را آل نور بینائی نماید  
 زار و بے تاب و توانم از بروں  
 در بلا ہا گشتہ نیزم چوں کماں  
 در حضور سید ابرار گو  
 این چنین زاری کند در حضرتت  
 بیکساں را بلجا و ماوے توئی  
 از ہمہ رنج و غم و درد و الم  
 گوہر نام تو دارم مستبتر  
 بندہ در ماندہ را کن قبول  
 پیش برق نام پاکت چوں است  
 از عطا و لطف و احسانم بسیں

از اللہ الخفا عن بوء اخلاق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المجتہب رضی اللہ عنہم اجمعین

سرفراز کشور لولاک را  
خلق تو گردیده با خلق عظیم  
کرده حق بهر حبیب خود پسند  
نے بیک فضلے کہ فضلش صد ا  
نیست بلکه فیضیاب از ل او  
کینت دز می و تقریر و نصیح  
باب رحمت ما پر و بکشاده اند  
صدق و عفت صبر و شای مسنود  
خلق را بود است با و رہبرے  
بود هر یک را بملکے اختصا  
مبتدائش جمله آفاق بود  
ذات پاکش بود چوں عالم نبود  
جسم و جانها از وجودش یافته  
جمله را چوں علت عالی است او

شہسوار عرصہ افلاک را  
از چہ روے فرمودہ سبحان قدیم  
چہست آں خالق عظیم آں موثمن  
نے بیک خلق آفریدش کردگار  
نیست قومے را خصوصیت با و  
نے فقط خلقے کہ بود اندر مسیح  
نے کہ او موسے اُنی را داده اند  
نے کہ او یا یوسف صدیق بود  
نیست آں خلقے کہ بر پیغمبرے  
ہر نبی بالطف و نعمت بو خالص  
ذات پاکش مصدر اخلاق بود  
نور ذاتش بود چوں آدم نبود  
آدم و عالم ز نورش یافتند  
انبیا کو آمدند اول از و

ہر یکے را بود خلق مختلف  
 شیخ و دیں سفتہ چہ خوش در شہیں  
 بلکہ آل افضال اربعہ رحمتے  
 بیچ فضلے نیست بسیرلین چہار  
 گرزاراں و صف بینی در کساں  
 بے ازا نہا کس مانند در جہاں  
 زان میاں حکمت سہ قسم است ارغی  
 اولیں تدبیر منزل نام اوست  
 گوئے در سر کار تدبیرے بود  
 دویمی زانہا تمسک در یلاد  
 گریکے با دیگرے باشد معین  
 سویمی نامش سیاست بردن  
 چونکہ با حکمت نباشد قہر ماں  
 پس شجاعت آنکہ مرد با ہمسم  
 بہر حفظ حرمت دین نبی  
 در محاف و در ملاک خطر جہاں  
 عفت آنست آنکہ بے شرہ و خمود  
 این فضائل آنکہ گردیدہ رستم  
 دروائے این فضائل چارگاں

ہر یکے بودہ بوضعی ممتصفت  
 کاخر آمد بود فخر اولیں  
 حکمت و عدل و شجاعت عفتے  
 کہ با ایشان است عالم بر قرار  
 شانہ ہائے این چہار است اما  
 بلکہ باشند بس فساد اندر جہاں  
 خلق مے بیند از ورورے بہی  
 انتظام نماہ داری ما از دست  
 حسن و لطف خانداری کے شود  
 جز یا و در نہر ہا باشد فساد  
 رونق شہر است و لطف ساکنیں  
 زو بود جبروتت براہل زمین  
 کسے بود در شہر ہا حکمش رواں  
 ماند اندر تہلکہ ثابت قدم  
 در قتال آید چو کوشش دل قومی  
 شیر دل باشد قومی و پہلوواں  
 بے خرد شہوت نئے باید نمود  
 بیچ فضلے نیست دیندا بہتر و کم  
 ہم زوایل چارگماں ہنگاریاں



ہم چنان کہ صد ہر شے شد ضرور  
 در مطول ما بینی جا بجا  
 مظهر این ہر چہار انوار بود  
 کرد تخریب آل چہار ارزال را  
 کہ بجا مانند اسحاق نبی  
 خلق فرمودہ بخلقش مویب  
 کہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی  
 خاص یک یک بود ہر یک راشعا  
 ہم چہر معدلت اندر عمر  
 چوں شجاعت خاصتہ شیر خدا  
 در عمل ہم داشتندے در نظر  
 بود جوہر و لغنی و طغیان نہاں  
 فتنہ سر بر نزد از بیچ سو  
 شد شب تاریک طغیان را نزول  
 در چنین نازک ترین وقت الم  
 یعنی اصحاب رسول محتجب  
 بہر حفظ دین چہ تدبیرے کنند  
 شیران لغنی و عدواں مے پرند  
 بہت وقت لغنی و طغیان فتن

جہل و ظلم و حبس و فسق اور دشمنی  
 شرح گر خواہی تو این افضال را  
 سرور دین منبع ہر چہار بود  
 داد ترویج این چہار افضال را  
 در مشیت بود این راز خفی  
 زین سبب فطرت یاران او  
 بالخصوص آل چہار یاران نبی  
 بود اندر ہر چہار این چہار  
 صدق و حکمت خاصتہ در بوجہ  
 خاصہ عثمان عفاہت و حیا  
 تابع آل خاصہ افضال دگر  
 سرور دین بود تا اندر جہاں  
 او طفیل ذات بایر کات او  
 چوں شد آل مہر سالت را قول  
 شد جہاں تاریک تا راد سوز و غم  
 جملہ انجم ہائے چرخ بہتدا  
 جمع گردیدند و آراے زوند  
 کہ مباد اندر شب تاریک  
 بہت وقتے فتنہ را سر بزوں

کرو حکمت کار خود را انجام  
 نوبت تمیز حکمت در رسید  
 حضرت بو بکر چون رفت از جہاں  
 جمع گردیدند اصحاب نبی  
 باید او ممت از در گاہ رسول  
 آنکہ باشد حق پڑوہ و حق پسند  
 آنکہ مے باشد از ولزراں شقی  
 پر دل و باہمیت و کوہ وقار  
 کردہ بود آخر وصیت بو بکر  
 زین سبب گشتتہ باہم متفق  
 پس شدند او بروصیت پائے بند  
 ہر یکے اسنت گفت او میشنود  
 حضرت فاروق اندر ملک دین  
 بر سپہرویں بلطف و اعتماد  
 کشور دین رونق استی گرفت  
 توچہ دانی حضرت فاروق کیست  
 آل عمر شیر نیسانا ہدے  
 آل عمر شامنتہ دین دلوق پونش

آل خلافت یافت باحسن اختتام  
 وقت تو قبیح عدالت شد پدید  
 آمد آن بخت خلافت در میان  
 تاکہ مے باشد خلافت را حری  
 باوقار و ہمیت و عز و قبول  
 شیر دل باشد قومی و زور مند  
 جان نثار دین و عشاق نبی  
 بے ریا و عادل و نصحت شعار  
 کہ خلیفہ بعد من باشد عمر  
 رائے جملہ گشت باہم منطبق  
 قرعہ بر نام عمر انداختند  
 ہر یکے بردست او بیعت نمود  
 شد خلیفہ و امیر المؤمنین  
 شد در خشاں آفتاب عدل و داد  
 گلشن دین نزہت آفتاب گرفت  
 افتخارش از ہمہ از بہر حیثیت  
 آل عمر باہی ز مہر و انصحا  
 آل عمر از ار معانی زہر نوشش

ہیں دو در خلافت فتوحات ملی کر دیں بادش عداست و اہانت بودہ

شاہ روم نے خود مخالف حضرت کی خدمت میں بھیجے ایک کیر و سر بوتل جس میں زہر ملا ہل تھا۔ کہ دشمنوں کے نام آوے۔ آپ نے زہر والی بوتل خود نوش فرمائی۔ کوئی اثر نہ ہوا۔

آل عمر کو نام او دیو لعین  
 ال عمر کا ندر شب تاریک وید  
 شد جو علم آجنا جز پروری  
 آل عمر کو ڈاک را چھی رساں  
 آن عمر کو شہر با بنیا و کرد  
 آن کہ او مفتاح گنج و ملکها  
 آنکہ پسر خویش را در فعل بد  
 گر چه مراد او قبل ختم این سزا  
 قہریاں حشمت اقبال او  
 گوے با اسکندر و دارا و بسم  
 گر بودے حکم رب العالمین  
 پس نامدے بے نصیب آں سچ جا  
 گر بہ جبر او تیغ دین افراختے  
 شاہ سوارے آنکہ بودہ با عقین  
 او یہ عزم جنگ چوں پاموشا  
 شہر یارال پچور و باہ از خطر  
 کہ مبادا سوئے ما عزم آورد  
 تا کجا پویہ کند جنگ بیاں  
 از سحر و نام او خوال اے بہیم

پر حذر بچوں سگیا ز شیر غریں  
 دور و صحرا چراغ آبخلا سید  
 حرم خود برد از پے وایہ گرمی  
 آل عمر کو لفظہ راشد سارباں  
 آنکہ زود و پیمانہ ما آباد کرد  
 آنکہ او شمشیر بران حسدا  
 جلد ماے تا حد شرعی برود  
 بیک تا اتمام نمودش ر ما  
 عدل و انصاف بد حال و قال او  
 جوے از روم و عرب ہند و عجم  
 کہ نہ با حیر است و نے اکراہیل  
 قاف تا قاف لوزر سوم اہتدا  
 جملہ عالم گلشن دین ساختے  
 تنگ در جولاں گہش سطح زمین  
 ز لزلہ در ملک ماے افتاد  
 سہمناک از دلق پوشی شیریز  
 برق ساں در خرمن ما او فتد  
 ہست مہلان بد کیش بکراں  
 عادل مہار ملک است و رحم  
 ع

زود میباید که تدبیر کے کینم  
 کہ زمار اکہ کے باشد امام  
 کیست آنکو مسند دین را سزد  
 کیست از ما قابل این سرری  
 جانشینی شہ کون و مکان  
 مردے باید شجاع و پر حکم  
 ورنہ بزر جائے ضعیف کے رود  
 چوں بہار و موسم بار ال رود  
 کے کند پروانہ کار شمع ناب  
 بعد رود کد و جفت و گفتگو  
 جملہ گردیدند باہم سوزا  
 بے سزد و بد وسیلہ ابتلا  
 تہا پید اول بہ تصدیق نبی  
 اعلم یارش از ہمانی الغار ہست  
 آنکہ از نمود با صدق و صفا  
 آنکہ اورا صدق و حکمت شد شعا  
 مقتبس از مشعل خلیفہ عظیم  
 سرور و سر خلیل اصحاب گزینہ

از فساد و فتنہ فارغ شویم  
 جانشین سند خیر الانام  
 کار و بار و انتظام دین کند  
 جامع اوصاف و اخلاق نبی  
 ابتداء ہست بارے بیگمال  
 صادق و بے لوث یار محترم  
 شیشہ گز آہن گرمی را کے سزد  
 در خزاں گلزار کے خنداں بود  
 نور مشعل کے بود چوں آفتاب  
 بعد استخلاف و جرح و جستجو  
 کہ خلافت سے سزد بو بکر را  
 کشتے اسلام را اونا خدا  
 اول از جملہ نبی را شد رہی  
 سینہ اش گنجینہ اسرار ہست  
 مال و جان تشریاں براہ مصطفیٰ  
 آنکہ در حبت نبی شد جان نثار  
 محترس بر کشور دین تویم  
 پیر و انا سہر ختم المرسلین

این دور خلافت با علم و پرازد حکم نے ہو چنانچہ ابتداء سے بالیست

بارضا اور غنّت و صدقِ غفور  
 پس نہاوندند از رضایاران او  
 بر خلافت شد مقرر بو بکر  
 این خبر شد مشہور در چار سو  
 ابتداءً بو و کارے پس عظیم  
 تا بحکمت ملک دین افزوں کند  
 تا یاب حکمت و حلم و عفاف  
 ہر سہ نوع حکمت اندر عہد او  
 کہ سیاست خالق ماند اندر انال  
 در قمری و شہر ما و در ہلا و بو  
 ہیبت عدل و سیاست انکہ بود  
 در زمان حکمت و انصاف او  
 اندر عدل و لطفت او بود آن جا  
 در خلافت گلشن دین تازہ کرد  
 ہر کہ دید آن رو و آل را بے سیم  
 صد ہزار ال آفرین ہر ہمتش  
 بودہ اش بر سنت و قرآن عمل  
 آفرین خواندش ملک آسمان  
 زو چو حضرت بو بکر کوس رحیل

ہر یکے بیعت بدست او نمود  
 جملہ سر بار خط فرمان او  
 جانشین حضرت خیر البشر  
 در بلاد و تہریہ ما و کو بکو  
 ہمچنین با نیت با علم و حکیم  
 اختلال شرک را بیرون کند  
 مے نشانندنا شرک اعتساف  
 گشت ستحکم بہر جا سو بسو  
 ملک امین مانده از جور و زیال  
 در تمدن بود رفیق و اتحاد  
 بارغ دین را ا بیا رمی مے نمود  
 فتنہ سر بر نزد از اسبج سو  
 کہ خجالت نکھی شد نوشیروال  
 دین احمد را بلند آوازہ کرد  
 گفت اعدنا الصراط المستقیم  
 بارغ دین سر سبز ماند از حکمتش  
 پس با شیخ صحابہ بے خلل  
 مریختفت از زمین نوشیروال  
 ہر یکے گفت از حزن کیت اسپل

۲ در عدل انصاف و بوردن جان

آل علی شیرستان بدے  
 آل علی باب علوم و حکمت  
 آل علی ممت از رت ذوالسنن  
 آل علی زوج بتول پارسا  
 آل علی کو بانی ابطھے  
 پس صحابہ متفق رائے شدند  
 بعض بنمودند در فے اختلاف  
 حاکم شام ابن سفیال شد جدا  
 با علی او کرد جنگ و اعتراض  
 این خلافت زانکہ بر گشتند بد  
 ز انمیاں کو داشتند از دل بد  
 چوں علی میرفت از بہر نماز  
 تیغ بر پشتش زود مفرور شد  
 با علی و پس با ولاد علی  
 نیست مخفی جور آل مابریکے  
 ہیں کتب مانے سیر خونین از و  
 زان شقییاں چه کہیں چه ہمیں  
 ہیں بیاد آن ستمگاراں دم  
 بیش زین گفتن بر جانم ہم نیست

والد سلطان ملک کر بابا  
 آل شجاع و با سخا و عصمتے  
 پہلواں روئیں تن خیر شکن  
 مالک کوثر و صے مصطفیٰ  
 ہچو ماروں بود باموسے نبی  
 بہر بیعت دست بردنش زدند  
 منحرف گردیدہ از راہ صواب  
 کہ خلافت ہست استحقاق ما  
 از صحابہ شد بے نذر قتال  
 عاقبت بالخیر انجامش نشد  
 ابن لجم بود مردے بس شقی  
 بخیر بنمود دست خود دراز  
 لعنتے گشت وز رحمت دور شد  
 آنچه کردند ال ستمگاراں بدی  
 بارش لعنت شود بر شاں بے  
 ہمگرا وراق کرت رنگین از و  
 لعنتہ اللہ علیہم اجمعین  
 خوں نشاں چشم فلک صبح شام  
 استماعش تا سنج و شاب نیست

الغرض دورِ خلافت ختم شد  
 شد خلافت راشدہ را اختتام  
 آل شہنشاہان بتاج و تاجین  
 مظهرِ اخلاق ختم المرسلین  
 از نہیب سلطوت جبروت شمال  
 آل کہن و لقمے و کہنہ بوریا  
 در کتاب مثنوی معنوی  
 ہمیت حق است این از دلوق نیست  
 جسم حیوان راست عنقریب چہا  
 گر یکے زین چار غالب میشود  
 ہمچنین این چار پارای ہندی  
 پس یکے راز امیناں فضل ہداں  
 ہیچ فضل نیست یک بردیگر اں  
 فضل یک بردیگر اں ذاتی گناہ  
 ختم شد خلق نبی بر ہر چہا  
 چار اخلاق اندویارانش چہا  
 حکمت اندر کار ما با بو بکر  
 حضرت عثمان عقیف و باجیا  
 جامع افضال آل ذات کریم

پس خلافت بعد زین زینبشاہ  
 چون علی المرتضیٰ شد زین مقام  
 بر بساط بوریا مسند نشین  
 اَللّٰهُمَّ خَلِّفْ اَوْلَادِ اَشِدِّیْنَ  
 پر حذر بودند شامان جہاں  
 بودہ تاج و تخت ذات کبریا  
 میں چه خوش فرمود حضرت مولوی  
 ہمیت این مرد صاحب لوق نیست  
 باد و آتش خاک آب و ہوشیار  
 بالیقین جاں از بدن بیرون رود  
 عنقریب چار اند در دین نبی  
 کہ بقبر اں است یکساں فضل شان  
 چار یکساں اند نیگو گو سراں  
 تا نگرود دین و ایمانت تباہ  
 کہ با و بودہ نبی را افتخار  
 یک ہر یک از اخلاق باہر یک شمار  
 ختم انصاف و عدالت با عمر  
 پس شجاعت با علی المرتضیٰ  
 نام این مجموعہ داں خلق عظیم

از علوم و از فنون اندر بلاد  
 در جہاں جاری شدند انہار علم  
 آل عمراں کو بسے کشور کشاد  
 در خلافت آل فتوحائیکہ کرد  
 یک بیک بنوشته اند اندر سیر  
 تا بدور عدل این نیکو نفس  
 سگت لطف رو بہی مشکور بود  
 بعثتہ آل سرور اسلامیاں  
 رفت اللہ دنیاے دوں آل داگر  
 بلجا و ماو اسے مسکیناں برقت  
 دور عدل و داد و نصفت شد تمام  
 کار و بار و نظم عالم را بہشت  
 مسند غر خلافت شد تہی  
 مجتمع گشتند اصحاب رسول  
 کاندیں وقتیکہ از فضل قدیر  
 جائے غور است ایکہ بر جائے عمر  
 عادل و قابل فہیم و سحت جاں  
 با خدا و با سخا و با حیا  
 اکثر از اصحاب این سائے زدند

ہر کجا شد درس گاہے مو کشاد  
 در فنون بشگفتہ شد گلزار علم  
 دین حق را در جہاں ترویج داد  
 آل قتال و جنگ ما و آل تبرد  
 رو بخواں زانجا کہ باشتی با خبر  
 یوز با بر بود یار و ہم نفس  
 باز صید شفقت عصفور بود  
 سوئے عقبے رخت برست از جہاں  
 جانشین سید خیر البشر  
 مشفق و مفضل مظلوماں برقت  
 یافت این دور خلافت اختتام  
 خاتمہ بالخیر شد اندر بہشت  
 رفت چوں آل سرور دین نبی  
 بگت میگردند بار و قبول  
 شاہی دین گشتہ بر عالم ظہیر  
 باید آل شخصے کہ باشد مقتدر  
 عازم بالجزم و باتاب و توواں  
 آنکہ جبر و تش بود قہر خدا  
 کہ خلیفہ حضرت عثمان بشوند



چوں اعظم مصلحت پنداشتند  
 لکن اندر انتخاب این جناب  
 آنکه گردیدند راضی بارضا  
 بہر بیعت دست بردستش زدند  
 حضرت عثمان آل کان حیا  
 عفت آثار و سخی و متدے  
 حضرت عثمان خلیفہ گشت  
 و ایما بودند اندر تیج و تاب  
 تنگ شد کلکم بمیدان اوب  
 ہیں اگر خواہی مفصل در سیر  
 ہاں چنین گفتن ندانم تیج عیب  
 کاین خلافت از خطر امین نبود  
 چوں نمازش حسن نظم و اہتمام  
 حضرت عثمان مسجد شد شہید  
 چہ خلافت بایہ رنج و نکال  
 الغرض بر اینچنان رسم و تدبیر  
 شد خلافت ختم بر نام علی  
 آل علی المرتضیٰ شیر خدا  
 آل علی کو افتخار لافتنے

دیگر آل مجبور ہم راضی شدند  
 بعض را بود ارتباب اجتناب  
 منتخب گردند ذی البورین را  
 با اطاعت تابع فرماں شدند  
 بحر علم و منبع جود و سخا  
 جامع القرآن و داماد نبی  
 بعض کال راضی نبودند از رو  
 منحرف گردیدہ ادراہ صواب  
 کاین بیانی و راست ایشان  
 نیست کاری مدح گور ابا اثر  
 حاذق است نیست در تیج و تیج  
 کہ شب روزش خطر بانی فرود  
 زان نگر دیدہ بجزیرش اختتام  
 از خلافت روے بہبودی ندید  
 چند روزے بود و حسرت شد مال  
 مشورت کردند بارائے سلیم  
 افتخار بہر بنی و ہر ولی  
 حیدر کرار و شاہ اصفیا  
 آل علی کو تاجدار اتما

از طفیل چار یارانِ رسولؐ  
بند بس عاجزم فرما قبول

زیاری  
کستین امتنا نم بندہ پور دگار  
خانے این بیتم دو تدار چار بار  
طفیل از طفیل  
بر عطیے از خط کے بیوانے بیقرار  
امین یار العاکمین  
محمد سلیم غنی

# قصیدہ منقبت جناب امیر المؤمنین

## حضرت علیؑ

شکوہ کروں میں کس سے کروں کس سے <sup>انتجا</sup>  
 سیلابِ غم میں اور میں طوفانِ ابتلا  
 نوکوں کو چنگے دل کا نشان تک ہی مٹ گیا  
 حزان و ملال و رنج کا طوفان جو آ گیا  
 سو بار اسپہِ مرہم علیؑ لگا چکا  
 لائق نے غرقِ بحرِ مصائب کو ہی صدا  
 دل سے غلامِ حیدر صفت در جو بن گیا  
 شیرِ خدا کے در پہ سگِ خستہ بن کے جا  
 ممتاز و برآزیدہ و محبوبِ کبریا  
 سنانِ وہِ قضا و قدر شاہِ مرتضیٰ  
 مشکل کشا و مالکِ مختار و وسرا

بیداد و جورِ چرخ سے اے بختِ نادر سا  
 برگشتہ بخت و نشتِ مصائب میں سو پھینسا  
 برسے ہیں دل پہ تیرے مصائب کے ہتھکڑے  
 ٹوٹی مگر نظر گئی تاب تو اں گئی  
 زخمِ دروں کی کوئی امید شفا نہیں  
 دہوش تھا ہیں شغم میں کہ غیبِ سر  
 آزار ہو گیا وہ مصائب کی قید سے  
 کوہِ الم سے طے نہ تھیں کن کے اوت  
 ہے کچھ خبر تجھے کہ وہ شیرِ خدا ہیں کن  
 مشکل کشائے عالم و مختار کن و کمال  
 مفتاحِ گنجِ مقصد و مطلوبِ جہاں

سرقدم و علم لدن راز کن و نکاں  
 ویبا چه صحیفہ ابداع خلق کے  
 وہ راز دار سر نبوت امام حق  
 شاہ نجف امیر عرب سرور عجم  
 داماد جانشین و وصی رسول حق  
 ماروں کو جو نسبت موسیٰ نبی کریمی  
 جیسے ہوئی ہے ختم نبوت رسول پر  
 نور نبی سے نور علی کا جسدا نہیں  
 دو مصرع قصیدہ ذات احد کے ہیں  
 گو مفتی زماں ہو کہ پیر طریق ہو  
 مومن نہیں نبی کی محبت نہیں جسے  
 ایمان ملے نہ ختم رسل کے خلاف میں  
 بعد از نبی وہ شرع نبی کے تویم تھے  
 اسلام کافر و غم ہوا اسکی ذات سے  
 دین متین کے حفظ و اعانت میں اتن  
 سب ہی صحابہ گروہ پہنی تھے جہاد میں  
 وہ شیرازی طرح تھا میدان جنگ میں  
 جوں شیراز تھا کفر کے رپوڑ کو پھاڑنا  
 رہن میں تھے ذالفقار کے برف و مان

ایک

جسکو نبی کی ذات سے ورثہ میں ہے بلا  
 عنوان ہیں مصطفیٰ تو معنون ہیں مرتھے  
 گنجینہ دار و خازن اسرار مصطفیٰ  
 سالار ہیں امام زماں شاہ اولیا  
 زور ج بتول و والد سلطان کربلا  
 نسبت ہی علی کو ہے با ذات مصطفیٰ  
 ویسے ہوئی ہے ختم نبوت بر تفضی  
 ہیں ایک نور ہر دو لفظ ہر ہیں گو جدا  
 دو لفظ ہیں مرادت حسن سے و ہم نوا  
 گو شیخ وقت صوفی و زائد کہ اولیا  
 کافر ہے جس کو حسب علی کا نہیں مزا  
 جنت بلے نہ مالک کو ترک کرے رضا  
 بعد از نبی وہ مسلک عرفاں کا پیشوا  
 بدعات و کفر و شرک کا تختہ الٹا دیا  
 کفار سے تازہ و جنگ جہل سے  
 لیکن جناب حید صفدر کچھ اور تھا  
 اور ذوالفقار برق و ماں تھے دم دعا  
 جوں شاہ باز شرک کے زانوں پہ جا پڑا  
 مسموم حیدری کہ جہل کا پیام تھا

اکثر جو آپ زغہ اعدا میں بھنس گئے  
 لیکن ظفر غلام شہ ذوالکرم سے  
 کیا کیا نہ دکھ اٹھائے ہیں تو حید کیلئے  
 رہتا نہ اشقیاء کا جہان میں نشان تک  
 لیکن نہ اپنے نفس کی منظور تھی خوشی  
 تھو کا جو آپ پر یہ شمشیر وقت قتل  
 فوراً شقی کے سینہ سے حضرت اتر گئے  
 فرمایا پہلے راہ خدا میں جہاد تھا  
 خلق خدا تھا خلق خدا سے جناب کا  
 مسکین اور یتیم و غریبوں کی واسطے  
 بن کر غلام بن گئے سائل کے قرض میں  
 دیکھا جو ایک ضعیف کو لاچار بوجہ سے  
 لائے جو ابن لجم سوڈی کو سامنے  
 اللہ سے جوش رحم کہ جب شمع میں آتے  
 کیا کیا کہوں مناقب حضرت امیر کے  
 ابر سخا و بکر کرم مستلزم علوم

جسم شریف تیغ و سناں کا ہدف بنا  
 اسلام کا جہاں میں سکھ گیا دیا  
 کیا کچھ وہ درد و سوز کہ اس نے نہیں ہیا  
 اک بار بھی وہ کرتے جو سوائے التجا  
 جسطرح تھا جہاد کا فرماں وہی کیا  
 کشتی میں اک شقی نے جو نیچے تھا گر گیا  
 حیرت و اس نے پوچھا مجھے چھوڑ کیوں دیا  
 اب تھو کئے سے نفس کو بھی غصہ آ گیا  
 ہمدرد و جملہ عالم و بے نفس بے ریا  
 سو بار راہ حق میں گھرا پنا سٹا دیا  
 مزدور بن کے قرض وہ اسکا چیکا دیا  
 وہ بوجھ اسکا آپ نے سر پر اٹھا لیا  
 قاتل سے اپنے خون کا بدلہ نہیں لیا  
 قاتل کو اپنے شہد کا ثمرت عطا کیا  
 تھے بیشمار جن کے نہ حد اور نہ انتہا  
 کان جیا دکوہ و فاشاہ مرتضیٰ

ضرغام و پہلو ال شہ رواں علی ولی  
 خیبر شکن امام دمن تلج اصفیا

# مطلع دوم

اے تاجدارِ کشورِ اعزازِ ایشیا  
 اے آنکہ ذاتِ پاک تو مہتابِ امتدا  
 اے جملہ را تو صدرِ محلے و مقصد  
 اے جملہ کامیاب ز لطفِ بیدعا  
 اے روحِ چہم و جانِ جہاں شاہِ مری  
 اے غمگسارِ عاجز و مسکین و بینوا  
 محزونِ بقیار و دلِ آشفتنہ پر عنا  
 آمد بحالِ خستہ سیاہ روی و پر خطا  
 محتاجِ تیرے درپہ ہیں سلطان و اولیا  
 رکھتے ہیں اک غلام کو محروم کب بھلا  
 تا بر کنی دگر مہاسب غریقِ را

اے شاہِ سوارِ عرصہ عرفانِ کبریا  
 اے آنکہ ذاتِ پاک تو مہرِ سپرِ جود  
 اے آنکہ غوثِ قطبِ لی خاکپای تو  
 اے جملہ فیضیاب و بحرِ نوال تو  
 اے محلِ چشمِ عالمیاں خاک کوٹے تو  
 اے دستگیرِ عالم و مشکل کشائے خلق  
 غمناک و درد مند و مہاسب کشیدہ ام  
 بگر نختہ ز جورِ زماں در پناہ تو  
 میں اک کھینہ کون ہوں اور کس شمار میں  
 لیکن جو منکر و لپھی رکھتے ہیں تیرے لطف  
 فریاد و واو و شورِ فغانم بکونی تست

اے ناخذائے کشتی امید مانے خلق :

رحمے کہ تا بسا علی مقصد رسد عطا :

در حمتِ حضورِ سبحانی عو صمدانی شہنشاہِ القارِ سبحانی  
 در حمتِ حضورِ سبحانی عو صمدانی شہنشاہِ القارِ سبحانی

ز سر پا کردہ سے تازم سوسے درگاہِ جیلانی  
 و ہم در شوقِ دیدارِ دل و جاہِ القزبانی

اگر بختِ رسا کر دوز تا بیدار است ربانی  
 طوافِ روضہ محبوبِ رب العالمین کردہ

بختم

سرایم از بن ہروی مدح شان لائیش  
 چو اندر کوئی او آیم جبیں برخاک و سایم  
 کہ اے سالارِ مخرج سرورِ عالم حبیبِ حق  
 زبیدی نام تو نورانی کہ ہر گہ بزباں آید  
 جنابِ غوثِ اعظم شیخِ عبد القادر جیلی  
 جہاں یکسر غلام تو بہر جا ذکر نام تو  
 توئی فریادرس مختار کارِ عالم امکان  
 توئی واحدِ قرب اندر حضورِ واحدِ بیچوں  
 وگر کس اچہ یار ابا بلندی ہائے پر ازت  
 تو آلِ محبوبِ ب العالمین سستی کہ قدرتِ حق  
 از آلِ خم ہا چو نوشیدی بسا اندر صلاوی  
 ہمہ از فضا رسکرت بنوشیدند از جا  
 ہمہ حلقہ بگو نشان تو بردوش ہمہ پائیت  
 ہر آنکو سرکشی در زیداد تسلیم فرمانت  
 اگر چہ جلاہ ممتاز اند در ورگاہ حق بیکین  
 خدا ممتاز فرموت خلعت ہا محبوبی  
 ز نام اختیارِ نظمِ عالم فاو در دستت  
 ز رازِ مخفی و سرِ قدیم آگاہ فرموت  
 بہر جا حکم تو نافذ ترین در عالم امکان

زبیدی

کخم اظہار و شرح شوقِ بیدارش لطلونانی  
 برایم از خودی خود سرایم یا غزل خوانی  
 سرت گروم چہ محبوبی و مظلومی زنی ثانی  
 شود و دراز میاں تار یکے رنج و پریشانی  
 جنابِ قطبِ عالم شیخِ محی الدین حبیبانی  
 بد لہا احترام تو زباں ماورثنا خوانی  
 پناہ بے پناہاں و شگیر و در مندانہ  
 ہمیب بارگاہ کبریا محبوب سبحانی  
 توئی شہبازِ اوجِ قلعه مائی قرب بانی  
 بنو فرمود خم ہائے مئے وصل خود از زانی  
 شے نوشتان سر و عدت اسرارِ عرفانی  
 چہ ابدال و ولی و قطبِ غوثِ مردھانی  
 جنو و تست این انفاسِ قدسی تو سلطانانی  
 چو اسماعاں گشت حواش کشد آخرت پیمانانی  
 ہمہ چوں ماہ کو کبیا تو مہر در خشانانی  
 بستانج کمالاتِ سعادت ہائے انسانانی  
 بفر اندرت کابلِ بعزت ہائے لائانی  
 بجز زانت حضور می کیست در گاہِ حمانانی  
 چہ صحرا و چہ دریا و چہ آبادی چہ ویرانی

بِعالَمِ اِمْتِیَارَاتِ جِہَانِی و سُلْطَانِی  
 کَہ شَاہَاں فَخْرِ نِیْدَارِ نِزَاہِ ذَاتِ مَکَلِّ اِنِی  
 چُو اَز لَطْفِ تَکَاہِیْتِ و زُو کَرُو قَطْبِ اِنِی  
 بَزُو بَاہِیْدِ نُو شِئْتِ اُو رَا لِقْرَطَا سِ اِنِی  
 بُو د لَعْلِیْنِ پَاہِیْ اُو مِزَا لِ تَا بِ حِ سُلْطَانِی  
 جِنَابِتِ لَیْسِ بِلْتِ اَمْتِ اَز قِیَاسِ و سِمْ اِنْسَانِی  
 چُو اَز لَطْفِ بَرَاہِیْدِ کِشْتِی اَز عُرْقَابِ طَوْقَانِی  
 زِ رِجِ و مَحْنَتِ دُرُو اَلْمِ اَز اَدِ کَرُو اِنِی  
 بَسِ دَر مَازِہِ و بَکِیْسِ سِدِ دِیَا شَاہِ جِہَانِی

زِعْزَلِ و لَقْبِ نَظْمِ و نَسَقِ دَارُو اِکْثَرِ شِئْتِ  
 مَکَرِ شَاہِی سُلْطَانِی نِمْ نَزِیْدِ شَانِ تُو  
 گَدَامِی بِنُو اِنِی اَز اِنْفَاہِتِ یَا و شَاہِ کَرُو  
 چُو فَوْشِ کُفْتَمِ بَجَاہِی و یَکَرِ اَنْدَرِ مَدْحِ شَاہِ  
 گَدَاہِ کَرُو رِ سُلْطَانِ جِہَالِ بَہْرُو دَر کَرُو  
 بَہْمِ پِیْ سِتِ چُو اَرَمِ جِہَالِ مَدْحِ شَانِ  
 چُو مَدِہِ اَز لَبِ تَکْجِی اِعْظَامِ مَتِ زِنْدِہِ مِیْکَرُو  
 چُو مَحْمُ کَرُو اِکْرِبِ جِہَالِ مَسْکِیْسِ رَحْمِ فَرْمَانِی  
 بَطَوْقَانِ بَلِیَاتِ و مَتَا یِیْبِ مَقْتَلَا مَسْتَمِ

## ذکر دیار حبیب

یعنی عیال پور شریف کیکنال مسکن حضور پر نور حضرت سید

شیخ غلام حیدر علی شاہ حبشی رحمتہ اللہ علیہ

بیابنگر دیار حضرت محبوب سبحانی  
 بیابنگر جنابش قبلہ آمال و آمانی  
 محلات و قصور و جنت و انہار نورانی

۱۱۱۱ سے نو تیار حسن صنعتی ربانی  
 الامی طالب انجارج آمال و تمنایا  
 لب ریائے جہلم دامن کہسار پر عظمت



اگر فردوس بر روزین باشد ہمیں باشد  
 میان باغ چاہے چون جنت چہرہ کوثر  
 دوزگاہ وال بچوں پر پرکار در گردش  
 صدائے زبرد کم پیدا چوب چکش گوئی  
 عجب گنبد فرازش از پے آرام گردون  
 رواں از آبتبارش سلسبیل اندر بیاں  
 ز تسنیات گلہار تختہ بر فرش خضر ایش  
 دگر چاہے مثال چاہ سابق باہمہ خوبی  
 بسیں باغ و محلات مساجد مہمان خانہ  
 بگرد آبتبار کوثر نیش چند مہرباں  
 چہ زیبا و سوت صحن مسافر خانہ و سنگر  
 وہی صد مہر قرباں گشتہ حسن فضائے او  
 بکوئے و بر ز نش مردوزن اطفال خوش صورت  
 ہمہ شیریں زباں خوشگو و خوش اخلاق خوش  
 شنید ستم کہ در کہسار گرد و لعل ملباشد  
 چرانہ بود بد نیار و نوق و خوبی مقامی را  
 ز ہے فخر نظام عالم امکان کہ میدارد  
 رُخ از مہتاب حشاں تر بلال عید روشن  
 بگردن گوش و عارض جبہ و چشم و مانندی

بلذت مائے ایمانی و نعمت ما عرفانی  
 مصنفے آب شیرینش سہیم آب حیوانی  
 چو گاو چرخ پر زور و قوی ہمیشہ لاثانی  
 کہ پیانو ہار مو تم سے سراپا بند پہانی  
 عجب کوٹھی بہ نزدش چون قصور خلد لاثانی  
 ز میں باغ چوں فرشتہ با گل افشانی  
 چو بر تخت زبرد مہر تسم یا قوت ربانی  
 بہ نزد معرس و مہمانسارے و قصر مہمانی  
 بسیں صحن مہین حوض و بسیں نگار مہمانی  
 بستان دلربائی ہر یکے چوں ماہ کنعانی  
 میانش حوض وہ درودہ بدینا کوثر ثانی  
 بخوبی و صفائش پیرس لندن بکرانی  
 ہمہ چوں حور و علمان و ملک در باغ رضوانی  
 فروزاں چہر مائے شان پراز انوار ایمانی  
 عقیق وزرودہ و الماس ہم یا قوت ربانی  
 کہ باشد مولد و ہم مسکن محبوب سجانی  
 ز نور شمس حشاں خاتم و مہر سلجانی  
 قمر در حبیب دامن شب بچو رہستانی  
 صراحی بر سرش گل دستہ و گلزار رحمانی

بلند و خوشنما بینی بروے شعاعه طورش  
 غلط لفظم نه بینی برستم سبابه معجز  
 ز حسن بیدلیش در نوشته صانع قدرت  
 بیابنگر در فیض آنکه خاک پاک در بارش  
 دعائش را اجابت بهر استقبال میاید  
 خوش آل فرخنده طالع کز ره صدق و صفا <sup>باشه</sup>  
 در خشتاں لجه پنوع خور در راه نورانی  
 ازال شق القمر و پارہ رخسار نورانی  
 ز تون ابرو و از صداد چشمش نص قرآنی  
 نماید اهل عرفاں سره چشم خداوانی  
 قضا و حق رضا جویش قدر خوشنا خوانی  
 در ابر خاک پاکش از سر استلا من <sup>مشانی</sup>  
 پئے شاه غلام حیدر کرار یا اللہ  
 بختا جمله عصیانم که میدارم پیشانی

حصہ دوم قصاید و قطعات و مین  
 قصاید شعرائے قدیم و غزلیات خواجہ  
 حافظ علیہ الرحمۃ و دیگر مضامین متفرق

تضمین قصیدہ حضرت مولوی نصرت علی صاحب دہلوی

وزیشان حضرت سلطان عبدالمجید خان خلیفۃ المومنین

کہ بوقت جنگ روم و روس انشاء نمودند از نیاز مند

عطار محمد گجراتی

ای مہدی آخر زمان عیسیٰ دم و موسیٰ شیم  
ایزد تعالیٰ ریختہ بر جانت انوار قدم

عالی علم والہ ہم فرخندہ فر فرخ شیم  
لے صفد عرش آستان تیغ تو تیر آسمان  
جان جہاں خیر زمان شاہ جہاں جہاں

وز و طاقست گستم در معرکہ ثابت قدم  
ذمت بنشور شہاں طغراست لوج ازل

فی علمہ علم الہدیٰ فی علمہ ضرب المثل  
کسال عزمی و سہل حراقی مکار و حیل  
ناظر بہر علم و عمل تا بحر زہر کذب و نمل  
بحر عطا کان ہم ابر سخا فیض اعلم

آں خسرو گردوں تپاہ کفر از جہاں داشته  
کفاد با حال تپاہ آن سہ شد رو سیاہ

جو دیکہ دریدہ ہشتہ تخم سعادت کاشتہ  
اے بادشاہ دین پناہ اے بیت تخت کلا

اے حضرت ظل الہ اے سرور خیل اعم

گاہ و عاظر غام کیں گاہ سخا خاتم بہیر  
از خدمتش چرخ بریں در عصمتش روح الایز  
نے حاتمیش از کمترین عمر غام صمد کبیریں  
شائستہ رونے زین یعنی امیر المؤمنین

عبدالمجید پاک دین سلطان اعظم محترم

سہلا و پہلا مر جبا چون بر سر تخت آمدہ  
شاہ جوان بخت آمدہ بر دشمنان بخت آمدہ  
در و ملا یک شد ہے شاہ جوان بخت آمدہ  
اے بر سر تخت آمدہ از یاری بخت آمدہ

با یاد وی سخت آمدہ رستم تو اے دارا خدیم

در صحن یارت ہر کراں صف بستہ شانان باد  
واہ و اچہ خوش القاب تہ شاہ عجم فخر عرب  
موسی و شان علی دماں مار و نیش را و طر  
عالی نسب الاحساب شاہ شہاں قہر لقب

رستم و عا حاتم کرم جان جہاں فرخ سیم

از برش صمصام تو بر باد شد حساد تو  
دوران شدہ منقاد تو رطب اللسا از یاد تو  
رستم و عا شکر شکن شیر تریاں اصفاد تو  
آباد خلق از داد تو شاداں ز طبع شاد تو

محو مبارکباد تو روم و عرب ہند و عجم

بر کافران رو سیہ چون مرگ ناگاہ آمدی  
ظلمت ستان کفر را براوج دین آمدی  
چوں شعلہ بر گاہ آمدی در رخ شہزاد آمدی  
سلطان فی جاہ آمدی قہر لقب شاہ آمدی

بارو سے چوں مہ آمدی اے شہریار محترم

شاہ سلیمان بارگاہ در سر فرازی گو میت  
بر تخت دین احمد مرسل مجادی گو میت  
موسی و ابراہیم در کافر گدازی گو میت  
نصرت طرازی گو میت عابد نمازی گو میت

سلطان غازی گویمیت از دیل با خلاص تم  
 ای سرور خیل شہان و حیدر احمد نشاں  
 تخت بفرق فرق دہاں ملکت بوعت آسماں  
 اے خضر اسکندر نگین کفار کش با جوج راں  
 شاہ ملائک آستان مہر سپہر قہر ماں  
 ملکت زمین ہم زماں فرمانت ارا و جم  
 من جاء بالعدوان یا شمس لضحی بدالحدیج  
 باد از نوال تیغ نو ما و ارا و ہونار لفظا  
 قانصر دیر الدہر یا کہف الوری نور السید  
 ای حامی صدق و صفاوی نامی اہل سخا  
 از روے تو نور و قار از خوئے تو بوے کرم  
 باد از فضل از بڑوی صید ظہور دام تو  
 کون مکان چوں لازم و ملزوم باد نام تو  
 بادا جہاں در کام تو زیر نگین نام تو  
 سرمایہ جم جام تو طبع مکرم رام تو  
 از برش صمصام تو بر کندہ شد تیغ ستم  
 اے شاہ گردوں بارگاہ غرش معالی خانہ  
 اے صدر دیوان نبی روح الامین و پوانہ  
 اے شمع زرم معدلت جان جہا پوانہ  
 عہد از دل پیمانہ ات فیض ابد کا شانہ  
 خوش بو عبادت خانہ ات پر نور مہر محراب خم  
 بر باد خشم رو سیہ نور ضیا بیٹی بخود  
 بر بام دشمن بوم را ظل سما بیٹی بخود  
 فتح و ظفر بردشمنان و زو عابینی بخود  
 دفعہ بلا بیٹی بخود حفظ خدا بیٹی بخود  
 ہر مدعا بیٹی بخود حاصل ز سعی بیش و کم  
 اے قصر تودار النعم اسی بلکہ ات خیر البلاد  
 بیدین خیمت تیسہ از تیغ وین بر باد با  
 اے ذوالفقارت حمیدی برگردن حساب  
 دایم سجادین و داد از رحمت باب العباد  
 بختاد پر ہاشاد و شاد اے بر سر تہ صبح دم

اے بلجائی دین نبی و مظهر فیضان رب  
اے بلجائی دین نبی و مظهر فیضان رب  
اے بلجائی دین نبی و مظهر فیضان رب  
اے بلجائی دین نبی و مظهر فیضان رب

ازدست تو وحی است ناطق بالہم من نامہ  
ازدست تو وحی است ناطق بالہم من نامہ  
ازدست تو وحی است ناطق بالہم من نامہ  
ازدست تو وحی است ناطق بالہم من نامہ

یک دست تو دنیا و دین دست دیگر جاہ و شہم  
یک دست تو دنیا و دین دست دیگر جاہ و شہم  
یک دست تو دنیا و دین دست دیگر جاہ و شہم  
یک دست تو دنیا و دین دست دیگر جاہ و شہم

کاین گہر گنجینہ ات اے ذی کمال محترم  
کاین گہر گنجینہ ات اے ذی کمال محترم  
کاین گہر گنجینہ ات اے ذی کمال محترم  
کاین گہر گنجینہ ات اے ذی کمال محترم

نقد و دو عالم کمتر از عشر شیر انعام تو  
نقد و دو عالم کمتر از عشر شیر انعام تو  
نقد و دو عالم کمتر از عشر شیر انعام تو  
نقد و دو عالم کمتر از عشر شیر انعام تو

عمرت ز عالم بیشتر بختت بعالم را مہر  
عمرت ز عالم بیشتر بختت بعالم را مہر  
عمرت ز عالم بیشتر بختت بعالم را مہر  
عمرت ز عالم بیشتر بختت بعالم را مہر

اے سایہ لطف خدا ناموس دین مصطفیٰ  
اے سایہ لطف خدا ناموس دین مصطفیٰ  
اے سایہ لطف خدا ناموس دین مصطفیٰ  
اے سایہ لطف خدا ناموس دین مصطفیٰ

اے خسرو حجمِ اعتقاد روزِ غنائے اشقیات  
کردت امیرانِ لواءِ اقبالِ پیشیت رہنما

یچا نبتِ کوس و درایچا نبتِ طوغ و علم

دوراں بلاگرداں تو جنگِ فلکِ بکیراں تو  
اوجِ سما میداں تو خصمِ لعینِ حیراں تو

یا داز عطا می ایزوی فتح و ظفرِ قربانِ تو  
دولتِ بلاگرداں تو نصرتِ نشانِ شانِ تو

خوش لہجہ مدحتِ خواںِ تو اے مالکِ تیغ و قلم

# لمحرره قصیدہ فی کہ نشانِ حضرت

# جلال الدین اکبر بادشاہ غازی نوشتہ

## از محرار الحروف

از سبجِ سعادت اثرے پیدا شد  
شبِ بچور ستم را اثرے پیدا شد

نیراوجِ شرفِ تاجوری پیدا شد  
دہر را مژدہ کہ روزِ دگرے پیدا شد

کہ ز خورشیدِ سحر خیز تری پیدا شد

کفر و اسلام بہم بر خطِ اقرار شدند  
نارِ خایاںِ شقاوت تہ ادا بار شدند

مست مدہوشِ بغاوت ہمہ ہشیار شدند  
خفتہ بختاںِ شبِ تفرقہ بیدار شدند

کہ در آفاقِ مبارک سحرے پیدا شد

اصل سرعت شدہ ثابت زجہا نگردی  
دور بسیار فروعات زماں گروی او  
رو بہ سال شیر فلک پیش جوا نگردی او  
آسماں دید شب روز جہا نگردی او  
گفت خورشید مرا ہمسفرے پیدا شد

ایکے چوں زرہ بخود تاب نور میخوایی  
یا برات سحر لیل قدرے خوایی  
ایکہ دور زماں داد ہنرے خوایی  
ایکہ از نیر اقبال نظرے خوایی  
چشم بکشاے کہ صاحب نظرے پیدا شد

آنچہ فیض نگہش کرد بہ بخت وراں  
بہ گاستان صبا کرد نہ ابر نیساں  
جام جم یافتہ از رائے شیر شمعان  
نیست یکذرہ بخورشید ضمیر شہناں  
بہم خورشید عجب پدہ وے پیدا شد

سالکان رہ تو چند بکیرت بودند  
طالبان در امید بکیرت بودند  
شایقان سحر تفرید بکیرت بودند  
گمراہان رہ تقلید بکیرت بودند  
شکر کایں قافلہ را راہیرے پیدا شد

مُریغ صبح است بدیں وہ فردشان فہمی  
شد طلوع سحر طالع خنداں فہمی  
منتظر وصل بدیں روشن تابان فہمی  
چند تار یک نشینی شب بجران فہمی  
خیز کر صبح سعادت اثرے پیدا شد

## لمحررہ تظمین غزل علیہ الرحمۃ در لغت

اے بندگانِ جاہت صد تاج بادشاہی  
وی کمترین ملکات از ماہ تا ماہی  
اے بر سر تو زیبا فرخندہ تاج شاہی  
پسے در رخ تو پیدا انوار بادشاہی



در فکرت تو پنهان صد حکمت آہی

کو خضر برکہ را ظلمت دروں نہادہ  
دست تو لوحش اندواید سجا چہ دادہ  
یک جرعه با سکند زاب بقان دادہ  
کلک تو بارک اند در ملک دین کشادہ

صد چشمہ آب حیواں از قطرہ سیاہی

کے تاج فرق آدم کے سر پر دو عالم  
خورشید رانہ بنید شیر شدہ مسلم  
حلقہ بگوش جاہت ارا سکندرو جم  
بر اہرمن نتاید انوار اسم اعظم

ملک آن نست و خانم فرما سر آچہ خواہی

شہابی کہ چرخ گرداں در خندش آید  
جبریل بر در او جبہ نیاز سا یید  
بے حوت انقیادش بر لوح دل نیاید  
در حشمت سلیمان ہر کس کہ شک نماید

بر عقل و دانش او خندند مرغ و ہای

در دست تو سپردہ ایزد کلید الواب  
تیر کیہ پر نشوید بخون کفر سہراب  
پا انجنت چہ حاجت آیزر جہا نشاب  
تینیکہ آسمانش از زمین خود ہد آب

تنہا جہاں بگیرد ہمیت سیاہی

قہرت بفرق عدوان بر تو بخزمین آفتند  
چوں تیغ بید لغت بر فرق زمین آفتند  
غنیمت بحکم کفران چون مرگ در تن آفتند  
گر پر توے ز تیغیت برکان مود آفتند

یا قوت سر خور بخشند ز ناک کاہی

تاریک گشت عالم از جمع شرک و عصیان  
اے تاج فرق رحمت مہر سپر حسان  
تیغ سپیدہ دم را رخشا بکن پریشا  
شاہد ملت یہ بخش بر اشک سیالان

گر حال با پرسی از باد صبی گماہی

تا بر بیاض دوران منشور ملکیت هست  
تا بر بساط گیتی توجیح تکلیف هست  
در چشم ملک گیری تا نور معدلت هست  
در دوران آدم تا وضع سلطنت هست

مثل تو کس ندید است این علم را کماهی

خالق عظیم نوبت بحی العظام گفتار  
بر لوح عدل و انصاف ای شاه بخت  
جان در جہاں میدی از دفع شرک کفناً  
کلک تو خوش نوشتی در شان پادشاه

تعویذ جان فزائی افسون عمر کماهی

تا دور چرخ گردان شامی تست و نعت  
ای نیر نور خشان از اوج جاه و حمت  
زیبا به تست شاهی شایان یست شوکت  
ای عنقر تو مخلق از کیمیا عبت

ای دولت تو ایمن از صدمت بناهی

بر خاک اتجا سر بر غوث و سر زو  
تاج بیغفر لک بر فرق احمدی زو  
انفاس ریت فا عنقر مرسل و نبی زو  
جایگه برق عصیا بر آدم صغفی زو

مارا چگونہ زید و عوئے بے گناهی

در دیده جایگه کن نامردک صفاتی  
فتح جہاں چه از دوتا تو فلک صفاتی  
از هر چه مدح خوانم افزون تر ک صفاتی  
جو از فلک نیاید تا تو ملک صفاتی

ظلم از جہاں فرو شد تا تو جہاں پناهی

یا معطی العطا یا یا منتهی المنا یا  
یا شافع المخطا یا یا عامر البدایا  
یا زاسق البواطل یا ذافع البلیا  
یا بلجا البرایا یا ذاهب العلیا یا

عظفاً علی منقل حلت به الدواهی

یک نیستم بگیسو مشکین نموده آرام  
صدم رخ دل به دانه خالیش فتاده درام

درد کز بند گانش چوں از عطا و انعام  
حافظ چو دوست از تو گاہ گاہ میبرد نام  
رخش ز بخت مینما باز آید ز خواہی

## تضمین غزل سوم حافظ علیہ الرحمۃ لحرره

اس نسیم سحری مژدہ گلزار بیار  
زرگس و سرو و سمن اپنے دیدار بیار  
خارخارست دل از غم گل بخار بیار  
اے صبا نگہتے از خاک دربار بیار  
بہر اندوہ دل و مژدہ دلدار بیار

شمنہ بوی خوش از طرہ دلدار بگو  
عجزہ عشوہ از آل زرگس بہار بگو  
مصرع سحر نشاں و ابر و طر بگو  
نقطہ روح فضاے از دمن بار بگو  
نامہ خوشخبر از عالم اسرار بیار

مقدمت خیر بیایا طائر فرخند پیام  
پائے بر چشم سمن والہ گذارد بخرام  
تا بیسر شود از فیض قدم تو مرام  
تا معطر کنم از لطف نسیم تو مشام  
شمنہ از نفعات نفس یار بیار

دل بسے سود بسود آہاں و ندید  
سالہا آیت کہ غم صوت بہبودند  
بخت بر شمنہ من طالع مسعود ندید  
روز گاہے است کہ دل چہرہ مقصود ندید

ساقیاں قدح آئینہ کردار بیار  
نصیب در دل غمزدہ ام آتش بھارت  
لو کہ گرد و زمیاں شہرت دیدار  
سرہ چشم کنم خاک سر کوئے حبیب  
گرے از راہ گذر دوست بکوری آر

بہر آسائش این دیدہ خونبار بیار

اے خوشا مجالس تو صحبت سروا سخن  
چشم بد دور کہ یاد ت بدوامت کن  
گر چه مارا شده بردوش خزان اردن  
شکر آزا کہ تو در عشرتی ای مرغ چین

با سیران قفس مژده گلزار بیبا  
یا کہ گویم کہ دل و جا بہ سپرم بیدوست  
تیر ہجران بلا کیش کہ خورم بیدوست  
سیر خون است ادا شکر خورم بیدوست  
کام جاں تلخ شدا ز صبر کہ کرم بیدوست

عشوہ زان لب شیریں و شکر بار بیار  
صورت علم ربارا با عمل نمکین کن  
کور چشمی ضمیت بہدی رہ بر کن  
کام جاں ز شکر یاد خدا شیرین کن  
دلح حافظ کچہ ارزو کر اشکین کن  
وانگہش مست خراب سر بازار بیار

## ایضاً نضمین غزل حافظ حمزہ علیہ

بر بود بے ثبات و اعتبار چسپیت  
در فصل گل کہ بہتر ازین و زگار چسپیت  
در سیل گاہ عمر زان اقرار چسپیت  
خوشترز عیش و صحبت باغ و بہار چسپیت

ساتی کجا است گو سبب انتظار چسپیت

یاراں ز نوش جام و روح پرورم  
در مخزن علوم تو ای شیخ محترم  
این اعطان چگونہ بگویند کافر م  
معنی آتہ ندگی و در ضمنہ ارم

جز حرف جو بہار و مے خوشگوار چسپیت

دور فلک کہ نیست ہمہ سچ اعتبار  
ایدن بعیش و نوش بفرود اچ اعتبار  
کہ زلف شب تا بید کہ چہرہ نہار  
بر وقت خوش کہ دست بد مغفتم شہار

کس را وقوف نیست که انجام کار چسبیت

در تند موج دهر که سیل است بکینار  
نازاں مستو بر بلیست که این بود مستعار

موسوم نقطه ایست نه پنهان آشکار  
پیوند عمر بسته ببولیت هموشیا

غمخوار خویش باش غم روزگار چسبیت

بر عاشقان حبت و زخ طلب است  
سر بر رضا و دست رویا پر زوفا است

هر کس امیدوار در فیض کبریا است  
زاهد شراب کوثر و حافظ پیاله خواست

تا در میان خواسته کردگار چسبیت

## ایضاً تفسیرین غزل حافظ علیہ الرحمۃ

خوشا چه مژده ز مرغان سجگاہ رسید  
که بر سپهر ظفر مہر دیں پناہ رسید

اقول طالع حساد و سیاہ رسید  
بیا کہ رایت منصور بادشاہ رسید

نوید فتح و بشارت بہر و ماہ رسید  
جمالِ بخت ز روی ظفر نقاب انداخت

عروس تیغ چو از در میاں حجاب انداخت  
با انقیاد سر خویش تیغ و شاپ انداخت

کمال عدل بفریاد و ادخواہ رسید

ز تیغ عدل بر اعدای رویہ آمد

زماں بداد خود اکنول سد کہ شاہ آمد

جہاں بکام دل اکنول سد کہ شاہ رسید

کساں کہ از تم و جو نیستند امین  
رجا کہ در کف عدل او بوند امین

چنانکہ زیرِ فلک مہر و ماہ و ندائین  
ز قاطعانِ طریق این زباں شو ندائین  
تو اقلِ دل و دانش کہ مردِ راه رسید

فروعِ تیر اقبال و طالع منصور  
نہ کسبی است کہ بر سعی کس بومقدور  
بفیضِ لطف عنایاتِ قادرِ غیور  
عزیزِ مصر بزمِ عم برادرانِ غیور

ز قعرِ چاه بر آمد با وجِ ماہ رسید  
چو نار سجد بد لہا نہفتہ تیر فراق  
سنان و خنجر عشق است در پیر فراق  
بر آہ آتشِ بحر الہم صغیر فراق  
ز شوقِ روتے تو جانان میں سیر فراق  
چنان رسید کہ آتش بہر گاہ رسید

مشو بیاد وصالش بروز گارِ ملول  
عطا شود ز عطیاتِ مطلق الما مول  
دلا گرت ہوس است آنکہ پیشوی مقبول  
عرو بجواب کہ حافظ بیمار گاہ قبول

زور و نیم شب و دریں صبح گاہ رسید

## قصیدہ پشاک را جہ پیمانہ اذضا کہ بعد اکسرا سی صنلع بنو مقرر شد

صبح نوروز است گل بانگ بہار تاں رسید	خوش نصیب بہاراں با گل خندان رسید
خوشنوا باید شدک اے بلبل رنگیں ادا	شاید گل با بہاراں ناز و درستان رسید
ہیں کہ از فیض بہاراں در سویدایِ حمن	زرگس و سر و دمن با سنبل و ریجاں رسید
شاخ گل از صبغتہ اللہ چہ نگ آمیز شد	نوبہا لان حمن نلا خواں پراواں رسید
بر مرادِ خویش میبالد ز لچائے زماں	وائے محمد عدالت یوسف کنعاں رسید
بر دعا ربِ ہبلی را کہ مستدعاش بود	از جناب حق اجابت لبشر و گویاں رسید

زہرہ با اطرو بہ ناز و طرب رقصاں رسید  
 کز نسیم نو بہاراں رونق بستاں رسید  
 غلغل بانگ مبارکباد بر کیواں رسید  
 از نوید مسجد م کز مرغ خوش الحال رسید  
 بس جزا تمہا کہ از دوراں تر ابر جاں رسید  
 تیج و تابت ہمچو زلف عنبریں مویاں رسید  
 کز عطاءے ایزدی این در و دریاں رسید  
 تابع فرماں پیغمبر علی احساں رسید  
 دشمنانش را ہمیدوں موسم قرباں رسید  
 مطرب جو رسم را نوبت زنداں رسید  
 این دعائے مستجاب بام ہفت ایواں رسید

ای عطا دست مبارک زن کہ در طشت قبول  
 اینکا نذر صلہ مروارید با غلطاں رسید

چرخ گرداں محمد تسلیم مبارکباد شد  
 ضلع بنوں از قدوش آچنناں آباد شد  
 کوس سسٹنی اوچوں در جہاں بنواختند  
 بخت خواب لودہ من یک بیک بیدار شد  
 کالے بغل پروردہ رنج و بلائے بے کثیر  
 خانہ بردوش و سیہ بخت و پریشاں ز گام  
 کوس شادی بر زن نازان بخت خوشین  
 بو بکر صدق و عمر عدل و چو عثمان با حیا  
 دوستانش را بہار عید نوروز آمدہ  
 نغمہ عود جہاں ادمی ہلکا افغان گھفت  
 باد یارب ایما خورشید عدلش بسزواں

قصیدہ لحرہ کہ بتاریخ ۴ جون ۱۹۱۱ء کہ مجلسہ داعی  
 جناب شیخ نصیر الدین صاحب ڈسٹرکٹ نجح بمقام پوخواندہ شد

کہ ہر کہ بہت بعالم ازواست دست لبر  
 بختہ بازی او پر زمانہ نقشش دگر

در لیغ و داوز سیداد چرخ نیلوفر  
 مشجد است بصدنگ فتنہ میارو

چو خانقاہ بیماں تہی است از عشرت  
 کسے چگونہ شمار و نسوں و نیرنگش  
 ز بے ثباتی و بے رنگی و تلون او  
 کہ لحظہ لحظہ کشاید معنی دوراں  
 ز مطربیکہ دریں بزمگاہ نغمہ سراست  
 بشاخ گلشن مستی کہ بہت رستاں  
 و ریغ خانہ و بستگی و عشرت ما  
 دریں امید بر شد و ریغ فصل بہا  
 خزاں رسید خوردیم بر ز شاخ امید  
 خرو ز حال پر از اختلال من پسید  
 چرا بہ بزم جہان است شمع حیرانی  
 بگفتمش کہ چہ گویم چہ رفت بر سرا  
 کہ شیخ خان بہادر نصیر دین متین  
 ازیں سبب ل پر ز جواں پریشانست  
 چونالہ اندر بگرم بادغ ہجوری  
 نژادہ مادر گیتی چو او جواں بختے  
 بساں شاہی او پردہ دار کسوت فقر  
 کیسکہ گفت غلط گفت اغیارش بہت  
 ز راست خاک کہ از فیض ہر شد رنگیں

مجوز جام نگویش مئے سرور آور  
 کہ در وقایع دوران جنین ہے است سمر  
 چہ سفتہ اند گہر مردم سخن پرور  
 ز بینوائی خود ساز پردہ دیگر  
 نفیر درد وجدائی رسد بگوش آخر  
 گلکہ خندہ زو آخر رسد بدایغ بگر  
 رسید مہل جدائی و شد خراب آخر  
 کہ شاخ بخت رسا بر مراد گیرد بر  
 گلے ز باغ پندیم و شد بہار آخر  
 کہ اے رہین غم و غمطراب ریغ و کدر  
 چرا بسوز چو پروانہ امغر و اکبر  
 بیامش تا نہ تو گویم ز حالت مضطر  
 رود بہ نشین و گرد وجد از ما بگر  
 خلد بہ سینہ ز خار جدا نمیش نشتر  
 چو ز گس اند لہر مائے جملہ منجیر  
 خدا شناس و صفا کیش مرد و انشور  
 شکوہ حکم روانش طلسم گنج نہر  
 کہ جاہ و شوکت اقبال و عزت است بزر  
 کیسکہ تاج سرش کرد باد خاک بسر



نظر بہ بندہ زر کردن است کار سفینہ  
 امیر ملک و شہنشاہ کشور اقبال  
 بحسن خلق تو او بر کشاد کشور دل  
 چو حسن خلق و سعادت لفظ ترش کردن  
 ملازمت نہ پئے عجز و جاہ منصب کرد  
 نہ بہر دفع مکارہ نہ جلب منفعت  
 وجود دولت و اقبال و حمت جلال  
 ز حبس با و شمال وز خطا بر بہار  
 قیاس عہد حقی با درج عزت او  
 برائے آنکہ بود شیوہ جوان بختاں  
 بر روزگار جوانی و عہد بر نائی  
 بہشت علیش و حکم تعاد و نور خاست  
 بہر سیاہ و سفید و بہر تشیب و فراز  
 بہر شکستہ و لے داد و مویائی جو  
 بعدل و داد و حینیت جہان داسی سال  
 و میدار شب تاریک چوں سپیدہ صبح  
 بسنگ شیب چو خم شباب شکستند

بدیدہ صبح نکو بندگو بود از زر  
 سعادت است کہ مال و رزق بود چاکر  
 نہ با تفنگ نہ شمشیر و فوج نے شکر  
 شدش ز جان دل آفاق جملہ فرمانبر  
 نہ بہر شوکت و حمت نہ بہر سیم نہ زر  
 کہ بود این ہمہ در ارت او ز جد پدر  
 بخد متشش چو پرستار و بندہ چاکر  
 چہ غم خورد کہ زوری است رتہ نیلو فر  
 حدیث خانہ دہقان بقبر اسکنند  
 کہ نفع خلق بگویند و دفع رنج و ضرر  
 کہ مردمان سپاک سنگ را کند مضطر  
 پیے رفاہ خلائق بہ نسبت چست مکر  
 فتانند نور عدالت چو خسرو خاور  
 نہا و مرہم احساں بزخم خستہ جگر  
 دلش بیار و دود سنسش بکار در ہر  
 نہ شمع ماندونہ پروانہ ونہ سمین بر  
 و گر نامذہراجی و بادہ و ساغر

ز آیتہ تعاد و توا علی البر و التقوی - یعنی نکوی اور تقوی کرد

رسد چو صوت ہدی و در او بانگِ جرس  
 بسر خرویی و نام آوری خراماں شد  
 چو با قرعِ دل اندر فضائے عرفاں شد  
 کیسکہ بادہ عرفاں ز جامِ حق نوشید  
 اقامتِ لبِ عبادتِ سہیم کوکبِ قطب  
 چو لپشتِ خم کند اندر رکوعِ چوں چوگان  
 پیشِ نورِ ضمیرش حقیرِ شمسِ منیر  
 بگوہ شوقِ دلش شاہیاز عالمِ قدس  
 زمانہ تاکہ کند نظم و نسقِ نطعِ زمین

پے حجا و گراں جانی است مستنکر  
 ز کار و بارِ جہاں سوئے طاعتِ داو  
 بدار و گیر چہ گیر و قرار و کار و دگر  
 دگر بد پر خراباں کے زند ساغر  
 سجد و ادا طاعت بقدر سیماں مہر  
 نمایدش ہمہ گیتی چو گوئی مستحضر  
 سہا حقیر چو در جنبِ نیر اکبر  
 بہ بحرِ ذوقِ تنفسِ کشتی گراں سنگر  
 بدست تاکہ بود بدورِ چرخ نیلو فر

دگر م و سرد جہاں باد و ایسا محفوظ  
 بحق سید ابرار آلہ الا طہر

قصیدہ لحرہ کہ بتقریب جلسہ شادی ختنہ جدیدہ خاں  
 فرزند ارجمند مرزا امین اللہ خاں صاحب ہلدرا فرسماں کہ مقام  
 خوشاد رسیدن تحصیل العقادیا خواندہ شد مشتملہ تاریخ ختنہ

فرخ آل عہدیکہ وصل پاید باشد و لنواز  
 ایچو شا چشمیکہ گرد و بر رخ دلدار باز

خیم آل روزیکہ بعد از انتظار آید فرزند  
 شوق در کل فوق در جا چوں لسبر سوا بود

خوش فضا و خوش هوا و خوش بہا است خوش آب  
از دُور سر خوشی بر صفحہ گدینی تم ساند  
در زمین سہ طرف گلبانگ شادی میرسد  
در میان محفل انجم بفسر طخوری  
رونق عہد شباب آمد جہان شوق را  
در ہجوم سرخوشاں در کارگاہ بچودی  
کایچہ سامانہا و عشرت نیچہ سار بخت است  
ایچہ بزم است کد ام است آنکہ با فرہی  
توندانی افسر پر گفتنش اے بوالفضل  
میرزائے مایین اللہ حال <sup>ما جیب</sup> کہ مست  
در میان دور عدلش نیست کس راز ہرہ  
کبک و قمری و بز و آہو ز دل برداشتنہ  
آنکہ از بس در عبادت محو ذات کبریا است  
داد حق فرزند دلبندش حبیب اللہ حال  
خفتہ اش با ساز و ساواں <sup>کے</sup> شادی کردہ است  
چوں جواب با صواب من بسمع اور سید  
صد مبارک باد اور اشادی نور نظر  
دست بردارید پاراں بردہ آئیں کنید  
یا الہی عازہ تا مال لب حور شفق

ای خوشا بز میکیہ دارو این جنس سامان و ساز  
محنت رنج و عجم و حزن ملال و حرص آن  
بر فلک زہر طرف صیت مبارک باز باز  
زہرہ با طر و بعیش و طرب قصد نیاز  
مات کاسا من ریحق ہر کجے گوید بساز  
عقل حیراں گشتہ از ہر یک ہمی رسید از  
و بیچہ جمع دوستانست از رہ دور و دراز  
در صفت سیارگان چوں ماہ کامل سرفراز  
آنکہ اذآ باست ملک سروری را یکہ تاز  
افسر اعلائی شاہ پور بندہ حق با نیاز  
آنکہ بنما پدپے آزار دست خود دراز  
سہم شیر و یوز و گرگ و گربہ و شاہین باز  
ساکنان قدس آموزند زو طرز نماز  
میوہ بارغ جوانی ثمرہ بستان ناز  
کومیان شرک اسلام است حد امتیاز  
شاد گردید و بگفتا اے کریم کار ساز  
ہمقرینش باد شادی مائے دیگر باز با  
انذتہ دل با کمال عجز الحاح و نیاز  
تا عروس دہرا باشد ز شب گیسو دراز

تا دل عشاق چون شمع است سو گداز  
فوج بجزاں تا کند در عرصہ دل ترک تاز  
با سپر بادا بہ بخت و کامرانی سرفراز  
بخت یاد چون سکندر عمر چون خنجرش دراز

جلوہ فرمایند تا خوباں بہ بزم دلبری  
تا بود حسن بتا ز ملک جاں زیر نگین  
حشمت اقبال و شوکت یاد مفتوں بر این  
وین بہیں تو یادہ اش را یاد باد عیش و نوشی

چوں خرد نمود بخت و جویز سال ختنہ اش  
گفت ہاتف کاژوینی کل گرفت از شمع ناز

بتاریخ نهم جون دیگر قطعہ تاریخ ختنہ لہرہ

ایمن اللہ خاں صاحب بہادر  
مبارکباد او پیر و جوان گفت

سپہراختنہ بنشانند شاداں  
صلائے خورمی بر شد بدوراں

عطا بشنید سال ختنہ او  
مبارک باد ختنہ از لب جاں

قصیدہ در سکا افسر سپید و گزوثہ

اے فلک عجز و نیاز و نارسائے ما بہیں  
جور و الزام و غرور و پوفاے ما بہیں

تا بکے خندی و خورسندی با فغاں مانے من  
نار سائے مانگر بے اعتنائی مانے بہیں

تا بکے داری سر استیزہ و پر خاش ما

تا بکے جنگے طریق ناروائیہا ہیں

چندے ناظم زبجت نارسانی خویشتن

چندے سازم بے برگ و بلوائیہا ہیں

سرمد حیرت کشم این دیدہ بچو اب را

زخمہ حرماں زخم ساز و نوائیہا ہیں

خورد سالانہ نگرزمن جدا اور بے کسی

قصہ فرقت شود داغ جدائی ما ہیں

کشتہ بے رحمی و ظلم و تعصب را نگر

خستہ جو روحقا و نارسانی ما ئے ہیں

شد بدل با عیب با حسن لیاقت ما ئے من

محنت و کارم نگر و روے صفائی ما ہیں

وائے این موج تعصب سبیل عالم گیر شد

آریہ ہند و بیکدیگر فدائی ما ہیں

ہند و آل را مورد الطاف و احسانا نگر

با مسلمانان غرور و بے حیائی ما ہیں

ضامہ تقدیر ما در دست خود دانند حیف

بر غرور شاں نگر بر خود سنانی ما ہیں

وائے ما در خدمت شاں بندہ و بیچارہ ایم

وال کبہ بخت و جاہ عزیز و کبریا کے ما ہیں

بخش و دین و خان و حق را کس نمیداند  
 کرشن و گوبند و گوپال و لال و بھائی ما بیس  
 ہر کجا بینی بہ بینی سنگھ و داتن است و پال  
 چند و تل و تند و رام و ہم سہائے ما بیس  
 رخصتے خواہم کہ واویلا کتم از جور چرخ  
 دست روٹائے جفا بر بنوائے ما بیس  
 مشکلی واریم و سنگیں عقدائے بوالعجب  
 عقل را در حل آں بس نارسانی ما بیس  
 بد سگالانرا کہ باید رسن باشند در گلو  
 و اے شاں بابوٹ و برجس کوٹ و ثانی ما بیس  
 برہ پابستہ در دست قصاباں نگر  
 برہ مسلم نگر ہند و قضائی ما بیس  
 شکر لیلند پائے بختم از رسن بیرون شدہ  
 حکمت حق را نگر کار حسدانی ما بیس  
 چوں نماندہ چارہ و نو میدیم از حد گذشت  
 فضل ایزد را نگر عقدہ کشائی ما بیس  
 یک بیگ ز آتش شدم در سایہ لطف خدا  
 عدل و انصافش نگر فرمانرواے ما بیس  
 گرچہ صید لاغرم ہیں فریبی ہمہ قسم

بستہ ام خود را بفرزاکش رمانی ما بیں  
 گرچه خوردم لیک دارم نسبتے باوی بزرگ  
 از حضور شاه سنگھ مرہ نمائی ما بیں  
 ذرہ بے تاہم و تاہم مہر حلق او بڑ  
 قطرہ ام بے آب از مومیائی ما بیں  
 چشم حسودش سفید از حسرت اقبال او  
 بخت بد خواہش سیاہ از نارسائی ما بیں

## حسرت پدر سپرو نالواں بر فرزند عاق نوجوان و خدایع (اعوان زن و از زبان)

<p>             وائی نو میدز فرزند و عزیزاں بودن              وائے بر لطف عدو و غمہ و نازاں بون              و زروں دیو و دو و غولن بیابان بون              بر خلاف پدر و مادر و اخواں بودن              حب اعدائے پدر و بعضی ماخوان بون              نزالہ بارد چو بود میوہ بد اماں بودن              بر خشنوعہ و خسروالہ و قربان بودن              برق در خرمن و آتش بہ نیستان بودن           </p>	<p>             وائے امید و قاداری دونوں بودن              وائی بر پرورش ما رسیمہ ہے بکنا              وائی بر صورت ظاہر کہ بود جور فریب              وائے بر قول بد اندیش و در انداز و عیند              وائے حب شمر و بعضی با ولاد حسین              وائے آنکس کہ بود باغ امیدش یر باد              وائے زن بندہ چورہ و خسراچہ غلام              پس بدخواہ پدر ہم زن پر مکر و فریب           </p>
--	---

وامی آنکس کہ پدروشت برادر ہمیشہ  
 قصہ سہت دریں باب کہ یک عقد پنج  
 کہ ہمہ مغوی و مفسد ہمہ افسوں فریب  
 کسب شان خست فروشی و زمالش جور و  
 منقطع ساختن اور از پد مادر و خویش  
 بخسرخانہ چو آل سادہ شد القصد نخست  
 کہ مرصن است بہر پد و مادر خویش  
 بافسوں ما و فریبش ہمہ رامش کردند  
 رفت بالقدیمو احس بہدایانی شنبہ  
 شیخ ابلین بنص دیدوز قارورہ خست

بخسر پورہ وزن خرم و خندان بودن  
 سادہ را بیکی دخت لیماں بودن  
 فتنہ پرداز در اندازہ عزیزاں بسودن  
 پیش و اما دم از حلقہ بگوشان بودن  
 با خود آویزش او کردن و یک جان بودن  
 ہمہ دیدند در و نقص فراواں بودن  
 خون فاسدہ دلش لغت ایشان بودن  
 گشت آمادہ ازین مرض بدراں بودن  
 در شفا خانہ و انوس سہلسواں بودن  
 کہ مداوای مرض سہت با سال بودن

بعد تشخیص مرض کرد مداوا تجویز

نیز پرہیز و غذا جملہ بسا مال بودن

### ادویہ تجویز شدہ

حب خسراچہ لعرق رخ فتال بودن  
 زور و افسون و فسائہا و شائخوان بودن

شربت قند سمنہاے خسر پورہ بود  
 ادویہ خدمت نرمی و لجاجت تزویز

کو فتنہ پختہ و شہد مجتہت گیرند  
 دروے آمیختہ معجون مفر حال بودن



## تذکرہ پریہیز

از پدرو مادر و ہمشیر و برادر پرہیز | زہر قاتل شمر و ہمزہ ایشان بودن  
از پدرو مادر و اولاد پدر نفرت و رنج | ہمچو از مادر سیاہ نفرت از ایشان بودن

بے تعلق ہمنہ از سود و زیانہا بودن  
بہیغرضن جملہ زنیگ بد ایشان بودن

## تذکرہ خورد و نوش

اغذیہ نان سخن چینی و تزویر و نفاق | شوریہ با قطع موالات از خویشان بودن  
باعد و پدرا میختہ چول شکر و شیر | با پدر چوں سپر نوح بعداں بودن  
ہم چو شاخ از سر خر دور کند با پدر | بر زبان و دل جاں ذکر ز خسران بودن  
با پدر زادہ شستن چو اسپر زنداں | با خسر زادہ خوش و خرم و خندان بودن

با پدر زادہ چو گل سخن بہہ سوز و گداز  
با خسر زادہ چو گل شن گل و ریساں بودن

## اثر ادویہ اغذیہ کہ سخا بلین سخن زین نمود بود

اثر ادویہ دوا و چہ غذا و پرہیز | نہ مرض ماند و نہ دین نہ با ایمان بودن  
اثر ایں ادویہ آن شد کہ بہ اولاد خسر | از دل و جاں و با ایمان بقرباں بودن  
گفتہ مادر و پدر است ہمہ گوز شتر | قول زن صباوق چوں آیت قرآن بودن

## پند و چیردیند و پند و پند

واعظش گفت کہ فرمود خداوند رسول  
 یاد با آنکہ بے سرمود نبی انت لہ  
 یاد با آنکہ بہنگام حرور و سرا  
 از پیے دارو و درمان تو شہبہاے دراز  
 استغانت ز طلسمات و ز تعویذ و عقود  
 چا پلوسی طبیبان و دوا ما کردن  
 ہچو طوطی بہ ترخم ز شکر خندہ تو  
 تربیت شادی و تعلیم کہ شاداں کردند  
 از دم شیر خوری بنگر و تا بد و تمیز  
 با میدیکہ بذات تو نظر ما بودند  
 تا تو اں پیر و ضعیف آہ چو گر و پد پد  
 ترک از رشتہ نخوں کردہ بہ پیشاپہ خلوص  
 باکہ پیوستی و ہم از کہ بریدی بنگر  
 عاشق زن شدہ چون لبت بتناں سوئی نیست

پدرو ما در خود را چو غلامان بودن  
 خادم و منکسر و تابع فرماں بودن  
 در خور و نوش و لباس تو نگہبان بودن  
 بنجور و خواب بیا لیں تو حیراں بودن  
 از پیے دفعہ مرض مائے تو جو بیان بودن  
 تندرستی و شفا بہر تو خواہاں بودن  
 ہچو بلبل بہ گل روئے تو خندان بودن  
 بیس چہاں است بجز خراج فراوان بودن  
 بچہ سال پرورش بچہ انسان بودن  
 وقت پیری و ہرم خادم ایشان بودن  
 بیوفا گشتن و برگشتہ از ایشان بودن  
 باخسر پورہ خوش و سنج با خواں بودن  
 باکہ آمیختی و از کہ گریزاں بودن  
 خانہ بردوش و سیر بخت پریشان بودن

سے فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انت و مالک لا بیك  
 یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کا مال ہے۔

## جواب سادہ بیدین یا پند گوئی پیدا

گفت اے واعظ! ہم غمز و خرد و دشمنی  
 یک رباعی قدیم است دین باشتو  
 عاشقی چسپت بجال بندہ جانان و  
 تاصیبہ بردرتجانہ و مسجد سودن  
 سرگرد اول شدہ از دست بدست و گری  
 از پی پرورش خود نمودم درخواست  
 خدمت ضعیف است چو شد پرو  
 خشک نخلی کہ کہن شد پندش آبی  
 قدر زن باید و حرمت کہ ہمہ پیش نشاد  
 از چہ رو جہت خدمت بامید فردا  
 کہ خسرخانہ چو فردوس نقاد بدعوس

تو نہ واقف دلدادہ جانان بودن  
 کہ چسپال است رہ در کم نجویاں بودن  
 دل بدست و گری ادن حیراں بودن  
 گاہ کافر شدن و گاہ مسلمان بودن  
 او چہ داند چہ وفا چسپت بایمان بودن  
 پس چہ مشکور و چہ منت کش احسان بودن  
 ہیزم خشک بود قابل سوزان بودن  
 قابل قطع بود نے بہ گلستاں بودن  
 با وجودش بود و بایہ سرعائاں بودن  
 نے مرا حاجت فردوس و برضوان بودن  
 حور خسرا چہ پورہ چو علماں بودن

حق خسرا چہ نشد ذکر بقرا آن لیکن  
 قرین عین است و تابع احساں بودن

حسرت پدنا تو اوں بر فرزند تو جوان سادہ کہ با غولے  
زن و حسرت پورگان از و مخرف و نافرماں گردید و

بود در فطرت او ثانی کنعان بود  
نیست امید بکنعان مہ کنعان بود  
تو نہ اعرضہ تیغ غم حسرتاں بود  
کس ندانست ملک موت غولان بود  
بے محابانہ بہ اعدائی تو خندان بود  
جائے یادش بگر خنجر و پیکان بود

اے دل از شکوہ بد بخت چہ سو استنخ  
ہم چو یعقوب منال از غم فرزندای لوح  
تو نہ کشتہ و مجروح زن لخت جگر  
ہر کہ زد گام دریں باد یہ نالان سنگ  
بے محابا است بہ خواہ تو چون شکر شیر  
بادش از دل تو برد ساز کہ صد گونہ بہ است

خرقہ طول اہل ہائے علائق برکش

بخیمہ عمر رسید است بد اماں بود

## پند سواد

حضرت لغمان حکیم مہ مستزاد

ہم درود حضرت خیر الوراے  
عرض میدار و عطاے مستہام  
نظم کردن پند ہائے سواد

بعد حمد خالق ارض و سما  
نعت آل پاک و اصحابش کرام  
از پیے اولاد خود کردم پسند

اے پسر ایں پند ما را یاد گیر  
 حق شناسا باش و کن از وحدر  
 سگ که مالک را شناسد بهتر است  
 مذہب و مسلک بگیر اے ہندی  
 والدین خویش را اعزاز کن  
 ہر کہ از فرمان شان چید پیر  
 اوستار بہترین و اول از پدر  
 با ہمہ ذور رحم و اخوال پار باش  
 نسبتا ترا ہمو جاں محسوب کن  
 دیگرال اخوان و انصار تواند  
 حق ہر یک را بقدر او شناس  
 رتبہ مردم شناس و قدر دال  
 قدر نشان اندازہ کن ای ہوشمند  
 ہاں بناستی در پیئے آزار کس  
 اندرون کس خراشیدن بدست  
 بد زباں را با مروت کن جموش  
 با عدوئے خود مشو ہم حسانہ  
 تا توانی دور شو از دشمنان  
 با مروت دستا ترا شناد کن

ناگزیر اندایں پے بر ناو پیر  
 کو علیم است و خیر و مفتدر  
 نا شناساے حق از سگ بدتر است  
 گر نیابی راہ منزل چوں رسی  
 از ہمہ مخلوق و جان خویشتن  
 سخنہ شیطان شد و خاکش لبیر  
 با خسر ہم با ادب باش ای پسر  
 وز مخالفت ماے شان سزا باش  
 حسبیا ترا با بدن محسوب کن  
 چوں لباس مایدہ یار تواند  
 قصر دین را کن ازین محکم اسک  
 ہر کسے را بر محلے او نشان  
 نیست موزوں سگ بجاکو سفند  
 کایں رہ و رسم نکویاں است بس  
 منا توانی آرد لہارا بدست  
 روئے آتش را بجاکستر پوشش  
 ناز کم کن با سگ و پوانہ  
 زانکہ آتش دور بہ از جسم جان  
 کشور امید را آباد کن

با سواخواہان ہواخواہی خوش است  
 مال و عزم سفر و مذہب کن نہا  
 پردہ پوشی کن مکن پردہ دری  
 کم نشین در صحبت متکبران  
 بازن و کودک ناگوار زدرون  
 مشورت بادوست دانا نما  
 ز پردستان را بشفققت شاہ دار  
 با حکیم و حاکم و اہل عمل  
 افسر خود را ز دل منقاد شو  
 چون شد افسر خوش ز کار و بار تو  
 بر زمین چوں آسماں گرد در حیم  
 قدر خود بشناس و جا خود گزین  
 بد مکن با کس کہ بد بینی ازو  
 ہست مہماں لغمت بت جلیل  
 مہماں آمد بلا از دور رفت  
 در سفر بے ساز و ساماں مرو  
 بیدرم بے کار داونگشتری  
 خالی از در ہم بیازاری مرو  
 پیش سفلہ حاجتے برن خطا  
 ست

باغ را باد سحر گاہی خوش است  
 از ہمہ کس تا نیفتنی در زیباں تو  
 صفت ستار العیوب است اخئی  
 معزز را از دو دو میباشند زیباں  
 ہم ہماں دار از سفینہ و مرد در دول  
 آنکہ باشد خیر خواہ و با وفا  
 با بزرگاں با ادب اے ہوشیار  
 از دل و جاں شو بخدمت مشتعل  
 شد چو او شاد از ہمہ آزاد شو  
 گشت جاہ و بخت دولت یا تو  
 خاک گرد در شک جنات النعم  
 تا نیفتنی ز آسمانہا بر زمین  
 از مکافات عمل غافل مشو  
 خدمت مہماں پیاموز از خلیل  
 آفتاب آمد شب دیکور رفت  
 چوں نداری پائی در میدان کلاوی  
 در سفر ہرگز نباشد بہتری تو  
 ز آنکہ از خم تہی آ بے مجوسے  
 کہ وضو را آب منسل نارواست

منکسر شویم چو خاک از بس کسی  
 در بہاراں کے بود سر سبز سنگ  
 ظالم و جاہل مباحث و سنگدل  
 از ترش و خلق میدارد نفور  
 باش خنداں رو چوں گل بہار  
 راستی در کار ما نیکوتر است  
 سر نہ پیچد شو مند از راستی  
 از دروغ و غیبت و حقد و یا  
 بر کراں باش و نفس را چارہ کن  
 بر دہن مہر خموشی زن بچواں  
 دل دیر گفتن بمیرد در بدن  
 اوستادی بخیر در کار صفا  
 کار ناکر دہ ہداں چوں کردہ  
 کار امروزہ بسر و منفگنی  
 وقت ہر کار است کار ہر زمان  
 خرچ جزو خلعت بدشواری بو  
 بعد خرچت گر پس اندازت بود  
 علم و حکمت را دہر جا اخذ کن  
 دیگر اں را ہر چہ میگوئی زیند

ہیں چہ فرمود است حضرت لوی  
 خاک شو تا گل بر وید رنگ رنگ  
 عجب استکبار و غفلت اہل  
 کہ نزدیک خار چیز اندر تنور  
 زانکہ کس را نیست <sup>جست</sup> خار دید خا  
 تر کج کے برہن آید در <sup>ست</sup>  
 نخل خرما شد بلند از راستی  
 از حسد و ز بخل و از بعضی غنا  
 بر خلافت نفسک امارہ کن  
 آنچه گفتہ شیخ دین دسحق آں  
 گر چہ گفتارش بود در عدل  
 آدر در بیخ و غم و شواری  
 چوں نژادہ کے بود پروردہ  
 گر شوی مجبور فردا چوں کنی  
 جز زمان و وقت خود باشد یا  
 جز بہاراں جوے کے چاری بو  
 وقت حاجت مایہ نازت بود  
 حق خود پندار و مال خوشین  
 خود در اول باش بر دی کار بند

چشم نیکوئی مدار از یارِ بد  
 وقتِ سختی یارِ رکن امتحان  
 تا نباشد اعتبارت بر کس  
 با غرض هر کس بود یار و رفیق  
 اے بسا وقتے بہ جان قربان تو  
 اے بسا آلائے خوش از ظاہر تو  
 سائل و محتاج را خالی نگرد  
 باش دایم با وفا و با حیا  
 کار مابے مشورت کردن خطا  
 از بدی بد بینی از نیکی نکو  
 تانہ پر سنت نگوئی زینہار  
 میہمان کس مشو تا خواندہ  
 فخر خود بر عزت آبا و اجداد  
 مشورت با مصلح دانا کنی  
 در جوانی کار مائے دو جہاں  
 با جوانی زندگی فرخندگی است  
 تا توانی ہاں مشو میہمان کس  
 چوں شوی در خانہ کس میہماں  
 با جماعت یار باش و ہم نوا

اے بسا آلائے خوش از ظاہر تو

یارِ بد بد تر بود از یارِ بد  
 بر محاکم گرد و زری خالص عیال  
 مال تو محفوظ باشد از زیباں  
 بی غرض کس را نمے یابی شفیق  
 وقت دیگر دشمنان جان تو  
 وز درویش چشم بر کالائے تو  
 الحذر از آتش آل آہ سرد  
 گوہر جاں را از دکن پُر صنیا  
 مشورت ادا دقتیض کبر یا ست  
 گندم از گندم بر دید جو ز جو  
 تا نخواندت مرد در هیچ کار  
 بر در کس چوں سگ در ماندہ  
 کہ نیابی کیلہ از نخل کہن  
 ورنہ خود را در جہاں سوا کنی  
 راست کردن میتوانی بعد از  
 بی جوانی زندگی شرمندگی است  
 بر سر خوان کساں ہمچوں مگس  
 پس نگہداری دو چشم و یک زبان  
 کجروی از دوستان نبود روا



کار باندازه کن با هر کسے  
 کم خورد کم گوئی و کم سخن بگیر  
 مگر کنی در شب کلام آهسته کن  
 کار ما بادانش و تدبیر کن  
 دل منہ بر خوبی و خیر کساں  
 گسلاں از اقربا پیوند را  
 ماں ممکن نو مید جاہمتند را  
 ماں ممکن گستاخ بر خود عام را  
 کن فراموش آن گذشته جنگ و کین  
 مال خود منہماے با یار و عدو  
 عیب کس بر رو او سرگز گو  
 آپ بینی و دہن خفیہ فگن  
 پیش کس کس انجیل کردن خلاست  
 وصف خود یا اہل خود کردن کس  
 گفتگو با خندہ کردن خوب نیست  
 حرمت ہر کس نگہداری فلاں  
 در سخن کردن بجنباں دست خود  
 مردہ را بد باد کردن خوب نیست  
 نان خود بر سفرہ دیگر مخور

قابل عظمت نباشد ہر کسی  
 کہ بود وقت مصیبت ناگزیر  
 تا توانی گوئے بازمی سخن  
 در بدی کردن بسے تاخیر کن  
 چشم نیکوی مدار از بدرگاں  
 بد بود از شاہما شاخ جدا  
 حاجت خود گرز حق خواہی روا  
 کو بریزا نندنگ نام را  
 خاطر خود را چرا داری حزین  
 و آتش بعض و حسد پریمیز جو  
 کہ بر سہنہ پایہ خارستان مہو  
 گفتگوی با سزل با کس ممکن  
 عجزہ با چشم و ابرو نارداست  
 ثمرہ بد آورد اے ہم نفس  
 بس درازی زباں مرغوب نیست  
 تاکہ باشد حرمت اندر اماں  
 چوں زباں لب بکیند بس بود  
 یا خصومت بودنت بہبود نیست  
 بر پیل و بازار ویرا شتر مخور

از غم دنیا چرا در رخسار  
 از چه حرص و آرزو گشتی غلام  
 در غضب بودن سخن فہمید گو  
 با بزرگان پس رو نشین فرو  
 برستور بر بہنہ گشتن سوار  
 پیش ہماں بر کسے رنجہ مشو  
 کار فرمودن بہماں نارواست  
 آبروے خود بہر سود و زیان  
 بوالفضل و حشو و متکبر مباحث  
 بر کراں باش از بھومت با خلق  
 تا سازی خوار خود را ای سپر  
 زندگی بہتر بدیں افعال نیک  
 اول آنکہ صدق باشد با خدا  
 دوم آنکہ قہر بر نفس آوری  
 سوم بی انصاف با خلق خدا  
 چارم آنکہ با بزرگان خدمتے  
 پنجمیں بر خور و سالان <sup>شفقتے</sup>  
 ششم از مالت بد و بیشان  
 ہفتیم یاد وستان و مخلصان

چوں اجل را ہر زباں در سیم  
 صید را چوں تو دیدستی بدام  
 کاتش خشمست بسوز و آبرو  
 در سخن شاں را نگہدار آبرو  
 خطرہ جسم است جاں می سوز  
 مردم دیوانہ را سخن گو  
 بزم بیکاراں او باشاں خطاست  
 در ہمہ حالت نگہدار از زباں  
 در نزاع مردماں اندر مباحث  
 فتنہ و جنگت بر دور پاک خلق  
 پرخذر باش از مراعات دگر  
 گر سعادت یار تو باشد و لیک  
 کہ ہمہ اشیا از و شد با دنیا  
 تا نگہ دسری و خود سری  
 ہم چو میزبان برد بار و ربا  
 از دل و جان تا بیانی <sup>عفتے</sup>  
 تا نمایندت ز دلہا خدمتے  
 از سخاوت تو شد عقیقے بری  
 با نصیحت باش در سود و زیان

سخن

ہشت تیس داری و قاز شمتاں  
 نہم خاموشی بوزد از جاہلاں  
 پس وہم با عالماں شویم نشین  
 طمع بر مال کساں کردں خطا  
 لیک چوں پیش آیدت جمعش کن  
 گفت لقاں کہ نوشتم سہ ہزا  
 برگزیدم از سہ سہ کلمہ را  
 یک از اں ہا کن فراموش از سہ سہ  
 نیکی و احساں کہ کردی با کسے  
 مرگ خود را و خدا را یاد دار  
 یاد گفت آل سرور حکمت پس  
 آل یکے خاموشی است از گفتگو  
 ہفت گو بر شد بد جتن مستیز  
 اولین زینت بجز پیرا یہ  
 سوئے ز بد و عبادت بضر  
 پنجہیں بے آرزو ازاں ایں  
 ہفتہیں شد پردہ از غیب دروں  
 دل ز لب بستن بود گنج گہر  
 تا توانی جہد کن در کار خیر

حسن

ہم مدارا و جیای دوستاں  
 در بد و در نیک در سود و زیاں  
 با تواضع باش اے اہل یقین  
 منع او چوں پیش آیدنا سزا  
 یاد دارم از حکیمے ایں سخن  
 کلمہ بند و نصائح در شمار  
 مغز جملہ ہیست گرا آری بجا  
 واں دود یگر را تو ہر دم یاد گیر  
 کن فراموش و مکن یادش گئے  
 در سہہ اوقات از لیل و نہار  
 کلمہ حکمت ازیں ما بہترین  
 با عوام الناس و یاراں وعدو  
 کہ دنیا جوید از بر نا و پیر  
 دویمی ہیبت چو عالی پایہ  
 چار میں سخن است بے دیوار و در  
 ششم فارغ از کراگا کا تبیں  
 کز در بستہ چہ بنید اندرون  
 از دلب بستن سد فہیں پر زور  
 بہ کرا ذاتت رسد نفعے بغیر

حسن

ہیں بیاقت پس کسے راکاروہ  
 یوریا بات ارچہ بافندہ بود  
 گفت ہر کس را نشاید اعتماد  
 مشنواذ بوجہل اخلاق بنی  
 خواب در وقت طلوع آفتاب  
 خواب بے جامہ نشاید وقت شب  
 اے بسا خال است کو خالی ز خیر  
 محرم و مجرم مگر میں عم و غم  
 نقطہ گیری مایہ و لگیری است  
 نقطہ بر حوت نشاں گر آوری  
 حال یابی خالی از مہر و وفا  
 غم ز عم بینی و مجرم میثومی  
 نیز فرمودہ کہ اقرب عقرب اند  
 اقربائے جملہ چہ خرد و بزرگ  
 بیک چوں باشد غرض یار تواند  
 تا توانی حاجت ایشان بر آ  
 از عم و خال و اقارب در گذر  
 از پس چوں نوح از کنعان تریس  
 بار اور زاد و خواہر نادگان

گل بہ بیل زراغ را مردار بہ  
 پر نیای با فی ازو کے پشود  
 تا نباشد صاف از کذب و فساد  
 این بلحم را دال یار علی  
 کاہلی و سستی آرد بے حساب  
 ز انکہ باشد باعث رنج و تعب  
 خویش باشد لیک کارش پھو غیر  
 کہ بیک نقطہ جدا گشتہ ز ہم  
 حرف گیری کسوت بے پیری است  
 کے بود کز دست ایشان داری  
 جائے لطافت کند جو روحنا  
 پیش محرم حاجتے گر آوری  
 نیش نشاں از نیش عقرب غار اند  
 بیغرض مگر بلا مائے سترگ  
 مشفق و مشتاق دیدار تواند  
 بیک چشم نیکوی زیشاں مدار  
 الحذر از بغض ایشان الحذر  
 الفت اخواں تو از یوسف پرس  
 بامروت باش از دست زباں

<p>در مصیبت باطن ایشان نگر          آزمودم حالت اغیار و خویش          هست یارت خویش تو با غیر آن          شد چو سرد آزاد از دامن تو          یاد آن الطاف و دلداری نماید          چامه عاقبت خود میدرد</p>	<p>ماں مکن بر ظاہر ایشان نظر          تجربہ کردم بسے در عمر خویش          تا کسے باشد ضعیف و ناتوان          یافت چون تاب تو انخوان تو          آن سوا خواہی و آن رسی نماید          بد گہر را بر کسے کو پرورد</p>
--	--

ہر کہ پرورد از نادانی بلنگ  
 عاقبت خویش بوشد بید رنگ

## حکایت مریل تمثیل

بر سنبل

<p>شہر یاسے صاحب تاج و تاجیں          ترک و تاز آمد بھجر اندر          شد گورن و آہو و خرگو تنہا          بغتہ آمد پلنگے رو برو          صورتش انور و قہر خدا          صد ہزاراں جاں ز تنہا بروہ          از بلائے فاقہ مشت استخوان          از پے پیک اجل در انتظار</p>	<p>بود اندر کشور تو راں ز میں          از پے عزم شکار آمد بروں          صیدا و در مرغزار پر فضا          ہم چنین صیدا فلکساں با ما و ہو          تیز و دلاں و ستم خو پر جفا          سد ہزاراں خون حیواں خورد          ایک گرویدہ نسیم از تو اں          طاقت رفتار و سنے تاب قرار</p>
--	--

شاہ چوں دیدن پناہ شکستہ  
 موجزن گردید بحرِ لطف شاہ  
 شاہ باصید انگنایاں فرماں نمود  
 ہر کرا فرجہا نداری بود  
 از ضعیفان اے توانا در گذر  
 ذرہ را نور سے رسد از آفتاب  
 آہ مسکینے کہ آتش بر فروخت  
 بیشو و فاسد ز آبِ حل و سیر  
 گشت قزاقی حر لیسے بد خوئی  
 الغرض فرمود شاہ کا ہیں پوز را  
 دست و پا بستہ بہ پیشم آورید  
 تا خورد از ما عدائے گوشتین  
 چونکہ شد قصد گرفتاری او  
 کہ فقیر سے بود و آں باد یہ  
 ترک دنیا کردہ در صحرا بدے  
 شد گریزاں پوز چوں نزد فقیر  
 گفت شاہ را آں فقیر بے نفس  
 وار ماں ترک گرفتاریش کن  
 خستہ گردیدہ پناہ من گزید

نار و ناطاقت بحال خستہ  
 بر کراں گشت اور غرقاب فناہ  
 این چنین بیچارہ را کشتن چہ نمود  
 میل او سوئے کم آزاری بود  
 الحذر از آہ مسکین الحذر  
 مور از لطف سلیمان فیضیاب  
 دیدہ سے میباشی کہ شہر جو را بسوخت  
 قطرہ اش افتد گر اندر آب شیر  
 شاہ غزنی از کرم بر آہوئے  
 زندہ میگیرید بے قصد جفا  
 در میان شہر خود جایش کنید  
 کہ بود از لاغری فریہ نریں  
 او بسوئے صوموہ آورد روئے  
 از گیاہے ساختہ آں صوموہ  
 گاہ در شہر و بقریہ ناند سے  
 در بیان صوموہ شد جاسے لیر  
 لطف فرما از گرفتاریش بس  
 عاجز سے را بیخفا زنداں کن  
 اجرم در صوموہ من آہ میسد

کز بلا در ماند جوید نصرتے  
 با خدا خواہی اگر پیوند را  
 از دل جاں خد منتش خواہم نمود  
 ہر دور یک جا خورد خوابے کہ نیم  
 از کجا آری تو اسے مرد خدا  
 تا جدامانی از و اندر آسماں  
 کاومی دیوز شد ہم خانہ  
 بر خودت اورانہ ونداں تیز کن  
 خوف باید از سگاں خرگوش را  
 مار و بر پروریدن ناسزا است  
 در اماں میپاٹش از خوف و خطر  
 باشاد بادب باشاد گفت  
 میہمان من شد او ناخواندہ  
 کز ادائے خد منتش دارم کمی  
 از مردت باشاد او پابوس من  
 اوست گرد حشمتی منم و حشت گزیل  
 بادداں سود و بہبود من است

از پنا ہندہ نباید نصرتے  
 تاں مکن نومید جا جہتند را  
 نزد من دارد اگر او ماند و بود  
 یکدگر را پار و اصحابے شویم  
 گفت شاہ جز گوشتش نبود غذا  
 بہراوندت نہ سماں و مکان  
 گاہ نشنیدیم این افسانہ  
 دشمن جان است از پرہیز کن  
 سہم میباید ز گریہ پوشش را  
 آتش اندر جامہ بچپیدن <sup>خطاست</sup>  
 دشمن است این از صومعہ کن بد  
 چوں فقیر اہل پند ما را در <sup>شفقت</sup>  
 چونکہ آمد بر دم در ماندہ  
 از مردت دور و ہم از مردمی  
 محنتش باشم شود مالوس من  
 اوست صحرائی و من صحرائش  
 در میان حشیاں بود من است

ہر کہ وحشی را بجاں مے پرورد  
 دور از عقل است کورا مے درد

لے بسا ویدیم چوں احساں کھنڈ  
 بیسرن وحشی پئے مردم رود  
 منتے دارم گرازوے دار ہی  
 گفت شاہ دارم عجائب اہلی  
 سرکہ اورا کار خون آشامی است  
 سرکہ اندر فطرتش باشد بدی  
 گرزاراں حکمت و سعی بود  
 گر باپ انجینش پروری  
 تونے شکر چہ میداری آسید  
 با ہزاراں شوب باصابون ما  
 برسی شمی چہ میداری امید  
 فطرت سگ آفریدند از وفا  
 سگ پئے نقصان مالک جان  
 این چنین یوز ستم خورا کہ دید  
 اقلو الموزی چون سرمودہ رسول  
 پند ما کردیم از دلسوزیے  
 این ہمہ گفتیم از راہ کرم  
 شاہ شد مانند یوز و آل فقیر  
 روز و شب در خدمت یوزاں

وحشے راز دل و جاں پُر رند  
 بے قلا وہ ساگ پئے مالک رود  
 دیں دد فرسودہ را با من وہی  
 کہ کبنت مرگ خود را میخیزی  
 بیم نمودن از و نا کامی است  
 صدمروت کن ز پنی نیکوی  
 خاصہ فطرت و گرگوں کے شود  
 تلخی حنظل کجا از وے بری  
 بر نخورده کس گھے از نخل بید  
 چہرہ زنگی نمی گیر و صنیہ  
 کہ بصد ما شوب خواهد شد سفید  
 فطرت بوز است از جور و جفا  
 برد را و پاسبانی میکند  
 جز کہ جانی خست و صمی را درید  
 پس چہ موزی پروری ابوالفضل  
 تا کہ جانت را بود بہر وزیے  
 چوں نگیرد در دولت مارا چہ غم  
 شکر حق گویاں بصد موعہ جاگیر  
 چوں مرید بار دست نزد پیر



گاہ از شیرش ہمیدادے غذا  
 بہراو با محنت آوردی شکار  
 این چنین چوں چند روز آمد سر  
 یعنی آل تاب تو انش رفتہ  
 چست شد چالاک شد در خفت و نیز  
 بختت روزی چوں باران در رسید  
 چند در صحرا نمود او جستجو  
 در نزد مائے کہ اے سجان من  
 یوز ہشتہ با مید شکار  
 شب شد و بچاک غذا چوں نیا  
 آتش بد گوہری شد مستیز  
 جست بر منعم بہ چنگاش درید  
 مست خفت آل یک طرف خونخواہ  
 شب گذشت روز چوں شد و نما  
 اتفاقاً شاہ از بہر شکار  
 با ہمہ خیل و حتم صید افگنال  
 ملک احساں و کم بر باد بود  
 دید شہ یوز ستم خورا کہ ہست  
 گوشت او منجور و بالذتے

بچہ و کھشتش کہ از مردار صھا  
 از ساگ در و باہ موش و سوسمار  
 آبِ فتنہ جوی باز آمد ز سر  
 در وجودش آمد اندر ہفتہ  
 باز و دچنگال و دندان گشتہ نیز  
 صید کردیدہ ز صحرا نا پدید  
 سوئے صومعہ نا امید آورد و  
 چہ خور و امروز آل میہمان من  
 اندر و صومعہ و را منتظار  
 آتش جوع اندر و نش را یافت  
 رفت از یادش کرہاے فقیر  
 خون او خورد و بجائے آرید  
 یک طرف آل لاشہ افرو  
 گوشنش حورون گرفت آل پر چھا  
 بار دیگر آمد اندر مرغزار  
 نزد صومعہ آمد اندر آل ذماں  
 کثیر جوہر و ستم آباد بود  
 خوردہ خون آل فقیر حق پرست  
 پوشش بدریدہ آل بے رحمتے

آنکه پیش رفت از پیر پناه  
 آنکه از لطفش ز صیادان رسید  
 آنکه از لطفش بصومعه کرد جا  
 آنکه پر خد متش محنت کشید  
 او گرم فرمود خد متها نمود  
 او به خد متهاش خوف جوش خورد  
 همچنین کار راست کار بد گهر  
 بد گهر را هر که خدمت می کند  
 با بقیس پندار ای نیکو نفس  
 الغرض فرمود شاه تا آن پلنگ  
 موزی را بے خطا کشتن ابرست  
 مار را اول سزد سر کوفتن  
 کژدم را هر کجا بینی بزین

کرد با چنگال و دندانش تباہ  
 خون او خورد و تن او را درید  
 خون او خورد از زره جو رو جفا  
 جسم او با چنگال و دندان رید  
 این ستم نبود از جانش ربود  
 این بعوض خد متش خویش بخورد  
 محسن خود را کشتوز و کفن عذر  
 در بغل بوز ستم خو پرورد  
 بد گهر ز احسان نگرود پارکس  
 قتل شد بانیزه و تیر و تفنگ  
 نئے که چون جان عزیز را  
 نئے که بعد از نیش بر پائی زدن  
 چونکه نیش زو چه سود از کوفتن

## در بیان آنکه موزی را محبت نماید کرد

گرگ را اول بکش اے پو شتمند  
 اقل الموزی که سر موده بنی  
 موزی هست که از حیوان بود  
 موزی بد باشد انسان لعین

نئے که چون پیش در دیا گو سفند  
 قبل ایذا نیش بفرمود اے اخی  
 یک کم آزار و کم نقصان بود  
 کز فساد و نیش اول زدن پس

ہیں چہ لرزہ در زمین ما او فتاد  
 صد سزاراں ما سر گشتند خاک  
 با فرانس و غیر آں اندر لقب  
 شور و افتخاں ما شنوا از چارسو  
 کوه و دریا از ہمیش در قعاں  
 ہیں زینیش موزیاں در استنم  
 خاک بطحا ہم نمائند اندر اماں  
 زویکے نالال و زین ہر خاص و عام  
 کہ زینیش او بے نقصان بود  
 دام و دو باشند انساں پوشتیں

موزے زوینیش و رائے جنگ و اد  
 صد سزاراں جان شیریں شد ہلاک  
 روم و روس و بلجیم و جرمن عرب  
 شد جہاں ازینیش او در ما و پہو  
 بوم و صحرائے نمائند اندر اماں  
 مصر و بغداد و فلسطین و حرم  
 تینیش موزی کہ ز دور قہر ماں  
 نینیش انساں بدترین است از ہوام  
 نینیش انساں بس بلائے جان بود  
 شکل و صورت تائے انساں ہیں

## در بیاں مرد ماں ریا کار و پے ہیز از آہنا

از دروں دیو و دو درندہ است  
 و ز دروں چوں عقرب ز نور نیش  
 و ز دروں چوں سوسمار و موثہا  
 کہ بود گرگ اندروں خو نخوارہ  
 و ز دروں غول بیابانی بود  
 بہر ایدا و ہوام او بدتر اند  
 گرگ بہر صید ہنگر در کہیں

اسے بسا کس کو بظاہر بندہ است  
 اسے بسا چوں کر کاتے نوش و نیش  
 اسے بسا تارک ز خورد و نوشہا  
 اسے بسا ہیں مونس و غمخوارہ  
 اسے بسا چوں حور و صنوفانی بود  
 اسے بسا مردم کہ چوں گود و داند  
 اسے بسا کس ز ابد گوشہ نشین

اے بسا علامہ دین نبی  
 اے بسا کس صوفی و اہل کمال  
 اے بسا پیرِ طریقت در جہاں  
 کارشاں فسق و فجور و عافلی  
 کارِ شیطان مہیند نامش ولی  
 اے بسا بلیں آدم رو است  
 سالہا باید کہ سر آدمی  
 پس نشاید اعتمادے بر کس  
 زود ہر کس راستائیں اہلی است  
 نام و ننگ خوشین زاری بجا  
 اے خطا بر کن کہ شد طول این سخن

کیسہ از نقد عمل باشد تہی  
 بر زباں توحید و در دل عزت  
 بر زباں عرفاں و شرک اندر تہاں  
 پس چہ موزوں گفت حضرت لوی  
 گر ولی نیست لعنت بر ولی  
 پس بہر دستے نباید داد دست  
 آشکارا گرود از بہیش و کمی  
 ناز خوانش ندانی کب آں  
 تا ندانی اندرونش را کہ کسیت  
 زربجان و جہاں بعزت کن خدا  
 مستح رادر سخن حیران کن

## در بیان سواری مائے کسب و اسب ریل

از ہمہ اول کبشتی شو سوار  
 تاکہ ماند مال و جان و امان  
 اسب را سوار و سلیم و چست بہ  
 بد گام و بدر کابے گام بد  
 از سواری ماست بل اعلیٰ ترین  
 کہ برو نبشستہ رو خواندہ رو  
 جملہ مایحتاج موجود اندر او

وز ہمہ آخر فرود آبر کنار  
 از بلائے کلفت و نقص زباں  
 گر نباشد پائے بر پیش منہ  
 جاہل است آنکو بہ نشستن پانہد  
 بہر آن تحت سلیمان است این  
 سیر عالم کن برز خواندہ رو  
 از پئے آرام با طرز نکو

از کتب مائے کسب و اسب ریل  
 پند ما و استاد علم باہر است  
 کہ خواندہ و مطلع دارم و غایب  
 کہ کتب مائے کسب و اسب ریل

طاق مسند مائے و ہم جائے فرو  
 آں یکے آب و و گریاں خواستہ  
 آں یکے خورم و گردل خستہ  
 بے خطر از باد و باران و حرور  
 لیک اجیانا بود تکلیف ہم  
 اندرش می آ۔ و شو از وی بریں  
 ہمچنین در حرکتش بیرون مرو  
 شد و جودش دانہ چون در آسیا  
 الحذر از نکٹ بیناں الحذر

بیں بہر یک خانہ اش قندیل نو  
 بزم مائیں اندرو آراستہ  
 آں یکے خفتہ و گرنشستہ  
 سفرا و بنگر پر از لطف سرور  
 از پئے قطع سفر دال مغنتنم  
 ریل در جنبش چو آمد در سکول  
 در میان حرکتش داخل مشو  
 کہ بسا ویدیم چوں لغزید پا  
 بے نکٹ ہرگز ممکن در و سفر

## در بیان اغذیہ کہ باعث بیماری مستند

خوردنش دائم بود نقصان جا  
 مال محوز بہتر نباشد این غذا  
 دوغ با باہی و با تہب اکپیر  
 بیضہ مرغ و پیزا مے اہل راز  
 گوشتت و سرکہ نمے سازی غذا  
 مادہ معدہ بقے یا پید سرہ  
 وز عروق آید برون با فصد خول  
 تجرہ گشتہ نیابی ہیچ فرق

گوشتت لاغر قدید ناتواں  
 چون غایت بستر فی الفور را  
 شیر بازشی و با باہی محوز  
 با کبوتر شیر و با خردل پیساز  
 شہد و خرپوزہ شراب شیرا  
 مادہ سر صاف کن با غرہ  
 از شکم اسہال مے آرد بریں  
 مادہ جلد آوری بیرون لعرق

کہ نہ بینی بہتری ازیں نوح آن

باد دارم از حکیم پس سخن

ورنہ زایشان عاقبت آنی بدو  
 پرودہ ناموس خود خود میدری  
 کہ ز شوے مردہ اش دار و ولہ  
 دانا با سوز و غمناک و حزین  
 ہرزماں بہبود نشانِ رُخاطرش  
 گاہ دیدستی دو تیغ و یک میاں  
 کاسہ پیرگشتہ دیگر چوں پیر و  
 آنکہ داند خویش را افضل نشود  
 کہ بخود دیگر نداند مہسر کے  
 خار باشد میوہ نخل مغیل  
 منت و احسان بشوے خود نہند  
 کے خوری انگور از شاخ چنار

تا توانی گرویشاں ہرگز مگر و  
 گرنے دینہا تو در عقد آوری  
 اولیں حنّانہ بیوہ بود  
 دردناک از ہجر شوے اولیں  
 حُبّ اولاد یتیم اندر دلش  
 در تنی دو دل نمے گنجد ماں  
 این چنین زن با تو الفت چوں کند  
 دوئی انانہ استکبد خوے  
 سرکش کینہ و رومتکبر کے  
 شوے او در چشم او خوار و ذلیل  
 سوم منانہ کس و مال خود  
 زو امید خدمت الفت مدار

## در بیای زماں کہ پایشان عقد نکاح باعث دی نباشد

ہرزماں غنیت نماید شوئی را  
 بازن و مرد بخویش و عیسر و شو  
 لطف ظاہر باطنش لطف و دعا  
 کز گل خنداں و فاسر گز مجو  
 بد نہاد و پُر فساد و پُر فتن

چارمی زانہازن کی اتقفا  
 خندہ زن بسیار در ہر گفتگو  
 پار ظاہر مار باشد در قفا  
 با چنین زن را ز دل ہرگز مگو  
 بیخبری زانہا است خضر الدمن

خوبی و حسرتش تو میدان بکسد  
تا توانی در پئے ایثناں مگرد  
زن نباشد راز دار و بے وفا  
فطرت زن گشته از کذب و ریا  
تا تو بروی لطف رحمت آوری  
ہر کجا خشم آورد خشمی کنی  
بغض داری با کہ او بغض کند  
رائے تو باشد بحسب راسے او  
تو جو محبوں باشی و لیلائے تست  
ور تو احیانا کنی از دے خلاف  
پس نداں زن بلکہ او گردن زن  
رفتنہ از یادش ہمہ آلائے تو

سبزہ ناپاک چوں بر مزبلہ  
کز رہ پر خارے آئی بدرد  
گرچہ باشد با حیا و پارسا  
گرچہ باشد دیندار و با حیا  
شادماں داری و فرمائش بری  
ہر کجا رحم آورد رحمی کنی  
لطف داری با کہ او لطف آورد  
خواہ دینت میرود یا آبرو  
خرم و خنداں ز دل شیدا کست  
خواہ مجبوراً کنی بے اعتسام  
دشمن جان تو با مکرو فن است  
آں مجتہار و آں نعلمائے تو

پس محبت ماند و نئے پیچ اتصال  
آفتاب مہر شد اندر زوال

## حکایت حجاج بن یوسف

کہ برد حجاج شفقت مے نمود  
ہر یکے بودہ بدیگر جان نشار

نیک مردے حاجب حجاج بود  
زانکہ در طفلی بہم بودند یار

سہ حجاج بن یوسف

گفتگو با وی نمود سے گاہ بگاہ  
 حاجب از خلق زن خود حرف زن  
 راز دار و با وفا و یار من  
 از شکایت زوئے آید صدا  
 با وفا و تابع سرمان من  
 گر چه از من رنج و اندوہی رسد  
 مدح زن هرگز نباید این چنین  
 اسپ زن شمشیر باشد بے وفا  
 یک نشید این سخن با گوش موش  
 کہ بر در خانه خویشش بے سر  
 سرقه آوردم ز گنج پادشاه  
 کز همه این راز را باید نہفت  
 جان من هرگز نما ندور اماں  
 شاه بخشیدن کنیز ماہ لقا

اندرون خانہ با صد احترام  
 نشتر غم در گب جانش خایید  
 کے نگاہ لطف باشد سوئے من

زین سبب حجاج از راه رفاہ  
 تا کہ شد روزی در اثنائے سخن  
 کہ نکو کار است با خلق حسن  
 اگر بود ادرم برو جو روجہ صفا  
 والہ من رام من نشید امن  
 بر خلاف من نہ ہرگز دم زند  
 شاہ فرمودش کہ اے ابلہ ترین  
 تو ندانی گفتہ اند اہل صفا  
 زین جو ابیش گر چه حاجب خموش  
 پس بجای داد شاہ ہمیان فر  
 گوئے بابانو کہ میدارش نگاہ  
 برد با بانو سے خود بے پروا گفت  
 ورنہ گر گرید راز ما عیساں  
 بعد ازاں روزی با لطف و عطا

بر وہ حاجب با خود آں ماہ تمام  
 چوں زن حاجب کنیزک را بدید  
 کہ چو او گشتہ حبیب شو می من



ہر دم از افسوس بچیدن گرفت  
 کائے فرومایہ چہ کردی کار بد  
 من چو بودم مونس و دلدار تو  
 گرچہ حاجب گفت مستم بگناہ  
 گر کنم انکار مے یابم گزند  
 خود تو منصف باش و فرما چارہ ام  
 عذر خواہی مینمود و التجب  
 او کنیز تست و تو بالونے او  
 لیک زن رارنج و کاوش شد فرو  
 در خیالات فساد و اعتساف  
 تا کہ روزی بر در حجاج رفت  
 عرض میدارم اگر باشد قبول  
 سالہا از خوان لطف خورده ایم  
 آنچه احسانت بحال حاجب است  
 گر بود خائن بجائے شکر تو  
 او چو خائن شد مرا افسوس شد  
 در شکایت ماے اولب برکشاد  
 غیبت این ہمیاں ز مال دیگران  
 او چو از گنج تو این ہمیاں بود

ہر زماں پاشوئے جنگیدن گرفت  
 بے وفا گشتی و بگذشتی ز حد  
 حاجت عشرت چہ بودت سوا  
 خود مرا بے مسلت بخشید شاہ  
 در فرو شتم شاہ نماید ناپسند  
 کز پئے این کش مکش بیچارہ ام  
 کہ بہ بختاگر چہ رفت از من خطا  
 من ہماں خدمتگذار و شومی تو  
 گشتہ جو شاں ہچوں یک اندر  
 دشمن حاجب از راہ خلافت  
 باریابی یافتہ باوی بگفت  
 کہ بدر گاہت نیادرم فضل  
 عمر ما با شفقت پروردہ ایم  
 از بے ہرموئے شکرش واجب است  
 دور باد از جہاں لعنت برو  
 این غلام از بہر آں پابوس شد  
 کیسہ زرا از بغل پیشش نہاد  
 بردہانش مہر خود بنگر عیاں  
 سرقتہ کرد و کور نمکی ما نمود

بس کہ زین فعل بدش آزرده ام  
 شاہ را یاد آمد آں راز نہاں  
 تا کہ حاجب را بود این آشکار  
 بس طلب فرمود حاجب از رود  
 کہ ہمیں این حرم نیکو کارست  
 گفتہ بودی کہ زین من با وفا  
 تو نمودی مدح او کہ گفتم ممکن  
 ہیں کہ چوں از تو خانات خویش دید  
 آں حقوق خدمتت از یاد رفت  
 گر ز اسبایت نہ واقف بودے  
 گر چنین فعلت ز من پنہاں بد  
 رو وفاے زن نداری اعتبار  
 اعتقاد

ماجرم این کیش تو آزرده ام  
 کز پئے این روز کرم آچنہاں  
 کہ وفاے زن ندارد اعتبار  
 آں زن وہمیاں بہ حاجب  
 با وفا و راز دار و یار تست  
 گر گنم جویش ناگوید تا سزا  
 آں زمان و گفتگورا یاد کن  
 با سر ز ماں پے قنکت دوید  
 آں وفاق و صحبتت بر یاد رفت  
 این سرت از تن جدا نمودے  
 این سر تو بازی طفلان بدے  
 گر چہ باشد پارسانیکو نہاد

## وصایای اقلاطوں با ارسطو شاگرد خود

با ارسطو گفت اقلاطوں جنیں  
 قادر قبوم و دارائے جہاں  
 بیچ استحقاق تو برے نبود

کہ شناسائی خدا باش اولیں  
 مالک ملک زمین و آسماں  
 کز عدم آورده ات اندر وجود

جسم و جان بخشید و عقل هوش داد  
 جمله ما بجا جنت از لطاف وجود  
 محسن بے منت بے لجاجت است  
 غیر او کس را عبادت نازد است  
 از دل و جانش اطاعت واجب است  
 تا توانی دم مزین بے شکر او  
 ماں طلب کن از خدائے لایزال  
 هر چه در نفسش بود داخل مضار  
 صرف کن همت بر علم اے پریشیا  
 تو میخواه از پیر خود با آرزو  
 یا بیدار باش و سوشیار  
 کس نباشد عالم از علم کثیر  
 عالم آن باشد که با صدق و سداد  
 حق نگیرد و انتقامی از غضب  
 تو حیات خویش را شایسته ال  
 عمر شایسته مبادا کم بود  
 شب که بر بسترش با قصد خواب  
 اولین نیکو تامل کن بسوز  
 دومی کسی که کردستی نکو

دست و پا و نطق و جسم و گوش داد  
 داده ات اندر محاش و ماند بود  
 ادین هر مومے شکر او نرا است  
 رحمت و الطاف او بے انتہاست  
 سرکشی از حکم او نا واجب است  
 رازق است و قاضی الحاجات تو  
 باقیات الصالحات بے زوال  
 او میخواه از حضرت پروردگار  
 مشغول تعلیم و تعلم پایدار  
 کار تا پالستہ را از بیچ سو  
 بنگر اسباب ثنارت بے شمار  
 گر بود مفساد و فتنان بشریر  
 بختنب گردیده از شر و فساد  
 بلکه باشد مصلحت تا دیب ادب  
 اکتساب خیر اگر باشد در آل  
 موت بالیسته با و گر ضم بود  
 اولاً سه چیز را کن احتساب  
 در خطیاتی که کردستی بروز  
 مستحق اجر نیستی از و

سوئی گن یاد کر راه صواب  
 تو چه بودی یاد کن پیش از جیانت  
 تو میباشی اندر پے ایذاے کس  
 هر که غافل شد زیاد عاقبت  
 هر که ناید یاد از راه خطا  
 هر چه باشد خارج از دانت  
 مستحقاں را تو خود خیری رساں  
 هر که بر لذات دنیا شاد شد  
 از غلط بروے میر نام حکیم  
 مرگ را پر دگاں را یاد گیر  
 کثرت گفتار از پیودگی است  
 هر که ناپرسیده شد اخبار گو  
 با کسے جوید شرارت گر کسے  
 بار ما کن فکر و غور اندر امور  
 دوست هر کس شود ا خلاص مند  
 حاجت کس را به فردا نسپری  
 با گرفتاراں تعاون کن مگر  
 تا بیاں هر دو خصماں نشنوی  
 قول و فعل و عمل شان اندازه کن

گر بگردیدی دگر دیدی خراب  
 تو چه یاشتی یاد کن بعد از وقت  
 تا نه بینی کلفت ایذا از کس  
 هست بد بخت و نه باید عاقبت  
 مے کند بر نفس خود جور و جفا  
 دولت و سرمایہ خود اے جوان  
 بے تقاضا و سوال طلب شان  
 در مصیبت ما او ناشاد شد  
 هست نادان نیست انا و فهمیم  
 هر زمان از یاوشاں عبرت پذیر  
 بیجانی باشد و فرسودگی است  
 او حسیس است و با و پاسخ گو  
 بهر خود بیند شرارت ما بے  
 پس به عمل آور که مے یابی سرور  
 زانکه غضب و غمیز باشد ناپسند  
 چون نمیدانی که فردا چوں شوی  
 بے گناه باشد او گر بے شر  
 در میان هر دو فتوی چوں ہی  
 بعد از حکم عدالت تازه کن

غویے باید بسلم اندر سے  
 حکمت نولی دیریں عالم بود  
 گرز نیگویی تزارے سنجے رسد  
 وز بدی گزلذتے باشد ترا  
 یاد کن آرزو کا وازت و سہند  
 تو نیگویی سخن مارا جواب  
 نشومی نے گفتگو سے باشد ت  
 جملہ آلات سماع و نطق و دید  
 تو یقینیں واں میروی جاے کہ تو  
 اینچنین چوں نقص فرد مرزا است  
 بندہ و مالک چوازدینا روند  
 پس بیکر کردن اینجا خوب نیست  
 چوں ندانے کے رسد وقت رحیل  
 از عطیات الہی ہر سچ چیز  
 پس حکیم است آنکہ بانکر ملتبد  
 کن مکافات نکوے اے سپر  
 ہاں جزا آد بریں دعویے گواہ

تا نگردد جو روحنا حق بر کسی  
 حکمت علی در اں عالم رسد  
 ماند آں نیکی در سنجے میرود  
 میرود لذت بدی ماند کجایے  
 گفتگو مانے ز احوالت کنند  
 بلکہ باوازشاں نیاری ہم خوب  
 بیکلے بے روح و بے جا باشد  
 بودہ باشد از تو ہر یک ناپدید  
 دوست و دشمن چو نشناسی درو  
 نقص کس امروز گفتن ناسزا است  
 در لحد با ہم بر ابرے نشوند  
 کہ بجز سشیر مرغوب نیست  
 پس مہیا بابت زاد سبیل  
 بہتر از حکمت نباشد اے عزیز  
 قول و فعل و عمل او یکساں بوند  
 گری بدی بینی تواز وے در گذر  
 پس خذ العفو لفرموداں الہ

سے فرمودند ایتماراں ہل جزا اخلاصہ الا الاحسان کہ نیکی کی جزا زیک ملتے ہے۔ پھر فرمایا خذ العفو  
 یعنی معاف کرنے کی خواہتیار کر ۱۲

تو مشو معتطر بکار آں جہاں  
 از حد خیرات مینجاوز مباحث  
 سینه را آله حسنه مساز  
 ترک اوے کردن از بہر سرور  
 دوست حکمت شوقے مرد فہیم  
 حرص دنیا از دل جان دور کن  
 عمل قبل از وقت باشد باروا  
 چون شوی مشغول بکار ای ہنمند  
 چون تو نگر میشوی محبت مباحث  
 در مصائب سخت وزاری مکن  
 نانہ بینی دشمنان را خندہ زن  
 اینچنین عملی مکن با دوستان  
 اتفاقاً با ضرورت گر کنی  
 گر بہ عالمے رسد ایل ماہرا  
 از سفاہت مرد بے عزت شود  
 با تواضع پیش آباہر کسے  
 مرد متواضع نمے باشد حقیر  
 ہر کہ خدمت کرد با عزت بود  
 دا پنچہ خود مند در باشی در مہام

ماں نہادن را بسیار در میال  
 تانمے باشی بہر در معاش  
 کے روا بہر مزملہ باشد نماز  
 از سر در دائمی باشد نفور  
 گوش کن اپند و سخن مانے حکیم  
 منع از آداب شایستہ مکن  
 چون نماز صبح در وقت عشا  
 باش با ہم و خراست کار بند  
 کہ بود دست زدایش در خراست  
 بس شکستہ خیالی و خواری مکن  
 نانہ بینی دوستاں را در حزن  
 کہ شوی محتاج حاکم اندراں  
 عمل با دشمن کہ باشد کردن  
 آں چہاں کن کہ ظفر باشد ترا  
 سفلہ باشد کہ سفاہت میکند  
 گر امیر است و گدائے باشے  
 بلکہ متکبر حقیر است و فقیر  
 کہ چہاں دست زیر پا نہد  
 پس بر او را مکن دروے ملام

دور از باطل شدن فضل خداست

که مانند سایه چیز سے بجا ہے

آورد تخم نحوی بار نیک

بلکہ شو کوہ وفا و خوش خصال

عدل کن خیر کا سال خوش خلق باش

چوں بتو پاشید حق بر خلق پاش

بر بطالت ثاواں گشتر خطا است

اغماوی نیست بر بخت رسا

رویشمانی مکن از کار نیک

با کسے ہرگز مکن جنگ و جدال

بعد فتح بر عجم سلطان سکندر بوزیر خود اسطاطا لیس کہ بوجہ ضعف

پیری تخلف ملازمت نہ بیند و نوشت کہ در با اشرار عجم اندیشا کم

بے تدبیراں مشیر صوت پذیر نہ بیند فلہذا انظام ملاقات نمایند اسطاطا لیس

عذر پیری و ضعف قوی در پیا آوردہ کتابی بہدایا متاسبت با سکندر

ارسال نمود از کتاب سرا لاسرا نقل و ترجمہ او شد کہ رقم الحروف

نظم در آورد

مکن است اما تو باشی مستہم

جور و ظلم است از انصاف است

یاز خواهد شد فساد اندر جہاں

گرچہ استیصال اشرار عجم

کہ نشاید قتل انساں بے قصور

بہتر پیدائے شوند استبہاہ ثناں

خاطر ایشان بخود بر سیکشی  
 بر تو گردید و سنید او غلام  
 طوق احساں افکن اندر گردش  
 بہترین نسخ است از تیغ و سنا  
 بادشاہ باشند در اصناف چند

پس ہماں بہتر کہ بالطف و خوشی  
 چہد کن تا آنکہ باشند این تمام  
 آل گروہے کو بود نفرت منش  
 لطف و احسان و مروت با کسا  
 بعد ز ال گفت آل حکیم از جہد

## وہایا اسطوباسلطان سکند

بارعایا و بخود باشد سخی  
 باغلابان و باخوان و حنم  
 مے خوراند جملہ را مے خورد  
 ملک او را خورم چو بلخ اندر بہار  
 کو رعایا را بود پشت دپناہ  
 مثل او دیگر نباشد تیغ کس  
 بارعایا و چشم باشد نسیم  
 چارمے بر عکس اول کن خیال  
 گاہ در نظمش کے آید تفاق  
 اختلافی نیست کس را اندراں  
 بعض میگوبند محمودش ہمی  
 ہیں پور در رشتہ تفریق

اول آل شاہی کہ بالطف و خوشی  
 یعنی آل شاہی کہ با خیل و حشم  
 چوں پدر باشد شفیق و مہتمم  
 بر رعایا ہم بود شفقت شعار  
 خلق باشند امین از خوف پناہ  
 ایک بود شاہی کہ محمود است پس  
 دوم آنکہ بہر خود باشد کریم  
 سوئے بر عکس دویم در مثال  
 اولیں محمود آل بالافتاق  
 دوئے و چارمے مذموم وال  
 اختلافی ہست اندر سورمہ  
 باز آل دانائے دانشمند گفت



اے سکندر فہم کن باہوش باش  
 کہ رسانیدن بود جو دو سخا  
 ہر کہ متجاوز شد واسراف کرد  
 راند در بختت مکن بکشندگی  
 اے سکندر باہر گفتم بتو  
 کہ طمع در مال مردم ناورند  
 اصل جو داستان بقائے ملک و مال  
 جستجوئے علیہائے مرزاں  
 یاد انعامی مکن کو داوہ  
 فضل و احسان است و لطف و دانش  
 حسب مردم گوئی با مردم سخن  
 از خطائے جاہلان کس در گذر  
 ای سکندر عقل گنج فضل و کمال  
 زو میزے شود دشمن ز دوست  
 حسن و قبح مملکت بنگر درو  
 از دے آئین سیاست تازہ کن  
 جز نگو نامی ز شاہی سود نیست  
 الہ عقل است حسب نام نیک  
 نام نیک از دین حق پیدا شود

پسند میگویم ہمہ تن گوش باش  
 قدر حاجت اہل استخفاف را  
 سخزہ شیطان شد استخفاف کرد  
 کہ بود آخر از دوست ماندگی  
 کہ سخا آں است در شمالان نکو  
 بلکہ در دفع زیباں یاور شوند  
 کز رعیت شاہ ندر طمع مال  
 دور و نازیب است از نشان شہا  
 در پی نعمت چرا استنادہ  
 کہ نکو باں را اگر امی داشتے  
 شو کشادہ روتر شروی مکن  
 باش از آہ ضعیفان پر حذر  
 کہ مدار جملہ تدبیر است آل  
 آئینہ در کمال و نقصان است  
 نقصان و امن سلطنت بنگر درو  
 نام نیکوز و بلند آوازہ کن  
 لذتے دیگرہ و مطلوب نیست  
 جوہر عقل است عزم و نام نیک  
 مرد حق بر دین حق شیدا شود

دین حق را هر که استخفاف کرد  
 شاه اگر ناموس حق را بر کند  
 چند اخلاق است از فضل اله  
 چون بروں آید چنان نیت کند  
 از همه ممتاز باشد <sup>ظلمت</sup>ش  
 بهمت و آواز او باشد بلند  
 کم سخن کم خنده و شیرین زبان  
 لطف بر بازارگاناں کن پسند  
 تار و و ذکر جمعیت در جہاں  
 رخت بازارگاناں چو در ملک رسد  
 اندکے لطف آنکہ با ایشان شود  
 بادشاہ چوں بر ملا خندہ کند  
 او حرارت طبع از بد اں پرو  
 اے سکندر نفس را مقهور کن  
 حرص شہوت خاصہ خنزیر داں  
 پس چو دروے فخر انسان نفیس  
 بالیقین و اں نیست افراتش نکو  
 غافل از احوال مسکیناں مباش  
 کن مسکین و صغیراں رحمتی

ملک خود در معرض اتلاف کرد  
 بیخ او ناموس از بن بر کند  
 کہ ہی بالیت اندر بادشاہ  
 منصب سلطان را کوئے سز و  
 بر همه مشخون شان و شوکتش  
 صاحب الرای و فصیح ہو نمند  
 چوں با اراذل بیچگاہ نشیند  
 کز بلاد دور در ملک رسد  
 چوں ز ملک خوش رود بازارگاناں  
 در بلاد رونق و برکت رسد  
 باعث بسیاری نصیحتاں بود  
 ہیست و قدرش ز ولہارود  
 شیب پیری را اعانت میکند  
 حرص ولذت مائے شہوت کن  
 کو با در روز و شب در شغل آں  
 راجح است از چو حیوان خسیس  
 صفت جسم و نقص عمر است اندرو  
 بے تفقداں مظلوماں مباش  
 تانہ بینی در بلانا و جسمتی

غلام مارا کن و خایر و محال  
 تو چنان شو کہ تو آن اہل صلاح  
 بیک اہل فتنہ و اہل فساد  
 اے سکندر بار ما گفتم ترا  
 شاید آں تہمت کہ بر کس مہی  
 از پئے جرے کہ کردستی تہساہ  
 حضرت اور پس فرمود انجینیس  
 پس ملائک ز آسمان اری کنند  
 کائے خداوند زمین و آسمان  
 قتل انساں کرد و خوش ریختہ  
 پس اگر قتلش بود اندر قصاص  
 ور بود قتلش بظلم و بے قصور  
 قتل قاتل ور قصاصی بہتر است  
 ورنہ چوں او وارو نیا ور رود  
 ورنہ عذاب وور عقاب ورونماک  
 بہت نقص عہد کردن زمینوں  
 لیک چوں خوردی از ویر گزنگرد  
 شامت بد عہدی و قسم و روع  
 ہر چه شد فوت ارتوا فوسش مکن

تاکہ گرو حید اندر خشک سال  
 خوش بودند و شاد بامن و صلاح  
 معتذر و ترساں شوند اندر بلا و  
 کہ بخونریزی دلیری کم نسا  
 اندر و معذور یا باشد برمی  
 شاید اوزاں جرم باشد بیگناہ  
 کہ جو قتل کس بود اندر زمین  
 و اوری و درگہ باری بر بند  
 با تو نمود و تشبہ آں فلاں  
 جان او در خاک خون آمیختہ  
 قاتل از اخذش بود اندر غلام  
 ور قصاصش سے کشند اور اظہر و  
 کہ عذاب ورنہ و نارش بہت  
 مور و غنیمت الہی سے شود  
 ورنہ ہم اوفتد اندر معاک  
 بیچ سو گندی مجزاسے و لغینوں  
 شامت نقصش سے آئی بدر و  
 شامے شاماں بسی شد بفرغ  
 زانکہ بہت این شیوہ صبیان

امر کن با اکتساب علم و فن  
 ہر کہ فائق سببش در علم و فن  
 دستدار علم باش و کسبش  
 زین شود پدید لہا الفتت  
 تخم جہل از باغ دوراں کن برو  
 رونق ملک بقائے ذکر از و است  
 چہ رعایا را بہ تحصیل علوم  
 تا بہ این رتبہ کہ بچو فرزند عین  
 فرزند و آداب نفیس و ہم رسوم  
 قبل شادی جملہ خواندی ز ابتدا  
 ہر کہ نزد تو نباشد معتمد  
 کہ ز حفظ خوشتن غافل مباش  
 کہ ز شر دشمنان ایمن مشو  
 یاد کن تحفہ بر رسم دوستاں  
 در بخت برداں کنیز حوروش  
 آں کمر آں بینی و رخسار او  
 آں زنج آں عنقب آں کاکلش  
 نیز مرغگان و کمان ابروش  
 اینہم فوج گراں با حسن بود

در بلا و ملکوت با مردوزن  
 بانوازش مائے خود ممتاز کن  
 گنج دولت بر سر تعلیم پاش  
 مے شو مد از جان از دل مخلصت  
 آبیاری کن با تہار فنوں  
 شاہی یوناں ازین از بین او است  
 امر فرمودند شاماں یا لعموم  
 دختران در خانہ مائے والدین  
 علم دین و مذہب طلب نجوم  
 نیک بنگر تا چہ باشد انتہا  
 خوردن چیزے ز دستش بہت  
 و ز ضروریات خود غافل مباش  
 خواہ بود دشمنے ظاہر تو  
 کہ فرستادت شہ ہندوستاں  
 منفعل یا قوت ادعل لبش  
 آں دوپستاں شک سبب و ناو  
 گردن بیاعذار سے چوں گلشن  
 غمزدہ و غنچ و دلال ز غشوہ اش  
 کشور دہا مسخرے نمود

بود از سر تا پایش بر ملا  
 می شدی ویدی گراں ماه نیر  
 یک سجان الذی خلق لها  
 فی الحقیقت جمله همیش زهر بود  
 پرورش از زهر قاتل یافتند  
 بهیچو افعی بودش آن نقش و نگار  
 کر کے کردی بوصلت التجا  
 زان تحت آمد پسندت آن کنیز  
 یک بانظر تهمتی ویدمش  
 از ره عقل و فراست یافتم  
 که شدش از زهر قاتل پریش  
 عرضہ کردم پیش تو از حال او  
 افعی است و زهر او بس قاتل است  
 از مغان کہ پیش تو آورده است  
 آزمودی عرض من تصدیق شد  
 راسہ گر شاہ را باں عیش و بدم  
 آن زماں گر شہ نمے کردی نمود  
 حکم تو نافذ مکن با یک دلیل  
 صفت انصاف و صفات حق شناس

فتنہ ما و فتنہ ما و فتنہ ما  
 زہرہ ماروت در چاہش اسیر  
 کیف احیا ما برزق اجلب  
 گو بظاہر حور طلعت می نمود  
 آتش زہر از رخسار می تافتہ  
 در درونش بود ستم زہر مار  
 جان شیرینیش از و گشتی جدا  
 بودم اندر آن زماں نزد تو نیز  
 با ترازو سے خود سنجیدمش  
 بدر گے راسر بسر دریا فستیم  
 زہر شد آن جہت و دوش و برش  
 با تحائف باعث ارسال او  
 پس ترا قصدش نمودن باطل است  
 در حقیقت قصد عانت کرده است  
 تجربہ کردی ترا تحقیق شد  
 این زماں دوران پر او حسرت بد  
 این زماں این بود تو سرگز نمود  
 شاید او حق رائے باشد کفیل  
 مملکت را عدل و ان محکم اساس

بر عدالت قائم این من سماست  
 بادشاه گرعادل ودانا بود  
 هست ضرب المثل در ہندوستان  
 شاہ عادل بہ ز مطرواہل است  
 دوہر اور واں تو ملک عدل را  
 ملک عدل است چون طوفان باغ  
 از عدالت ملک چوں گلشن بود  
 بادشاہ عادل و نصفت شعار  
 عالمے را ہچو بستانی شمار  
 شرع شاہ است سیاست اش  
 ملک چوں شہر است کو پر ز بود  
 لشکری باشد قوم سلطنت  
 مال یابی از دعائے عوام  
 عدل میدارد جہاں را برقرار  
 اے عطائب کن کہ شد طول این سخن  
 از مجرب ما نوشتہم در کتاب

بعثت پیغمبر را این بنا است  
 مالک ملک دل و جانہا بود  
 عدل سلطان بہتر از خصم زبان  
 بے عدالت ہچو روف زابل است  
 کہ تمے گرو ز یک دیگر جدا  
 عدل بے ملک است صحرا و چراغ  
 بے عدالت ملک چوں گلخن بود  
 باغ عالم را بود ابر بہار  
 دولت اورا مے نماید آبیار  
 ملکے باشد نگہدارندہ اش  
 لشکرش بکشاید و ناصر بود  
 مال باشد ضامنش در مملکت  
 عدل را بندہ بود ہر خاص و عام  
 کو بود اصلاح عالم را مدار  
 مستمع را بیش زیں حیران مکن  
 پند ما و انشد اعلم بالصواب

ہر کہ خواند زو طمع وارم دعا  
 بو کہ عصیانم بخشا پند

عبدالودید  
 چیز ما

# رباعیات و قطعات متفرق لحرره

## رباعی

ایں عاجز و بیچارہ تو دانی ز رمی  
چوں جز تو کسی نیست که گیرد سستش

نومید ز لطف چه فشانم رمی  
پرورده خود زور چه رانی رمی

## رباعی

چوں خمیر گل من ساخته شد ز آب عصا  
ذات پاکت ازل چونکہ رسم است کریم

پس چسپاں سرزند فطرت من جو بخطا  
بر خطا کار خود از لطف و کرم رحم من

## رباعی

چوں مایه فطرتم عصا بود است  
ایں بنده دیوانه عصیاں و خطا

پس سود من از عمر خطائی بود است  
ہشیار بامید عطلائی بود است

## رباعی

تا توانی بہر کس بنشین و بر خیز  
یا فرو مایه و متکبر و خود پس بنشین

ہمہ کس را تو بدیاں شیر چو شکر آمیز  
و دشمن چیں دشمن سازد در اندازگرین

## رباعی

کے در ہر زماں بیزار باشد  
بماند و راماں از فتنہ و شر

کہ دلہارا از و آزار باشد  
کہ کم آزار و کم گفتار باشد

## قِطْعَه

اعتماد و کتفا اندر امور نیک و بد	بر فرومایه و بد باطن نه کار عاقلی است
چوں کسے راز سودستی که کردی امتحان	پس بکاری بار دیگر آزمون جاہلی است

## قِطْعَه

یار و خویشاں را چو بار توغبنا خاطر است	تا توانی بار خود هرگز منہ بردیگران
بیں چه دانایان گهر در سلک لغت شغف اند	یار شاطر باید و نئے بار خاطر تا توان

## قِطْعَه

آبرو کے میہماں است آنکہ باشد یکروز	آب چوں ویرالیتند بد بواز و پیدا شود
میہماں چوں بار بار آید نماز قدر او	زناغ زیں خوبی بد خود در رسوا شود

## قِطْعَه

بہتری حاصل شود ز افتادگی و انحسار	گر بود کجبت رسا و لطف حق باشد میں
غور و نماز ان مشو بہ سر بلند سپا خویش	کز بلندی مائے بود زیر افتادن کہیں
دانه بین از خاکساری نخل سر بیاں	بنگرا از نخل بلند افتاده خرابا بر زمین

## قِطْعَه

چه پر سپند کاندرا در دنیا	بر اور بہ بود یا یار غمخوار
چه خوش لغت جوابش پر دانا	بر اور بہ بود باشد اگر یار

## قِطْعَه

با ہمہ مردم کہیں و مہیں	شیمہ عاقلان موالات است
لکن از مردمان بد باطن	قطع کردن بہ از ملاقات است



## قطعه

تا خلف پسر یکہ تو بہین پدر وارو روا | الفتنے وارو بہ بدخوا ماں بدگویان او  
از پے خوشنودی شاں با پدر باشد عنید | غیبت مذبان و بدگویی کند در شان او

یا الہی وہ اماں از این چنین پور خبیث

کہ بود حسب زن و بعض پدر ایساں او

## رباعی

زن کہ شور کرد با انسوں جدا | از پدر و زماور و از استر با  
بدترین از ماور و از کژوم بود | ز ہر شاں را فاد و نشینش لاووا

## رباعی

زن کہ ویندار و پار سا باشد | ہم وفا دار و با حیا باشد  
صورتش خوب و سیرش نیکو | مرد را نعمت خدا باشد

## رباعی

آسودہ کسے کہ با منہرے باشد | یا اہرث فراواں ز پندے باشد  
زیں ہر دو یکے اگر نباشد زوش | بس خوار و ذلیل و در بدرے باشد

## رباعی

مرد باید کہ با وفا باشد  
نیک اخلاق و با صفا باشد  
نوجواں شیر دل قوی و عنی  
پے زن نعمت خدا باشد

## قِطْعہ

پسر است آنکہ در زمانِ عفتا  
 بہو اداری و رضائے پدر  
 در سرش حرمت پدر باشد  
 نہ در لغزش و سیم و زرباشد  
 بر خلافِ رضا و حکمِ پدر  
 نہ مطیع زن و خسر باشد  
 گر ازینہا نصیبِ نخبش نیست  
 مار بہتر ازین پسر باشد

## قِطْعہ

پس از تجلے انوارِ علم و فضل و ہنر  
 چنانکہ از شب تار آفتابِ عالمتاب  
 زوال پرده افلاس بیکلم گردد  
 پس از تبسم نور سحر علم گردد

## قِطْعہ

اگر خواہی کہ باشتی در جہانِ باستانِ مت  
 نئے بینی کہ از عزتِ عبادت چوں زایل  
 عبادت کن عبادت کن عبادت کن عبادت کن  
 نئے ماند عزت ہم نشان نیکو و رایت کن

## قِطْعہ

سخنی و شجاعی کہ باشند عتی است  
 وگرنہ عتی نیست عتی بود  
 کہ صدق یکدیگر انداز شمار  
 ذلیل است و نادار و بے اعتبار

عزت و عبادت کن  
 عبادت کن عبادت کن

سخنی و شجاعی  
 عبادت کن عبادت کن  
 ۱۰۶ عدد دارد

# قِطْعَه

قول شخصے کو بصد تاکید باشد از ابتدا  
 میں ز تکمیلش کہ چوں او نے کند ایساے او  
 گرز قوشش فیصدی جرمیکدومی باشد دروغ  
 بول کن بر قول اولعت رساں بالائے او

# قِطْعَه

کسانے را کہ باتوا نغتنے دارند و یا راستند  
 ز قرض دوام با ہم بہ کہ باشی مجتنب ایشان  
 مدہ نشان قرض و مستان نیم صہ گر چہ مجبوری  
 فَإِنَّ الْقَرْضَ ضَرْمٌ أَضْرْمُ الْحَبِيبَةِ كَقَوْلِهَا

# دُبَاعِي

از عدم در وجودم آوردند  
 عقل و ہوشش و حواس قوت و را  
 شہوت و حرص و آرزو بسپردند  
 ہمہ خدام اتباع نشان کردند  
 پس بگو در میان گناہم چیت  
 کہ ہماں کردم آنچه بسپردند

# تظلم

خوش بیا سے زین پری روئے  
 ماہ سیما ہلال ابروئے  
 کبک رفتار چشم آہوئے  
 گلعداری ویاسمن بوئے  
 سنبلیں حبیبِ عشرین موئے  
 حرفگیری حسود و بد خوئے  
 طعنہ خوئے و عریبہ جوئے  
 خود روی خود پسند و بد گوئے  
 چہ برادرچہ والد و شوئے  
 از وفا و وفاق یکسوئے  
 دیورسزن کہ غولِ بد روئے

خوشخرامے چو حور بانوئے  
 سیمتن لعل لب پری پیکر  
 سروستان حسن ز بیانی  
 مچھلیں جتہ نازک اندامی  
 گل خوشترنگ باغِ محبوبی  
 گرد و انداز و نکتہ چیں باشد  
 بے حیائی درد غزن بیدین  
 خود خیالے و خود سرے خود ہیں  
 در بولش و قعت کسے بنود  
 تفرقہ جوئے و فتنہ انگیزی  
 این چنین زن بلائے جان باشد

زینہار از شیمس اثر اور  
 زینہار از خبیث بانوئے

## قطرہ دیگر

خویش باید کہ با برادر خود  
 پارو غمخوار و با وفا باشد

درد و قالب بھدگر یک جاں کہ بیک دیگرے قذا باشد  
 خود غرض بھروت و بدخواہ  
 نہ برادر نہ آشنا باشد

## قطعہ دیگر

اے کہ در کار خویش ہیشیاری  
 سرمتاب از اطاعت افسر  
 افسرت گزرتست آزرده  
 مبتلائے تفکرات شوی  
 در زراہ کرم بود خوشنود  
 در ہنر ہا قوی چو اسلاطوں  
 پا منہ از مناعے ادبیروں  
 نارضا مند با خیال زبوں  
 بہ بلا مانے در بیج گونا گوں  
 ظاہر امہرباں و شاد دروں  
 باشی از ریج و فکر و غم آزاد  
 مستفید از مفاد گونا گوں

در بیان فواید و منافذِ زبان و مشائخِ چینی و سنی سامی  
 مالکِ ہر دو سر ابرکت و عظمت والے  
 ہے عجیب نشان تیری اوجم و گمانِ بزرگے  
 تیری حکمت تیری قدرت کا بیا کرنا ہو  
 آدمی اشرفِ مخلوق بنایا تو نے  
 لفظ اور عقل سے پھر اسکو ہر افرز کیا  
 خالقِ ارض و سما قدرت و حکمت والے  
 ہیں عجب کام تیرے عقل و خرد سے باہر  
 اور تیری حمد و ثنا و روزیاں کرتا ہوں  
 نیک اور بد کا اُسے راہ بتایا تو نے  
 علم و دانش کو خرد سے اسے ممتاز کیا

تو نے حکمت سے وجود اسکا کیا کیا ایسا  
 اسمیں ہر طرح سے ہر قسم کی آبادی کی  
 گردا گردا شہر پناہ اسکے بنائی چری  
 حسن و خوبی سے رکھی اسمیں ہر دروازے  
 سرسبز اور نایاں کوچے ہیں روہی ہیں  
 روشنی کیلئے مشعلیں اس میں روشن  
 اس میں بازار ہیں وکان بھی سوداگری  
 انجن اک چلتا ہے آلات کا اسکے اندر  
 انتظام ایسا ہے آبادی کا جسکے میں مکین  
 دل کے احکام کا اظہار زبان کرتی ہی  
 کیا کہوں کیا ہے زبان اور ہیں کیا کام اسکو  
 گوشتیں ہتی کلید در گنج حکمت  
 خنجر و تیغ و سناں ہیں بسیر اسکا  
 یعنی گرواد اسکے ہیں دانت ایسے کہ چون تیغ و سنا  
 دشمنوں کا ہے پیزی سے مدارا کرتی  
 پھر وہ ان کی ہی کمائی سے غذا لیتی ہی  
 گویا وہ مخدوم زبان دانت ہیں خادم اسکے  
 ہے سبق ہم کو گراہدا میں ہر سنا اپنا  
 ہے اک آلہ کسی کام کے کرنے کیلئے

کیا عجب شہر یہ قدرت سے کیا ہوا  
 اور تمدن میں عجب طرح کی اسادی کی  
 کیا نفیس اس دس کی صفائی و عجب نری  
 آتی ہیں اسمیں انہی اہوں میوڑ تازے  
 ہنگی اور دہوہی ہیں سستی ہیں ہر وہی ہیں  
 اور ہوا کی بھی ہیں کہہ کیاں ان پر علمین  
 اور گداگر بھی ہیں منعم بھی ہیں کا بچ بھی  
 کام کرتی ہیں کھلیں شہر کے اندر باہر  
 بیکدگر سے شکر و شیر و مددگار و معین  
 نرمی و سختی و اصرار زبان کرتی ہے  
 اسکی تکلیف ہی کیا اور کیا آرام اسکے  
 ہیں عجب اس میں رموز اور عجب سے نعمت  
 ارد گرد اسکے عدد و بچیں ڈیرا اسکا  
 ان میں آجائے تو کٹ جائے کہا پائے اماں  
 درمیاں انکی خوشامد سے گزارا کرتی  
 لذتیں باقی ہو اور خوب مرالبتی ہے  
 اور آقا ہے زبان دانت ملازم اسکے  
 پس ہے ملازم ہمیں نرمی سے گزارا کرنا  
 جہ طرح کشتی ہے دریا سے گزرنے کیلئے

آلہ ہوتا ہے کسی کام کے کرنے کیلئے  
 جسم میں بہت سے آلات ہیں لیکن یہاں  
 یہی آلہ ہے خیالات بیان کرنے کا  
 یہ وہ آلہ ہے کہ بمثل ہولاثانی ہے  
 یہ ہر تبتلانی ہے سب سے سبب و زبان کی زبان  
 کائنات اسکی ہے ارشاد سے آباد ہوئی  
 ملک ہستی کا ہے آباد اسی کے دم سے  
 یہی سکھلاتی ہے ہر کسب تجارت کو علوم  
 یہی ہر چیز کی تفصیل بیان کرتی ہے  
 یہی ہر قسم کے حالات سے ظاہر کرتی  
 اسکے ہیں تابع فرمان مسلم اور شمشیر  
 سمجھی جاتی ہے تو عالم کو ہلا دیتی ہے  
 اسی شمشیر سے تسخیر جہاں ہوتا ہے  
 یہ وہ دولت ہے کہ منقاد بھی پہنچا دے  
 گرجے موسیٰ کی دعا ہوئے مارون تھا  
 یہ ذریعہ ہے عزت کے بیاں کر نیکا  
 مشوروں اور صلاحوں کا ذریعہ یہ ہے  
 کس طرح بیچ و خرید ہوتی ہے بازاروں میں  
 کس ذریعہ سے متاعوں کو بیچتے دیتے

جیسے مقرر صحتی چیز کتر نے کیلئے  
 سب سے اعلیٰ ہے کہ شرف ہے اسی انسان  
 نیک و بد کام کے حالات عیاں کر نیکا  
 مایہ ناز گدا دولت سلطانی ہے  
 نفع و نقصان یہ بتلاتی ہے جو کچھ چاہیں  
 ہستی از بند عدم اس سے زیادہ ہوئی  
 اور تمدن کی ہے بنیاد اسی کے دم سے  
 اور بناتی ہے بد و نیک و مفید و مذموم  
 یہی ہر امر کی تفسیر عیاں کرتی ہے  
 حسن اور قبح سے مرشے کو ہر ماہر کرتی  
 اسکے منت کش احسان سلطان و امیر  
 خاک میں لاکھوں کروڑوں کو ملا دیتی ہے  
 اسی یوسف پہ فدا و در زباں ہوتا ہے  
 یہ وہ نعمت ہے کہ محتاج بنی ہیں جسکے  
 در حقیقت یہ دعا کھتی کہ زباں نکلی نہ لختی  
 یہ ذریعہ ہے یافت کی عیاں کر نیکا  
 وعدوں اقراروں کا ہونا ذریعہ یہ ہے  
 کیا ذریعہ کسی عرس کا سرکاروں میں  
 کس ذریعہ سے کسی شکر کا ہر سودا کرتے

کس ذریعہ سے کسی با کو منواتے ہیں  
 کس طرح کسی مجرم کو سزا دیتی ہیں  
 کس نے ایمان کا توحید کا اقرار کیا  
 حضرت نوح کا طوفان بہایا کس نے  
 سلطنت ہی کہ تجارت کہ فلاحت کہ منبر  
 اس زباں کہ ہی سہا رسو ہیں سو تری کام  
 اس زباں کے ہیں زبانہ بین سارو سارے  
 کفر کی خواب سے سوتوں کو چکایا اس نے  
 اس کی تفریر کا دریا چوروں سوتا ہے  
 بادشاہت کی ہے بنیاد اسی پر قائم  
 جگ میں ممتاز نبی اور ولی اس کے ہیں  
 اس کی تنیم سے تر ہوتی ہیں دل کو بستنا  
 گر خیالات ہوں نیک اور سو قابو میں ہوں  
 موم ہو جاتے ہیں سنگ اسکی گہر سنجی ہو  
 سنگدل کو یہ بنیاد بتی ہر اکدم پانی  
 اسکے اعجاز سے دل آتی ہیں کافر ایمان  
 زندہ دل کرتی ہے ہرزہ دلوں کو چوں  
 زخم دل پر یہ لگا دیتی ہے مرہم عیسے  
 اسکے اعجاز سے ہوتی ہیں مرادیں پوری

کس ذریعہ سے کسی چیز کو منواتے ہیں  
 کس طرح ظلم کی بنیاد مٹا دیتے ہیں  
 کس نے ایمان سے اور دین انکار کیا  
 اور زندہ ان سے یوسف کو چھپایا کس نے  
 علم ہے کہ فنوں کسب کہ کار و بیگر  
 اس کی ہمت سے ہی انجام بہ ہو ہیں کام  
 کہ بجز حرکت اور بیچ نباشد کار سے  
 جام توحید کا پیاسوں کو پلایا اس نے  
 رشک نظر ارازم دور زماں سوتا ہے  
 اور ریاست کی سیاست ہی اس پر محکم  
 بانیر شرک خفی اور جلی اس سے ہیں  
 اسکی تنیم سے کھیل جاتی ہیں دل کا کیا  
 پھر نیت ہو کہ ہوتے ہیں سب کام اسکا  
 جشن ہو جاتی ہیں جگاسکے دروخی سے  
 دوست بن جاتے ہیں جو مچتے ہیں دشمن جانی  
 آگ اور پانی کو کرتے ہیں ملا کر کیا ان  
 اور ہنسا دیتی ہے غمناکوں کو لوپوں میں  
 یہ بیہنا ہے زباں اور عھلے موٹے  
 دیو و دد کو یہ بناتی ہے فرشتہ نوری



گر ہر دل صاف زبان نیک سخن ہو بلاگ  
 گرنہ قابو ہو زبان سحت زبان کرتی ہو  
 کوئی مودی نہیں دنیا میں زبان کے برہمگر  
 زخم تلوار کا ہو جاتا ہے آخر اچھا  
 بچوں بوڑھوں میں جو انوں میں فساد ہے  
 قتل و غارت کی ہی بنیاد اس نے والی  
 یہی مال باپ کو اولاد کو کرتی ہے جدا  
 یہ بنا دیتی ہے دیوانہ خرد مند و نکو  
 یہ بھلا دیتی ہے سب عقل خرد کی باتیں  
 بہن سے بھائی سے ماں باپ سے کرتی ہے جدا  
 چشم و آبرو ہی ہوں عارض بھی پیشانی ہو  
 گر یہ آلات پھر ہوں اسکے مدگار دین  
 کتے کے بھانڈے میں پانی یہ پلا دیتی ہو  
 باپ کی گود سے یوسف کو نکالا کس نے  
 باغ فردوس سے آدم کو نکالا کس نے  
 بھائی بھائی میں شقاق اور عناد اس کے  
 یہ زبان نہیں کہ مانگن ہو کہ جس سے بھری  
 شیر و خوار سے پر جاوے جو پایا اچھا  
 جسم کا جلتی ہوئی آگ میں پڑنا اچھا

نہ تو پانی ہی دوتا نہ جلاتی پھر آگ  
 کام شمشیر و سنان کا یہ زبان کرتی ہو  
 زخم کرتی ہے زبان تیغ و سناں سے بڑھکر  
 اور کبھی زخم زبان کا نہیں اچھا ہوتا  
 خاندانوں میں گھرانوں میں فساد کے ہیں  
 کشت اور خون گلستان کا یہی ہر مالی  
 یہی خاوند سونی بی پہ کرتی ہے جعت  
 یہ بنا دیتی ہے ستانہ سز مندوں کو  
 روز روشن کو بنا دیتی ہیں کالی راتیں  
 چور بد معاش حرامی سے یہ دینی ہے بلا  
 قدر عتاب بھی ہو اور زلفت پریشانی ہو  
 پھر یہ جانو کہ کسی کی بھی ماں خیر نہیں  
 شوک اور سگ سے یہ انسان کو ملا دیتی ہو  
 اور پھر چاہ میں ندان میں لاکس نے  
 اور فرعون کے گھر سے کو پالا کس نے  
 اور قبائل میں نفاق اور فساد اس سے ہیں  
 یہ زبان نہیں فولاد کی ہے تیز چھری  
 اور گلوگیر اگر ساپ ہو کالا اچھا  
 ماکھ میں کتر دم پرنیش پکڑنا اچھا

گر مقابل ہو کہیں اگرگ جفا جو اچھا  
او تکی قابو میں جو تفریر آجاتا ہے۔  
فلتہ انداز دور انداز و فسول ساز بری

گر مزاجم ہو کبھی پوز ستم خواجھا  
کہ وہی شخص فقط اُن کا مان پاتا ہے  
بر زبان بد و بد گو و سخن ساز بری

کہ ہزاروں ہی قساو اس سے پیا ہوتے ہیں  
زہر سے اوسکے ہزاروں ہی فنا ہو رہے ہیں

## حکایت ہل گنہگار

ہے احادیث آیات سے تصدیق اسکی  
سُن کے یعقوب نے کی خواب کی بسیریاں  
ان ستاروں میں تو منہاب درختان ہو گا  
حسد کی آگ سے جلتے ہوئے ہاتھوں کا چھنا  
کچھ بیان خواب کا کچھ اسمیں سخن سازی کی

قصہ حضرت یوسف سے تحقیق اس کی  
باپ حضرت یوسف نے جو کی خواب عیاں  
کہ تیرے بھائی غلام اور تو سلطان ہو گا  
بہن سوئی نے یہ سارا بیان چھپ کے سنا  
اُس نے یوسف کیلئے بھائیوں سے غازی کی

## حضرت یوسف علیہ السلام کی مصیبتوں کی اصلیت

شعلہ زن آگ بنا ہونک سے ٹھنڈا پانی  
حسد کی آگ سے جل گھس کر ہو کر شعلہ بنا  
کہ کوئی فکر ہمیں اسی بظرت نہ رہے  
اُس کی اس کا رشتا ہی وہ یہ سامت آتی ہے

بات سُندر سوئے یوسف کے دشمن جانی  
بہن کی تیغ زبان نے کیے دل انکو خراب  
مشورہ کر لیا بھائیوں نے زہر قتل اسے  
بہن کی آتش غازی سے جو ہر ڈکھائی

کہ پدر سے لیا یوسف کو مواسا کر کے  
سخت بید روی سے اک چاہ میں سا بھینکا  
چاہ سو نکلا تو کمانتھ سو اُنکے جوں غلام  
مصر میں حضرت یوسف ہوئے زندان میں  
چل گئی دونوں کے سر پر جوزباں کی شمشیر  
ظلم یوسف پہ پوا بہن کی غمازی سے  
یہ عداوت یہ قسوت یہ عناد اور یہ فساد

بھڑیٹے لیگئے بڑہ کو دلا سا کر کے  
پھر جو نکلا پولا نو کبیطح پر بے چا  
پھر غلامی سے جو نکلا سو ازندان انجام  
اور کنعاں میں سو حزن سے یعقوب بصیر  
دیکھئے دو نو کا کیا جرم تھا کیا تھی تقصیر  
اور یعقوب پہ چوراس کی سخن سازی کر  
تھے یہ کرتوت زباں کے کہ ہوئے سب باد

چاند سے بھائی کی بھائیوں کو محبت نہ رہی

باپ کو رنج دیا کوئی مردت نہ رہی

## حکایت دیگر پر سبیل مشیل

قصہ کافر ہونے کنعان بن نوح علیہ السلام کا

زن کی محبت میں

پھر اس طرحی اک اور حکایت سنئے  
مشورہ یہ کفار نے باہم مل کر  
مشورہ بھیرا کہ زن ہو کوئی بن باہ جبیل  
بن کے دیدار وہ بلجائے مسلمانو نہیں  
ان سے اک زن کو ہوئی دعوت اسلام مول  
کچھ بناوٹ نہیں قرآن کی روایت سنئے  
کہ کس طرح سے برباد کریں نوح کا گھر  
ہم سے درپردہ کرے نوح کا تسلیم وہ  
رضہ انداز ہو مکاری کو ایمانوں میں  
لئے سلام لفرمان خداوند و رسول

اس کی رفتار پہ تھا کبک کی گواران  
 اس کی بویاں قیامت کی مہانگت تھی  
 چشم و ابرو پہ کمان و گل نرگس تھی فدا  
 گفتگو اس کی تھی جاوود طلسم و اسول  
 کافر دلی سے بظاہر وہ مسلمان بنی  
 حضرت نوح کا بیٹا تھا یہ کنعان نامی  
 عقد اسکا ہوا اس زن جو کفاسی تھی  
 اس کی صحبت میں شب روز لگے رہنے وہ  
 شہد الفت میں وہ مکھی کھریچ فیند ہوا  
 مجلس وعظ پر میں کوئی شرکت نہ رہی  
 حضرت نوح پر کو تھے ہدایت کرتے  
 مست و مذموش ہو کیوں الفت زن میں  
 قول زن نشہ الفت میں نہ کرنا باو  
 محو الفت کو و لیکن یہ گوارا کب تھا  
 دل بکدر ہوا سنکر وہ نصیحت کا کلام  
 آتش شوق بامامت کے بھرا کٹھنی ہے  
 شوق پوشیدہ تھا اور شرم و حیا تھے پہلے  
 اب نہ وہ شرم سا اور نہ حیا تھی باقی  
 نوح نے گراچہ بہت چارہ کیا محنت کی

اسکی گفتار پہ تھے بسبل و طوطی قرآن  
 سر و شمشاد کو اس قد سے نہ کچھ نسبت تھی  
 زلف و رخسار پہ تھی بسبل و ریاں شیدا  
 ایسی لسانی پہ ہوئے حضرت کنعاں محنوں  
 صن کی وجہ سے محبوبہ کنعان بنی  
 دین و اسلام پدیر کا تھا یہ پکا حامی  
 تھی حسین ماہ جلیں بھول وہ گلزار سی تھی  
 صفحہ رخسار پہ تبیح لگے کہنے وہ  
 تہر مژگاں کا وہ آہ کی طرح صید ہوا  
 آنا جانا نہ رہا دین کی محبت نہ رہی  
 شغف الفت زن کی تھی شکایت کرتے  
 یاد مولیٰ کی بھی کرتا کہ نہ ٹھہرے مجرم  
 زن نے آدم کو کیا فالدیریں سے باہر  
 کہ رہے اپنی چلبیہ سے وہ اک دم بھی عیدا  
 تو سن نفس کے قابو میں تھی اپنی زمام  
 پانی چھڑکانے سے کم سخت بھرا کٹھنی ہے  
 کچھ ادب بھی تھا اور بوئے وفا تھی پہلے  
 اب تو جام مے و محبوبہ سو و ساتھی  
 بہن بھائیوں نے بہت لطف کیا مست کی

گرچہ ان سب سے بہت سچی بھی کی چارہ کیا  
 بے ادب یا کاشوخی سے تھا باتیں کرنا  
 آتے جاتے تھے زن بد کے بہن اور بھائی  
 نیک کنعان کا کوئی خویش نہ آنے پاتا  
 مال دولت تھا بہت اسلئے پرواہ نہ تھی  
 زن نے نار ا کہ یہ موقع ہے سخن سازی کا  
 پہلے الفت سے بنایا اسے شیدا اپنا  
 میری باتوں پہ یقین اسکو ہی کر رہو بھی  
 اب کسی طرح سے کافر بھی بناؤں اسکو  
 قید خویشوں کی نسبت سے چھڑاؤں اسکو  
 باپ کا بہن کا بھائیوں کا دشمن  
 اب نکالی زن نگارہ نے اس طرح مٹی  
 کبھی کبھی کہ میری بہن کو الفت نہ رہی  
 کبھی کہتی کہ تیرے بھائی ہیں دشمن تیرے  
 کبھی کہتی کہ تیرا باپ ہے دشمن تیرا  
 مجھ سے پوچھنا کبھی نہ تو ہو کون کوئی  
 تیری آرام تیری علیش سے جب چلتا ہوں  
 کیا بھروسہ ہے مجھے اوپر مجھ ہی تباہ  
 اس طرح اسے کہیں کوسراؤں باتیں

زن کے شیدا پہ لگا اسکا اثر کچھ نہ ہوا  
 بھائی بہنوں قبیلہ سے نہ ہرگز ڈرتا  
 یہ تھا گھر انکا زن بد نے جو قدرت پائی  
 گر کوئی بھولے سے آتا تو وہ سر کی کھاتا  
 باپ کی ماں کی بہن کی نہ کسی بھائی کی  
 اب اثر ہوگا میرے مکر و دراندازی کا  
 گفتگو کر کے بنایا اسے رسوا اپنا  
 ہے امید اسپہ کر لگا کہ جو میں اسکو کہوں  
 باپ بھائیوں کا مخالف بھی بناؤں اسکو  
 اپنی بھائیوں سے کسی طرح ملاؤں اسکو  
 تب بنا سکتی ہوں انہوں سے اسکا بدن  
 باتیں کرتی تھی وہ کنعان سے خلوت میں تھی  
 کہ فلاں بات کہی اُس نے تیرے ہمتیں تری  
 مشورہ کرنے ہیں اب قتل کا ہمتیں میرے  
 باپ تیرا نہیں کھرسر وہ کیونکہ میرا  
 نہیں معلوم کہ میں کیسی ہوا اسکی ہوی  
 نہ کبھی خرم و خوشحال تجھے ملتا ہے  
 کس طرح سمجھوں میں اسکو کہ وہ میرا تیرا  
 دل چڑانے کیلئے اسے لگائیں گھاتیں

آخر اس نے کہا کنعان کو میرے بلے  
 چھوڑ دی مجھ کو کہ وہ تجھ پہ ہوں راضی  
 جان قربان کروں تجھ کو نہ دیکوں منعم  
 مجھ کو بد کہتے ہیں وہ تم کو برا جانتے ہیں  
 کوئی بھی بات ہماری نہیں بھاتی انکو  
 یہی بہتر ہے کہ میں تجھ سے کنارہ ہی کروں  
 باپ تیرا ہو کی طرح سے راضی تجھ پر  
 ایسے دنیا روں کا فر بھی ہیں اچھ سو با  
 اپنی اولاد کو وہ دیکھ کے خوش ہوتی ہیں  
 تیری زراپنی ہر مال پیا ہر گھر اپنا ہے  
 درحقیقت ہیں وہ جہنم کی کیوں نہ خوشحال  
 کیوں نہ عورت کی بہن بہائیوں سوا الفت کو  
 جب تک مجھ کو نہ چھوڑے نہیں آرام تجھے  
 آتشیں لب کے زباں نے جو یہ منتر پھونکا  
 نشہ الفت میں نہ سمجھا کہ سخن سازی ہے  
 توڑتی ہے مجھے خوشیوں کی کہ مکار سو یہ  
 باپ بیٹے کا نہیں ہوتا سو دشمن ہرگز  
 باپ کو رب کا رتبہ ہے دینا حق نے  
 رب بندوں پہ ہمیشہ ہی کرم کرتا ہے

اس قدر جان پہ اپنی تو مصیبت مت کے  
 تجھ کو آرام بلے میں بھی ہوں راضی بارے  
 جو محبت ہے مجھے تجھ سے وہ تجھ کو محلو  
 تیری اور میری محبت کا بڑا مانتے ہیں  
 کچھ کی طرح کی الفت نہیں آتی انکو  
 اپنے ماں باپ کے گھر جا کے گزارہ کروں  
 ایسے اسلام بیزار ہوں میں کافر  
 جو کہ اولاد کو ہرگز نہیں کرتے بزار  
 تیرے ماں باپ تجھے دیکھ کر کیوں روتی ہیں  
 کھانا پینا بھی جدا شام و صبح اپنا ہے  
 عیش و آرام کیوں سہا کر کیوں زوال  
 کیوں نہ اک عورت بیدیں سو محبت اوکو  
 مجھ کو یہ سب محبت کیوں کرتے ہیں نام تجھی  
 دیکھ کی طرح ہوا جوش میں زن کا شیدا  
 بات سب ہونے بناوٹ کی دعا بازی کی  
 ظالم اور ہے باطن میں سب باری کی  
 جوں بھیر نہیں ہوتا ہے ہر سخن ہرگز  
 زن سے شوہر کا بیان کیا ہے حق نے  
 دیکھا جرم و خطا پھر بھی کرم کرتا ہے

باب بھی اپنے پر ہی کرم ہے کرتا  
 لیک عورت ہی لباس ازینے آرام جو  
 اور اگر سیلا ہو ملبوس تو آسائش کیا  
 یعنی گریصاف ہوتی تہمت بد خوئی سے  
 جھوٹ بہان سے ہو پاک در اندازی  
 خود نمائی و خود آرائی و خود بینی سے  
 بے حیائی و بد اعمالی و بد کاری سے  
 مرد کے واسطے یہ زن سے لباس فاخر  
 الغرض سن کہی کنعان کی جواب اسکو دیا  
 باپ چھوڑو لگا بہن چھوڑو لگا بھائی چھوڑو  
 سو قد پیرے میں باپ کو بھانسی دیدو  
 شرح عارضی پر بجا اور گل اگان کو دو  
 الغرض چھوڑو کے دین سو گیا کافر کینعا  
 کہا ابلیس نے اے زن تیرے صد جانوں  
 واہ سے پس پیمبر کو بنایا کافر  
 باپ سے جو کہ پیغمبر تھا اسے توڑ دیا  
 تو جو تلبیس میں عیاری میں ثانی میری  
 راستوں مجلس کفار میں کنعاں ہتا  
 آخر الامر جو بلوفان نمودار ہوا -

گر خطا دیکھے پس کی تو شرم ہے کرتا  
 صاف ہووے تو ہو آرائش تن اور ہوا  
 ننگ ہے عار ہے تبدیل ہی کرنا چھا  
 اور سخن عیبی و عجازی و بد گوئی سے  
 فتنہ پروازی و بد خلقی و عجازی سے  
 نکتہ چینی و دعا بازی و بیدینی سے  
 بیوفائی سے بھیری و بیکاری سے  
 گریہ ایسی ہو تو تبدیل ہے کرنا بہتر  
 ہے لغتیں باتوں پیرری کہ نہیں جھوٹ ذرا  
 اور خدا چھوڑوں مگر عمدہ تختی چھوڑوں  
 تیغ ابرو پہ بہن بھائیوں کو ہر کر دوں  
 تیری خوبی پر فدا دین کا گلستاں کر دوں  
 لے لیا زن کی سخن سازی زدن اور  
 صبح و شام اس تیری مکاری کو گن گواہوں  
 اپنے بھائیوں جو کافر تھے ملایا آخر  
 اپنے پرائیوں کے جو کافر تھے اور جوڑ دیا  
 بلکہ بڑھ کر تو فریبوں میں ہے نانی میری  
 باپ کو چھوڑو کے کفار میں شادان ہتا  
 اور سیلاب و فتناب سر سیکار ہوا -

باب چلا یا بہت پر نہ چڑھا کشتی پر  
 نوح روئے کہ خدا یا یہ سپر ہے میرا  
 دیکھتا ہوں میرا بچہ ہے گرفتار بلا  
 غم کے طوفان میں غرقاب میں کشتی تیر  
 ایسے طوفان بلا سے تو کراں وہ اسکو  
 اب بھی گر فضل ہوا تیرا تو بچ جاتا ہوں  
 حق کا فرمان ہوا نوح بنی کو اسدم  
 وہ تیرا اہل نہیں اور نہ ہی بیٹا تیرا  
 زن بیدین کے برابر نہیں جانا تمکو  
 تجھ کو اور تیری سب اولاد کو اسی چھوڑا  
 کچھ نہ جانا تیرا حق کی نہیں خدمت تیری  
 زن کی مکاری نے ہی اسکی تو بڑی تیری  
 زن کی مریات وہ سچی ہی سمجھتا تھا جنبت  
 زن کے بھائیوں سے ملانیکی رازن کا  
 زن تو مکار تھی عیارتھی کافر لیکن  
 یہ نہ سمجھا کہ میں کون ہوں اور کون ہیں  
 کس شجر کی ہوں شاخ زید ہر ملتا ہوں  
 تیرے اعدا سے رہی لطفن محبت اسکی  
 وہ زرد و سیم کا شتاق تھا اور زن کا غلام

باب کی اک نہ سنی زن کی رہا کشتی پر  
 میری آنکھوں کا ہے نور اور دل کا بیڑا  
 بیقرار اور ہوں لاچار میں امیر خدا  
 مثل سیاب ہوں بتیاب میں اس کشتی میں  
 اس عذاب اور مصیبت سے امان وہ اسکو  
 غرق مونیکی عذابوں سے امان پاتا ہوں  
 اسکے بارہ میں دعائیری نہیں سنتے ہم  
 تیری آنکھوں کا نہیں نور نہ دل کا بیڑا  
 زن مکارہ کی مانی نہیں مانا تجھ کو  
 تیرا دین ترک کیا اور تیری وفا کو چھوڑا  
 ترک توحید مری کی تو نبوت تیری  
 میری توحید چھٹی تیری نبوت چھوڑی  
 اسکی مریات تھی اسکے لئے آیات حدیث  
 اپنے بھائیوں کو وہ سمجھا نہ برابر ان کا  
 اسکا فرض کہ پہچانتا زن ہے پرفن  
 میں نبی کا ہوں سپر کا فر ہے ہوں میں یہ  
 گل ہوں کس باغ کا میں اور کیا کہتا ہوں  
 تیری اولاد سے تھا بعض عداوت اسکے  
 تجھ سے اور تیری اولاد سے تھا اسکو یہ کام



پھر تو اس کے لئے کیوں نیک دعا کرتا ہے  
 کبھی اسکے لئے مرگزنہ دعا کرنا تم  
 الغرض ڈوب مرا بکھڑنا میں کنعاں  
 جان و ایمان کیا زن کی محبت پہ تار  
 زن مرید و نکاپی حال ہے زن کاشیدا  
 ایسی محبوبہ کہ گروہ سے زباں تیز بری  
 ویکھے پرد و کھایات جو مذکور ہوئیں  
 ہے زبوں کی ہی زبانون کی شرارت ساری  
 یہ بیاں سن کے کہا ایک شکستہ دل نے

تیزے تھی میں تھا بڑا کیوں تو بھلا کرتا ہے  
 میری جباری سے مر صبح و سار زنا تم  
 نہ رہی دولت و زن اور نہ رادین جان  
 تاقیامت رہی اللہ کی اسپر کھنکار  
 زن کی سرہات پہ ہوتا ہے لڑائی سے قدا  
 وہ زبان نہیں فولاد کی ہے تیز چھری  
 ان میں وہ جملہ تکالیف جو مسطور ہوئیں  
 اسی بنیاد بری پر تھی عمارت ساری  
 جکوید خواہ نہ دیتے تھے پیر سے بلے

ہے اسی طرح جو میری بھی کہانی یارو

درد کی بات ہے چاہتا ہوں ستانی یارو

## حکایت ایک منعم و کم باپ کی پس پیرمان

### کی وجہ سے

رسمی اسکے تولد کی ادا شوق ہو گئیں

سب کو معلوم ہے پوشیدہ نہیں غافل سے

حق نے فرزندیا مجھ کو حسین باہ حسین

پالتے بچے کو ماں باپ ہیں جس مشکل سے

پرورش اس کی بڑے لطف و محبت سے ہوئی  
ساتویں سال شروع ہو گئی تعلیم اسکی  
تھا میرا تابع فرمان شریف اور ساوہ  
اپنے بھائیوں سے بہنوں کے تقاؤہ شکر و شکر  
کوئی بدخونہ تھا اسمیں نہ بد اخلاقی تھی  
گھر میں سطح تھا وہ عیسو گلستان میں چل  
ہو گیا جب وہ جوان فکر سوا شادی کا  
ایک دانانے ہمیں لکھے نئے ناٹھ دیا  
تھی وہ نادار مگر خوب سنور کر رہنے  
انکے کچھ کام تھی جبکا تھا تعلق ہم سے  
لیک پہلے نہ کیا کوئی بھی مطلب نہ ہر  
ازرہ عاقبت اندیشی و دور اندیشی  
ہر طرح سے وہ ہماری تھے اطاعت کرتے  
ہمکو الفت سے محبت بنا یا اپنا  
باتوں باتوں میں بنا یا ہمیں شیدا اپنا  
گرچہ لوگوں نے بہت باتیں بتائیں ہمکو  
دل و جان سے ہمیں بہانی تھیں ادائیں انکی  
مست و مدہوش تھے ہم ان کی سخن بانی پر  
بہ طرح عافظ شیراز نے یہ شعر لکھا

ہم تھے پرانے وہ تھا شمع کیفیت تھی  
اور ہوا پاس وہ دسویں میں سند حاصل کی  
میری خدمت میں کمر بستہ تھا اور ماوہ  
تھے عجب اسکے خیالات عجب اسکا خمیر  
تہ کسی سے تھی قساوت ہی ناچاقی تھی  
کوئی حرکت نہ کسی طرح سے تھی نامعقول  
اسکی تزویر کا نفرت کا آبادی کا  
منگنی کی ہوئیں جملہ رومات ادا  
گھر میں ننھی ہو تو باہر نہ کسی سے کہنے  
انکا تھا محض ہر انجام ہمارے دم سے  
طرز و انداز سے کرتے وہ ہماری خاطر  
ہم سے یہ رشتہ کیا اور بنانی خویشی  
بچے قدموں کے ہمارے تھے وہ تیاں ہر  
ہمکو سمجھے تھے وہ بیمار سجا اپنا  
کچھ نہ سوچا ہمیں گرنا نہ سنبھلنا اپنا  
جوش الفت میں اک ذرہ نہ بہائیں ہمکو  
شوق سے اپنے پہ پتے تھے بلائیں انکی  
سر و ستار کی اپنی نہ رہی ہم کو خبر  
حال اپنا بھی اس طرح تھا کچھ بڑھ کر تھا

چنان افیول کے ساتی در آمیخت

کہ باراں راہ سرماندو نہ دستا

نشہ الفت میں نہ سمجھے کہ در انداز ہیں

معصن مطلب کیلئے رہے ہر الفت انکی

چاپوسی و تعلق سے لیا کام نکال

کام جو انکے تھے اب بخل چکے تھے سائے

ہو گئی شادی تو کچھ اور ہی نقشہ بدلا

بہن اور بھائی بھوکے جو تھے تندرست

اب ہوئی ہم کو بھی معلوم محبت ان کی

اب نشہ دور ہوا ہوش میں آئی ہم بھی

کام جو میرے تعلق تھے نکلے ڈھب سے

اب یہ سوچا کہ کسی طرح سے قابو پائیں

باب کے توڑیں اسے سحر و سخن سازی سے

ماٹھے آئی ہے یہ اک سونکی چڑیا ہم کو

اختیار اسکے بڑے ہیں وہ غتی ہرزوار

آدمی سادہ ہے ایسا کوئی ہشتیار نہیں

استحیاں پاس کر لگا کوئی اس کے زرسے

کوئی پوار کر لگا کوئی بابو ہو گا۔

بس زن و مرد بنے خادم و شیدا اس کے

قلم پر داز و سخن چین سخن ساز ہیں یہ

ورنہ دل سے نہ مروت نہ محبت ان کی

اب تو تھی اور سو اور ہی چال و احوال

صرف اس شادی کا کام تھا باقی باسے

تخم تر بوزہ کا بویا تھا سو حنظل نکلا

شادی ہوتے ہی ہوتے ہم سرفرٹ اور غلبہ

رشتہ دینے کا سبب اور مروت ان کی

دل میں تشویش نرود تھا تعجب غم بھی

میرے لڑکے پر نہ معلوم نظر تھی کب سے

بس میں دو لہا کو کریں اس کی کمائی کھائیں

اپنے سے جوڑیں اسے جھوٹ سے عازمی سی

ہم ہیں بیمار ملا ہے یہ سیجا ہم کو

ہم سے الفت ہے اسے بہن ہماری پہ نثار

وام الفت میں پھنسانا کوئی دشوار نہیں

پیشیا لگا کوئی بیٹھو کے اسکے گھر سے

کام بن جاو نیگے سائے جو وہ قابو ہو گا

سایہ کی طرح ہوئی اسکے وہ آگے پیچھے

کوئی آتا کوئی جاتا کوئی خدمت کرتا  
 میٹھی باتوں پر دل و جاں سے لہجایا اسکو  
 نکر و افسوں کا بازار ہوا گرم وہاں  
 روزمرہ لگے باتوں کے تشاؤ بننے  
 ہرزماں شکوہ ہمارا تھا زباں پر ان کے  
 در و دیوار سے شکووں کے صدا سنا وہ  
 ایک کہتا کہ تیری ماں نے یہ سنا کہی  
 ایک کہتا کہ تیرے حقیقی بڑ کہتے تھے  
 ایک کہتا کہ تجھے بڑا جانتے ہیں  
 ایک کہتا کہ بہن نے ہے سخن بازی کی  
 ننگ یہ کہتی کہ میری ماں ہے دشمن پچی  
 باپ کو اس نے بنایا ہے مخالف تیرا  
 ماں کے پاس ہے اٹھراہ کا منکا رشتا  
 زچہ کی وقت دہر گز میں بلاؤنگی اسے  
 ایسی حالت میں مجھے اس سے بچنا لازم  
 اور تیری بہن بھی کچھ میری سوا خواہ نہیں  
 تیرے حق میں وہ بڑی باتیں کیا کرتی ہیں  
 روزمرہ وہ اسی طرح سے کرتے ہو اس  
 جبک جانا کہ کوئی عذر نہیں اب اسکو

کوئی خدمت کا غلامی کا کوئی دم بھرتا  
 جاگتا تھا مئے الفت سے سلایا اسکو  
 کہل گئے جھوٹ کے بازار میں بھاری دکان  
 خس و خاشاک سے بھاری لگے انگر بننے  
 میرے فرزند کا ایمان تھا بیاں پرانکے  
 میری جانب سے بہت جو روحنا سنا وہ  
 دوسرا کرتا یہ تصدیق کہ میں نے بھی سنی  
 دوسرے کہتے کہ ہم پاس تھے اور سننے  
 دوسرا کہتا کہوں کچھ تو بڑا مانٹھے ہیں  
 تیری ماں نے بھی تیرے باپ سے غمازی کی  
 تیری سوتیلی بچھ میری ہو کیوں کر سگی  
 پھر یہ ظاہر ہے کہ کیا قدر ہو ان کو میرا  
 بچو اس موزی سے ہر ایک سے مجھ کو کہتا  
 نہ ہلاؤں نہ کبھی پاپن بٹھاؤنگی اسے  
 وہ مخالف ہے میری اور ہے منکا ظالم  
 میری کیا تیری بھی اسکو کوئی پرواہ نہیں  
 اور میرے ساتھ وہ لڑی تھی وہ برابر تھی  
 رات دن شعل ہی تھا نہ کوئی خوف ہراس  
 اور ہر بات ہماری کا یقین ہے اس کو

پر وہ اک اور اٹھا سحر سخن سازی کا  
 کہ بہی خواہ ہیں ہم اپنی بہن کچا طر  
 ہے زر و مال ہزاروں کا تیرے پاس  
 اس سے اک کوڑی بھی نہ کو نہ ملیگی بھائی  
 تیری دولت جو تیرے پاس گھر جائیگی  
 جو تو دیکھا تیرے بھائی وہی کھا جائیگی  
 اپنی جانب سے جب ان باتوں کی تردید نہ تھی  
 ہم سے دور ہوئی نہ کو نہ کچھ اسکی خبر  
 نہ یہ معلوم کہ اس جا پہ ہے کیا کچھ ہوتا  
 اس جہالت کی ہمیں کچھ بھی خبر نہ ہوئی  
 الغرض ہو گیا داماد پہ قابو ان کا  
 کچھ تو دولت کی نشہ میں تہا وہ مخمور خوا  
 سمیٹا میرے عدو سے ہو! بیٹا میرا  
 میری اولاد سے گھر اوسکی جو اکبار گیا  
 ترش و بد اخلاقی کا برتاؤ جو ہو  
 میرا ملنا جو کبھی دیر سے ہو جاتا تھا  
 میں سمجھتا تھا ادب سے نہیں کرتا باتیں  
 درحقیقت بد خواہوں نے بھائی بنا لیا کستان  
 سکے دل پر زین بدین نے قابو پایا

خیر خواہی میں کیا قصد و راندازی کا  
 خیر خواہی کی سناتے ہیں جو ہو و باور  
 تیری سوتیلی کے قبضہ میں ہی اسکا ہنس  
 اس سے محروم رہیگا نہ ملیگی چھائی  
 خوب سوچو وہ کبھی تیرے نہ کام آئیگی  
 وہ سوتیلے ہیں کبھی تیرے نہ کام آئیگی  
 ہو گئی ہم پس ان کی بکطرفہ ڈگری  
 وہ تھے نزدیک جو رہتے تھے وہاں خام و سحر  
 جاگتا ہے میرا فرزند کہ سے وہ سوتا  
 والے میرے گھر سے کسی کی جو گذری نہ ہوئی  
 اگلے دل سے میری عظمت کو دیا سنا سنا  
 پھر دراندازوں کی جو اس کا تھا دور شراب  
 میرے پہلو سے الگ ہو گیا دل کا سیرا  
 دوسری بار نہ جانے کا کبھی نام لیا  
 پھر دوبارہ وہاں جائیگی ہوس ہو سکے  
 اپنے پیٹے کو میں کبھی خورند نہیں پاتا تھا  
 کیا خبر تھی کہ عدو نے میں لگائی گھائیں  
 اب نہ تھے یا دوتا کونہ کوئی احساں  
 ہو گئی اب سوار اچھا جو یا بو پایا

حیرت چاہتی ہاں کے لوجہ جانی تھی سے  
 میری اولاد سے العنت نہ مرت مجھ سے  
 زن کے کہنے سے اور اعدا کی دراندازی سے  
 ہو گیا لختِ جگر دشمن جانی میرا  
 میں کئی دفعہ صائب میں گرفتار ہوا  
 مجھے ہرگز نہیں پوچھا کہ تیرا حال ہو کیا  
 آج تک جوتے ہیں من بات کو دس سال تمام  
 عمر بھر کچھ نہ دیا اس نے کسی بھائی کو  
 چھوٹے بھائیوں کا بنایا اور دشمن جانی  
 خولیں زن کے ہیں مجاز اس کے بچاں کے لیر  
 میری طبیعت میری بد گوئی شکار اس کا ہو  
 یہ ہیں کر توت زباں کے کہ سخن سازی سے  
 بہن اور بھائیوں کے خوشیوں کے کیا ہو گیا  
 میرے لکھے ہوئے حالات زباں کے پڑھ لو  
 اس کا قصہ تو سنا قصہ کنعان بھی پڑھو  
 پرفس میں اور میں بنا سرق کیا  
 نیچے انگشت میں تقدیر کے اے دستمند  
 ہے جو تقدیر میں انسان کے گذر جاتا ہے  
 مجھ کو تقدیر نے پہانسا کہ پیرتہ لیل

ماتھے میں باگ ہے جو چاہے چلاتی ہو اس سے  
 میرے اعداء سے اخلاص محبت ان سے  
 اس کی اعوان کی سخن سازی و غمازی سے  
 اور مدارا کیا کچھ بھی زبانی میرا  
 اور بیماری مسکات سے میں بیمار ہوا  
 کس طرح پر ہے گذرتی تیرا احوال ہے کیا  
 ایک پانی بھی مجھے اسکی کمانی حرام  
 عید شہرات کسی بہن کو بہر جانی کو  
 واہ سے زبان تیرا فسوں تیری کا رستانی  
 اور انہیں یہ بھی اجازت ہے ہمیں گایان  
 زن کے بل کر کئی دشنام مجھے دیتا ہے  
 مکر و فسوں سخن عینی و غمازی سے  
 اپنے خوشیوں سے جوتھے غیر دیا اسکو بلا  
 نیک اور بد کے پڑھو سود و زباں کے پڑھ لو  
 دونوں کا دین پڑھو دونوں کا ایمان پڑھو  
 اس سے بھی یہ ہی کہ ازن نے جو کنعان کیا  
 سرد و کان اور دو آنکھ اور وہن کرینے  
 کچھ نہیں دیکھتا ستانہ خبر پاتا ہے  
 کچھ نہ دیکھوں سنوں اور نہ ہی کچھ بولوں

میرے فرزند کا اسم نہیں کہ ذرہ قصور  
 کہ بڑے شوق سے یہ یونانی میں نے  
 میری ہی عقل کی شامت، اگلا فتور  
 اپنے گھر آپ ہی یہ آگ لگالی میں نے  
 آگ کا کام جلانا ہے جو اس میں پڑ جائے  
 خواہ اسکا وہ پجاری ہو تو وہ بھی سر جائے

## تغریبِ مذمتِ آتش

آگ میں جو میں نواد میں کرو کیا تغریب  
 گرنہ ہو آگ تو انسان کا گلاہ سی نہیں  
 ساری دنیا کی غذاؤں کو پکاتی ہے یہ آگ  
 کھینتی باڑی میں کسانوں کا ہمارا ہی  
 اس پر تو رہیں گھر رونق بازار ہے یہ  
 نابنائی ہیں کہ حلوائی کہ سیارے ہیں  
 آگ پہ ہے ان سب کی معیشت موقوف  
 تو پے بندوق و سنان و سنل شمشیر  
 آگ پر بنتے ہیں لوہے کی چیزیں ساری  
 اسکے محتاج زن مرد جوان اور ضعیف  
 کھانے پینے کا پکانے کا سہارا ہی نہیں  
 ساری اشیاء کو اندھیر میں دکھاتی ہے یہ آگ  
 یہ بناتی ہے درانتی ہو کہ بچالا کہ کھی  
 زیب سرکار ہے یہ زمین دہار ہے یہ  
 کوفتہ پڑ ہیں کہ لوہار ہیں گھنٹھارے ہیں  
 گر چہ فی الواقع دنیا کا ہر رزاق روف  
 قفل و زنجیر و سلاسل و گراں کثیر  
 گرنہ ہو آگ تو بجائے مصیبت بھاری  
 پھر نہ شاہی ہے نہ شوکت نہ امیر و سلطان  
 پھر نہ افواج نہ شکر نہ رسالوں کا نشان

پھر عظمت نہ حکومت نہ سیاست نہ جلال  
 آگ نہت سے سمبھل کے جو بلا میں لکو  
 گر نہ قابو نہ انداز سے تنویر اس کی  
 پھر یہ دشمن ہو کہ سب چیز جلا دیتی ہے  
 شہروں کے شہر کبھی خاکِ سیاہ کرتی ہے  
 پیارا اچھا نہیں اس سے کہ خطرناک ہو یہ  
 سرکشی کرتی ہے آزاد موانگے سے  
 زن بھی اک آگ ہے قابو میں رکھنا لدم  
 زن جو مختار ہو کندوم ہے عاوند کی  
 آگ ایندھن کے جلا دیتی ہے ریشی اور بند  
 گرچہ لایا تھا میں اس آگ کو اپنے گھر میں  
 تھی یہ امید قوی اور تھا دل میں لپٹیں  
 کام آئیگی ہمیں باعث عزت ہوگی  
 کیا خبر تھی کہ ناگن ہمیں ڈس جائیگی  
 اپنے بیٹے پر بھی رنج ہو شکوہ ہو ہمیں  
 بلکہ خدا سپہ دل و جان و قربان ہوا  
 شعلہ زن ہو گئی آزاد موانگے سے  
 اپنے ہمجنسوں میں خوشیوں میں لیا زوج ملا  
 یا ابھی نہ جلا ہو سے دانا دلوں کا

پھر نہ جبر نہ حتمت نہ ہر نہ جاہ و اقبال  
 اور حفاظت سے کسی کام میں اس کو  
 روک نہاں اسکی نہ ہو کچھ نہ ہو تہہ براسکی  
 خاک میں اونچے محلوں کو ملا دیتی ہے  
 ساری دنیا کو یہ کسبت فنا کرتی ہے  
 آشناؤں کو جلا دینی میں بے پاک ہو یہ  
 کام آتی ہے یہ کسبت دیار کھنے سے  
 گر ہو آزاد تو عزت نہیں سستی قائم  
 زن مریدوں کو نہیں راحت و آرام کبھی  
 زن چھوڑا دیتی ہے خاوند کو خوش و پیوند  
 اور محلی بھی کیا اسکو سراپا زر میں  
 کہ اسے خوب سنبھال گیا میرا پورہ میں  
 کیا خبر تھی کہ جہنم کا یہ سامان ہوگی  
 اس کی بس سارے رگ و ریشہ میں بس جائیگی  
 کہ نہ یہ آگ سنبھالی نہ رکھا قابو میں  
 اس کا ہر امر میں وہ تابع فرمان ہوا  
 گھر کو ہے آگ لگی گھر کے دیا جلنے سے  
 اور سب خوشی و اقارب سے کیا ہو جدا  
 فتنہ پردازوں سخن سخن سازوں کا



فضل سے آگ شزارت کن بچھائے یارب

اور کرم سے میری بگری کو بنا دے یارب

کہ ہو لطف و عداوت کے دل کا خستہ

آنکھ کا نور ہے اور لخت جگر ہے میرا

اس کے بدلہ میں بیچاؤ دے خدا انکو گزند

میری اولاد میں ہر پھر بھی شمار لکھا ہے

میرے پیٹے کو دہانت کا تباہی ستم

سخن مجھ سے ہے پھر بھی وہ پیر کو پیرا

گرچہ خدمت سے ہر محروم مگر ہے فرزند

میرے اعدا سے بلے خوش ان کے پیار لکھا ہے

وہ سلامت سے جتنا ہے اور شاد رہے

درد سے دکھ سے مصیبت سے وہ آزاد ہے

## خطبہ نام لیسرنا فرمان فرمانبرداران از جانب

### پدرنا توں

رشتہ مجھ سے میری اولاد کیوں توڑ دیا

تک ملنے سے کیا ٹھنڈا توڑ دیا

تھے کبھی گویں سینہ پہ سلائیو اے

لطف و لطف سے کچھ عیش کرانویا

اور تیرے سنگی تھے پاخانہ اٹھانویا

اے میرے لخت جگر تو نے مجھے چھوڑ دیا

حیث تو نے نہ میرا لطف کوئی یاد رکھا

تھے کبھی ہم تیرے ماپ کہاں پوالے

تیرے حال تھے کاہندوں پہ اٹھانویا

تیرے غسل تھے ہر روز نہ اٹھانویا

تیرے باورچی تھے ہر چیز کھلاتو اسے  
تیری تکلیفوں کے دکھ درد اٹھانے والے  
جوش الفت میں تیرا ناز اٹھانے والے  
کبھی ہمکو تیری خدمت سے کڈت نہوئی  
تیری باتیں تھیں ہمیں شہد و گریہ تھی  
ہم نے تیرے تولد کی منائی خوشیاں  
ہم ہی تھے فرخ و تعلیم دلائے والے  
تجذباتی کا تیرے چہن منانے والے  
گھر تھا سال کا ہمیں ہی دکھایا تجھکو  
سالے اور سائیاں ہمیں ہی بلائی تجھکو  
تہی یہ امید بڑا ہو کے کر لگا خدمت  
ہونگے ہم بوز بڑا ہو کے کہاں کبھی  
اپنی عزت بھی بڑھائی جو وہ نشان ہوگا  
وائے افسوس کہ سب کچھ بکارت ہی گیا  
نہ ہی عزت و حرمت نہ رہا شرم و حیا  
چاہ زن میں میری چاہت کو ڈوبیا تو نے  
سلنے تیرے تیری زن نے میری دولت کی  
تو نے بھی کچھ نہ کمی کی میرے دیکھنے میں  
جیسے صیاد کہ پتھر پکتا چھوڑے

اور تیرے بہرے تھی یونٹاک پہنائے والے  
تیرے درماں طبیعوں سے کرتے والے  
اور خوشی سے تجھے بگڑے سے منانے والے  
تیرے پافانہ سے پیشاب سے نفرت نہ ہونی  
تیری کھلیں بھی ہیں لگا سہانی تھی  
ہم ہی تھے دیکھ کے صوت تیری ہو تو قریب  
ترتبت سے تجھے انسان بنائے والے  
تیری دلہن کو بڑی دہرم سے لائے والے  
سیر فر دوس کا ہمنے ہی کرایا تجھ کو  
حور و غلمان یہ سب ہمیں ہی کہاں تجھکو  
تھی امیدیں کہ بڑھیں تو بڑھیں عزت  
آپ کہاں ہیں بھی یہ کہاں کبھی  
نیک بچوں کی طرح تابع فرمان ہوگا  
رائیگاں وقت ہو آخرت بھی بیسود گیا  
نہ ہی الفت و شفقت نہ رہا خلق و وفا  
میرا سزا کو غداری کو کھویا تو نے  
گایاں دیں مجھے اور بہت بہتان بکی  
اوز بجلی کی طرح گرج کے دھمکاؤں میں  
خود بھی کہتے کی مدد کیلئے تجھے دورے

ویسے پہلے زن بد کو میرا اور چھوڑا  
 پاس کوئی بھی نہ تھا مجھ کو چھوڑا  
 ناتواں پر و ضعیف اور تھا بیمار و خفیف  
 کیا یہی فرض تھا تجھ پر کہ جو سہ تو نے کیا  
 کیا یہی اجر تھا جو تو نے دیا سہ کو  
 میرے اعداء سے محبت مجھے ملنا بھی  
 کوئی فرزند نہیں پاسے ایسا کرتا  
 میں جو بیمار تھا تو نے نہ خبر میری لی  
 تو نے ہرگز نہ یہ پوچھا کہ تیرا حال ہے کیا  
 کوئی اداوند کی بھائی کی بیماری میں  
 دوسرے بھائی کے سر پر جو بنی تھی بیماری  
 میرے دشمن تیرے گھر میں ہیں نہ رنکر  
 دے افسوس کہ مجھ کو وہ نکالیں گالیں  
 صادق آتی ہے مثل تجھ پر سخت جگر  
 پائے حضرت شہناشاہ اکبر جو وفات  
 ایک بھنگن نے کہا سنے تعجب کیا  
 جب کسینوں کو بھی سہ پاس کی عزت ایسی  
 وزن کر اپنی خورد و نوش کا ازادی کا  
 انکے ماں باپ کی تو ہیں ذرا کر تو سہی

تو نے پھر حملہ کیا ماتھے میں لے کر کوڑا  
 ناتوانی میں سہائے کی بھانٹے والا  
 ورنہ تو کس لئے کرتا مجھے لاچار و ضعیف  
 حق ما باپ ہی تھا تو کیا تو نے ادا  
 عرصہ خدمت کا یہی تھا جو بلا سہ کو  
 مجھ سے آزاد ہوا اور بنا زن کا غلام  
 تو نے مجھ باپ سے برتاؤ کیا سہ جیسا  
 دیکھتا ہی رہا پر نہ توجہ کچھ کی  
 تجھ کو تکلیف کی کیا اور تیرا احوال کی کیا  
 ماں کوئی فرق نہ رکھا تھا دل آزاری میں  
 تو نے پوچھا بھی نہیں خواہ ز دنیا داری  
 انکی خدمت تو کرے نوکر و چاکر بن کر  
 شیر کو بھیکیا دیوں وہ شغال قالین  
 ماں کی ہو دشمن جاں وہی کی پہلی ہو مگر  
 ہر مکاں اور ہر ایک شہر میں پہلی یہ بات  
 اکبر کون تھا جب مر گیا بابل جیسا  
 گرتے لیوں کو نہ ہوان کی شرافت کیسی  
 تربیت اپنی کا تعلیم کا اور شادی کا  
 پھر فرادیکھ کہ تیری وہ خبر لیں کیسی

دلے انوس کہ ان کی بھی تجھ رہیں  
 کوئی بھی وقت ہمارا نہ رہا یاد تجھے  
 خوب حق میرا ادا تو نے کیا میرے پوت  
 شکے غنیت میری کچھ دل پہ تیرے ٹھہریں  
 کیا علاموں کی کیا ہم سے آزاد تجھے  
 قبر میں بھی مجھے یاد آئی گئے تیرے کرتوت  
 بعد مردن زبھائے تو اگر یاد کسٹم  
 از کفن دست بروں آرم و فر یاد کسٹم

## عیدِ رمضان پر اہلسنت والصلوۃ القدر ہلالِ عیدِ رمضان کے بیان میں

بُرج بارہ آسماں کہیں مگر ان میں حمل  
 حضرت یعقوب کے باراں پر تھے اور قوی  
 سال کے بارہ مہینے ہیں مگر رمضان کا  
 حطاح بھائیوں میں یوسف اور برہنہ حمل  
 اوسکے ایام مبارک سداک مروارید ہے  
 اس مہینہ میں ہونا موس اکبر کا نزول  
 اس مہینہ میں بنی کو دولتِ قرآن ملی  
 اس مہینہ میں ہوا پیشینگوئی کا نشور  
 یعنی جو کی تھی دعا حضرت خلیل اللہ نے  
 اس مبارک ماہ میں پوری ہو گئیں  
 کہ ہوا اس ماہ میں وحیِ رسالت کا نزول  
 سب سے ممتاز اور شرف ہزاروں عمل  
 سب سے پہلے حضرت یوسف ہوئی اور خلیفہ نبی  
 سب مہینوں میں سے ممتاز اور اعلیٰ شان کا  
 اشرف اور ممتاز ہے یہی ماہِ رمضان کی مثل  
 ہر سحر اسکی ہی حشر اور شام ہر اک عید ہو  
 یعنی حضرت جبرائیل آئے بدرگاہِ رسول  
 تاج و تخت و دیں بلا اور کشور ایماں ملی  
 اور دعائے انبیا کا بھی ہوا اس میں ظہور  
 اور پیشینگوئی کی مسیح اللہ نے  
 عزیزوں دونوں وہ اس ماہ مبارک کو ملیں  
 اور دعا انبیا و البعث ہوئی ہمیں قبول

وَالْبَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ تِلْكَ آيَاتُكَ ۝

بیلۃ القدر اس مبارک ماہ کی ایک است  
 اس کی قدر و منزلت بڑھ کر صد ماہ کا  
 اور ارواح مبارک انبیاء و اولیاء  
 قدر اور انداز ہر ایک خیر کرتے ہیں وہ  
 پھر مفسد اور مظالم کو بھی ہیں چاہتے  
 وہ اڈیر کی طرح پڑناں کر دیں تمام  
 دیکھتے ہیں دفتر دنیا کو سارا پھول کر  
 انتظام عالم دنیا بایشان دادہ اند  
 تاکہ ماڈر کے مصروف درکار کیسا  
 اس کے پہلے تھی شوق اور وہ تھی قیمت کی رات  
 اور حساب عمر و بیماری و زحمت تھا کہا  
 اور مہایب اور مہایب اور خوشی کا رنج کا  
 گوئیانی بھٹ تھا جو سال آئینہ کا تھا  
 یہ نواں کچا تھا چھٹا عالم امکان کا  
 بیلۃ القدر آتی ہے پڑناں کر نیکی  
 جانچ اور پڑناں کرتے ہیں دو دنوں کی  
 پھر فراغت پا کے عرض مدعا کرتے ہیں  
 ہم نے نیرے حکم سے دنیا کی سب نال کی  
 سمنے جو دیکھا سنا سب کچھ تیار تیار ہیں

مخزن حسنات ہے اور منبع برکات ہے  
 اس میں آتے ہیں ملائک اذن و اللہ کے  
 شام سے تا صبح پھرتے جہاں میں جا بجا  
 نیک اور بد کا تماشہ جا بجا کرتے ہیں وہ  
 اور حسن و شح ایشیا و کاجوبی ما بختے  
 کرتے ہیں وہ صحت بدلت کا بھی نظام  
 وزن کرتے ہیں وہ سب کو ماہ کر اور تول  
 بار این خدمت بدوش اینہما نبیادہ اند  
 تاکہ ماڈر کے محتاج فیض کبریا  
 اس میں بھی تقسیم قسمت اور ہر اک کبریات  
 اور حساب رزق و دولت و عورت و افلاس کا  
 سال آئینہ کی بابت تھا یہ کچا جا بجا  
 اس میں تجنید ہی ہر اک طرح مرزندہ کا تھا  
 ماہ رمضان میں جو ہوگا پختہ ہر اک جانکا  
 اور حساب پار سال اس سال کرنے کیلئے  
 یعنی سال حال کی بھی اور گذشتہ سال کی  
 اور جناب کبریٰ میں التجا کرتے ہیں وہ  
 عرض کرتے ہیں ہر اک چیز کی احوال کی  
 یک بیک احوال دنیا کا سنا دیتے ہیں سب

علم تیرے سے کوئی اک ذرہ پوشیدہ نہیں  
 علم تیرا ہے حضورِ عالمِ حصولی میں اسیر  
 شکے معروضات کو فرماں جو تیرا ہے  
 جاگنا واجب ہے ہر اک شخص کو اس بات میں  
 اس شب پر نور میں مقبول ہوتی ہے دعا  
 ہوتی ہے ہر سال ستائیسویں مہمان کی  
 ماہِ رمضان میں، یہ اک اثباتِ برکات ہے  
 الغرض اس ماہِ رمضان میں ہیں جو بیابان  
 ساک بنیوں کا جو محبت اور مسکن شام تھا  
 اور ملکوں کے بھی سرسبز اور شاداب تھا  
 یہ طریقہ تھا کہ اپنی قوم میں ہوتا بنی  
 اپنی اپنی قوم میں تبلیغ وہ کرتے تھے  
 ساری ہی ملکوں میں آبادی بھی تھی ورنہ بھی  
 دوسرے ملکوں کے نسبت عرب کو اس طرح  
 ہوں مکاں کی ہو کسی نے شوق سے تعبیر کی  
 ملک سب سنسا اور یگستان کو ہستان تھا  
 نہ کسی کا تھا مکال اور نہ کسی کی گور تھی  
 کچھ دند و کبیطرح خار و نہیں رکھتی بو و بانہ  
 کچھ بہائم کی طرح رہتے تھے کو ہستان میں

کوئی بھی مخلوق میں سیرانا و دیدہ نہیں  
 ہے ہمارا علم محدود اور تو علام الحنجر  
 عالم امکان میں جو ہوتا ہے کھد تیرے  
 نیکی و پاکیزگی لازم ہے ہر اک بات میں  
 مضطرب حالت میں مولیٰ کر جو التجا  
 سال میں کوئی نہ دن ہے اور رات اس شان کی  
 اک صلوٰۃ اس میں پڑی جائے الف صلوٰۃ ہے  
 ہیں بڑا انداز ہو سکتی نہیں ساری بیابان  
 خاص نکل شام پر مولیٰ کا یہ انعام تھا  
 ملک سارے تھی تارکی ان میں یہ بہت تاب تھا  
 کچھ غرض اقوام دیگر سے نہ رکھتا تھا کبھی  
 کچھ نہیں معلوم علم اللہ میں اس کا سبب  
 پر عرب میں تو تمدن کی ہی بو مطلق نہ تھی  
 باغ و بہتیاں کی سوخا رستاں کی نسبت جطرح  
 اینٹ روڑ جو کچھ تھے وہ ردی پھینکی دی  
 کچھ نہ تھی حرفت تجارت نہ کوئی دوکان تھا  
 چار کوٹوں میں اندھیرا تھا گھٹا گھٹا گھٹا  
 ہر طرح کے جانور کا گوشت انکی تھی معاش  
 دام دو تھے فی الحقیقت صہوت انسان میں

## ذکر دیار عرب و لغت حضور پر نور صلعم

کچھ تھے ان جو کہ ریگان میں تھے عام  
تھی معاش انہی درند و محیط درندگی  
کشت دلوں کے تھی بڑی مشتاق اور قوت  
کوئی خادم کوئی متولی تھا بیت اسدا کا  
بیت پرستش کیلئے تھا ہر قبیلہ کا جدا  
ہر قبیلہ تھا اگ کدوسرے کے برخلاف  
جنگ اور خونریزیارستی تھیں انہیں آؤ دن  
الغرض دیار کی اب کوئی حد باقی نہ تھی  
یک بیک جو غیرت تھی کا تقاضا ہو گیا۔  
فلہ فاران پر جھولانا نبوت کا علم  
مجتمع اپن اور دنیا کے شاہی ہو گئے  
برخلاف راہ درسم انبیائے اولیں  
چار کوٹوں میں بجاؤ نکاشہ اسلام کا  
کوہ و صحرا گونج اٹھے کلمہ توحید سے  
دور ملکوں میں پڑے مہر رسالت کے کرن  
کیا بلال اور حیا اور کیا صہیب اور کیا اوس

جس جگہ پانی ملا اس جا پہ کر لیتے قیام  
آپ بارال پر گزارہ تھا یہی تھی زندگی  
لوٹ غارت میں بڑا ہشیار اور قزاق تھے  
اندر اسکے بت جدار کھا تھا ہر گمراہ کا  
ایک کھالات و عزیزی دوسرے کا لشر تھا  
اور خطا تھوڑی بھی صدیوں تک نہوتی تھی  
کوئی بھی اگدوسرے پر پھانہ ہرگز مطمئن  
انکے اخلاق نہیں کوئی خود بد باقی نہ تھی  
سب اوزے اٹھا عوب اور سب اعلیٰ ہو گیا  
اور ہوئے سالار بطحی صاحب تیغ و قلم  
ساری دنیا کو یہ آگاہی کما ہی ہو گئے  
ساری دنیا کا یہ آیا ماویٰ دین مستن  
اور جہاں میں جا چا شہرہ ہوا اس نام کا  
زلزلہ جگ میں پڑا اسلام کے تہدید سے  
بھرہ دروم و صیس اور شام میں دیکھو قرن  
دین کی سیلا پہ مخنوں ہو گئے سب مثل قیس

بت پرستی اور گمی پایا توں نے نہ ہد ام  
 ہر جگہ اجر لے قانون شریعت ہو گیا  
 وہ عرب کی سنگلاخ اور وہ عرب کی ادیاں  
 وہ عرب کے سنگرزے بھی جو اہر بن گئے  
 وہ درند اور بہائم اور وہ قزاق اور شقی  
 پیشوائے دین نبی ہوئے وہ نیکے اصحابِ رسول  
 امیوں کے نور سے جب میں جالا ہو گیا  
 الغرضِ رضاں میں ساری نعمتیں شامل ہوئیں  
 انقصائے ماہِ رضاں پر ضروری ہو گیا  
 کلی و مدنی و رومی شامی و ماژندری  
 غسل اور پاکیزگی ہر اک زسرتا پاکے  
 غرہ شوال پر سارے ہی حاضر ہو گئے  
 چڑھ کے منبر پر رسول اللہ نے خطبہ پڑھا  
 پہلے تم آپس میں اعدا تھے اور عیار تھو  
 پہلے زنگی اور رومی میں ممیز رنگ تھا  
 اب ننگے بھائی ہو گویا ایک ہی ماں باپ کے  
 یعنی دینِ حق نے تم سب کو برابر کر دیا

بتکدہ کا از سر نو پھر بنا بیت المحرام  
 اور استیصالِ شرک و کفر و بدعت ہو گیا  
 ابرنیسانِ نبوت کے بنو سب بوستان  
 سنگ بھی کا یا پلٹ کر محل و گورہ بن گئے  
 برکت و لطفِ بابت سے بنے سب متقی  
 تھے اُمی پر بنے استادِ علمائے فحول  
 قوتِ ایمان سے دین کا بول بالا ہو گیا  
 اور مرادیں دل کی حسبِ عا حاصل ہوئیں  
 کہ تمام ان رحمتوں کا شکر واجب ہو ادا  
 بصری و کوفی و زمکی لور و مشقی فارسی  
 اور لباسِ فاخرہ سے چہرہ زیبا کئے  
 یکدگر سے بل کے باہم یار و یاور ہو گئے  
 اور حکم اَصْبَحْتُمْ و یاسب کو سنا  
 پہلے تم آپس میں مفند بھی تھے تزار تھے  
 غنیا کو مفلسوں سے ملے رہنا ننگ تھا  
 دوسرے بھائی کی عزت بڑھ کے سمجھا آپ  
 اور عند اسدا تقسیم انہیں فرما دیا

ان کو کہ عذرا اللہ انتم کو

وَ اِذَا كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَالْتَبِكُمْ قُلُوبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَةِ اٰخِوَائِكُمْ



پھر نماز عید کا دو گانہ واجب پڑھا  
 دسواں جشن مبارک کی <sup>جہاں</sup> میں منج گئی  
 اغنیاء نے مفلسوں کو اس قدر صدقہ دیا  
 ہر جگہ پر عید کا دن یہ مقرر ہو گیا  
 ہم گیا سکے جہاں میں کلمہ توحید کا  
 غزہ شوال جشن عید کا پیغام تھا  
 شام کو جو دیکھی صوت ہلال عید کی  
 مجتمع ایمن اور دنیا کی شاہی ہو گئی  
 حکم قرآن سے قضا یا فیصلہ پاؤ تو سب  
 چرخ دیں سے جب ہوا ہر رسالت کا اول  
 چار یاران نبی تھے اور مراک کا عمل  
 یعنی تھا قرآن حاکم سلطنت محکوم تھی  
 سلطنت کا جب تلک قرآن ہی قانون تھا  
 تھا خلافت راشدہ تک اسپر کا اتحاد  
 سلطنت نے زنگ لاسخت اور تاج و تکیں  
 سلطنت اور دین میں جو جوں کمی آتی گئی  
 انتظام سلطنت کو اور ہی قانون بنے  
 دن بدن شاہی کا نقشہ کچھ بدلتا ہی گیا  
 اب نہ قرآن کی حکومت اور نہ دین کی <sup>سلطنت</sup> حکومت

شکر لغت مانے ربانی کیا سب ادا  
 اور فضیلت عیدِ مضاں کی نہ نہیں رہ گئی  
 کہ انہوں نے بھی یہ جشن عید فرحت کیا  
 سلطنت اسلام میں ہر شہر و قریہ جا بجا  
 اور مقرر ہو گیا اس دن کے دن عید کا  
 بعد ہر رمضان کے جشن فاضل عام تھا  
 رات بھر سوئی نہ تھی تھی اس قدر اسکی خوشی  
 اور قرآن کی عملداری کہا ہی ہو گئی  
 اسکے ہی در پر شہنشاہ و گدا جاتے تھے سب  
 بدر تھا قرآن اور انجمن تھے اصحاب رسول  
 تھا فقط سنت پہ اور قرآن پہ روئی غل  
 حمد رب بھی حکم قرآن کے سوا نہ نوم تھی  
 نصرت و فتح و ظفر اقبال و زافروں تھا  
 بعد ازاں پیدا ہوئے اصحاب رااجتہاد  
 نام قائم رہ گیا یعنی امیر المؤمنین  
 عید کی بھی شان و شوکت دن بدن تیار ہی  
 کچھ تو قرآن کے مطابق کچھ خلاف دین  
 اوج سے کچھ نیز قرآن بھی ڈلتا ہی گیا  
 اور نہ اسلامی مروت اور نہ دین کی <sup>تسلطنت</sup> حکومت

اب تو قرآن کو سوا کچھ اور ہی نہیں نظام  
 مال و دولت کی ہی لو۔ دین سے کوئی کام ہی  
 سب ہیں نیا کے لئے دین سے تو ہوا رفتگی  
 کیا تیری عزت یہاں کس کو لیا جاتی ہے تو  
 بحرِ بیدنی میں تیری ساری سستی بہ گئی  
 یاد ہی اسکی نہیں جگ میں کسی کو داستا  
 گر نظر آتی نہ مشعل آسماں کی رام کی  
 یاد آجاتا ہے نقشہ دین کو اقبال کا  
 نقش طغرائے شکوہ پرچمِ اسلام کو  
 مرہائے طرہ دستارِ زبد و انفتا  
 مرہائے ختمِ خم و رضیت لکم  
 اور محاذِ لعبت انا فتحنا کا ہے تو  
 اور رحیقِ خلد کا ساغر ہی قائم کیلئے  
 صوتِ تیغ ہزیرانِ فتوت کا ہے تو  
 تو کمانِ ابروئے ییلاؤ متناقض ہے  
 تو نویدِ برکت و الطاف اور انعام ہی  
 اسلئے جاہ میں ہلالِ عید تیرا نام ہے

اب تو شاہی رنگی دنیا کا جاہ و ختام  
 اب جو دین دنیا میں برائے نام ہے  
 بزمِ و رزم و جنگِ جشنِ خورمی و خستگی  
 اب یہاں ای عیدِ رمضان کی سلی آتی ہے تو  
 اب تو تیرے نام کی بھی کچھ نہ رہا رہ گئی  
 محو نسا ہو گئیں مضاں کی ساری خوبیا  
 اب جہاں سے مرٹ گیا تو تیرا یہ نام بھی  
 یعنی آتا ہے نظر جب غرہ شوال کا  
 مقدمتِ خیر سی ہلالِ عید کیا خوش نام  
 مرہائے غرہ پشانے جشنِ بردا  
 مرہائے زینِ الیوم اکملت لکم  
 حلقہ فتراکِ سلطانِ رفعتا کا ہے تو  
 جامِ کوثر کا نمونہ ہے تو صابم کیلئے  
 یادگارِ چہرِ جشنِ نبوت کا ہے تو  
 تو ہلالِ ابروئے حورِ قصور ہیں ہے  
 تو کلیدِ گنجِ جاہ و شوکتِ اسلام ہے  
 و بھکرتھک و خوشی میں محو خاص عام ہی

الیوم اکملت لکم دینکم و انتم علیکم نعمتہ و رضیت لکم

لکم السلام دینا ۱۲

شاہدِ عشا ہے تو ہر نظر میں منظور ہے  
 ایدر یعادین کی وہ شانِ شوکت کیا ہوئی  
 اے دریغابِ سلمانی برائے نام ہے  
 دہوم مچ جاتی تھی دنیا میں ہر کجا گھنہ گہر  
 کس طرح ہوتی تھیں جشنِ عید کی طیاریاں  
 اٹھ گئے وہ دیکھنے والے تیرا حسن و جمال

بیری شوکت پاؤں سے ستر تا سر اپا پور ہے  
 اے دریغارہ و رسمِ دینِ ملت کیا ہوئی  
 اب نہ چرچا دین کا نہ شوکتِ اسلام ہے  
 اک زمانہ تھا کہ تیرا دے انور دیکھ کر  
 کس خوشی سے ہوتی تھی رمضان کی روزہ دیاں  
 اب زمانہ بیری چامت کا ہو اخواہ و خیال

وہ زمانہ یاد آجاتا ہے۔ جب آجاتا ہے تو  
 خون کے آنسو مسلمانوں کو رلو اتا ہے تو  
 اب نہ کچھ وقت ہو رمضان کی نہ عزت عید کی  
 اب نہ کچھ الفتِ سلمانی نہ بیری دید کی

# حصہ سوم قطعات دست لوائیچ تہذیب

تاریخ بجواب مژدہ پاس شدن محمد اعلیٰ و محمد فاضل  
بخدمت ادرم مولوی تقیر حسین صاحب

خط فرحت رسید آیت رحمت آمد  
چشم ماروشن و دلشاد شد از مژدہ پاک  
صحت و عزت و اقبال خوشی عمر دراز  
از لب دولت و اقبال شنیدم تاریخ  
پاس گر وید با حجاب محمد فاضل  
محمد فاضل

## ایضاً در تاریخ بزبان اردو

افضل العین اے کی تھا جماعت میں  
دونوں بھائیوں کی بہت محنت  
امتحان دیکھے وہ گھر آئے  
اور تمنا انٹرنس میں فاضل  
اور ہوئے امتحان میں ستارے  
فکر تھا پاس و فیل کا مائل

دل کبھی پاس سے کھتا گھبراتا  
 کبھی امید کی پلٹن مائل  
 دو نوٹکے پاس کی خبر پہنچی  
 سو گئے فکر و مایس سب زائل  
 یزری رحمت سے اے مرے مولا  
 دکھ گیا اور خوشی ہوئی حاصل

پاس کا سال کیا عطا نے لکھا  
 کہ پورے پاس فضل و حاصل  
 یا الہی نصیب ہو ان کے  
 وہ پھل پھولیں اور میں شمال  
 عمر و اقبال و صحت کامل  
 ہے تمنا کریں وہ ایم اے پاس  
 دین و دنیا میں ہوں بڑے قابل  
 اور پاپوں وہ منصب کا مل

قطرہ تاج کج تولد نور محمد شفیع فرزند محمد اسلم و نیرہ رقم طالعہ

مبارکباد اسلم را کہ از لطف خداوندی  
 سرور چشم و نور چشم امن دل خدا دوست  
 الہی باد و اقبال و دولت خرم و خنداں  
 باس نڈ بادہ اش داری تو دائم شاد و آباد  
 چرخ خاندان و عزت اخراج دوست  
 ز اسقام و ز درد و رج و محنت دور آزارش  
 باہی باد و ایم اسلم لستان محبوبی  
 کہ خستندش سرور سنیہ و فرمود حق شادش  
 بے مہم خضر یار با باد و درواز بند اختر  
 عطا بگرواں شد از سرور نور چشم خود

شب دوشنبہ دویم فروری آل نور چشم آمد  
 نوشتہ مصرعی از روز ماہ و سال میلادش

## تاریخ دیگر

بر ساحل مراد با من و امان رسید  
 بر شاخ آرزویش گل بے خزاں رسید  
 نو بادہ کز و عانے دل خواجگان رسید  
 زین مژدہ اش کہ طاقت ناپ توں رسید

صدنکار آنکہ کشتے امید و آرزو  
 فرزند ارجمند با سلم عطا شدہ  
 بادا بجز و دولت اقبال پیرہ مند  
 دیگر عطا پیرچواں شد ز خورمی

گفتا عطا پیرچو کہ روند جستجو  
 از سال ہجری ۱۳۳۸  
 کہ بخت جواں رسید

## تاریخ تعمیر مسجد کھوٹھہ رائے بہاؤ

اِذْ تَعْمُرُ مَسْجِدًا فِيْ كَهْفَةٍ  
 مِثْلَ بَيْتِ اللّٰهِ خَيْرُ الْمَنْزِلِ  
 خَفَّتْ عَمَّا رَدَّتْ فَاِذَا الْعَظَمَاتُ  
 هُنَّ جَنّٰتٍ عَدْنٍ مِّثَالِ

۱۳۸۸ھ صہیری المقدس

تاریخ تولد نیرہ مرزا اعظم بیک صاحب بہادر اکبر اسٹراکسٹ

کہ نامش اسلم بیک بنیاد

از مشرق بہت افق بخت ہمایوں  
خشید خوشا کو کبہ اکبر اعظم  
بادست مبارک پئے تاریخ رقم زد

عطار و افلاک ز ہے نیر اعظم  
۱۲۹۳ ھجری

قطر تاریخ مسجد موضع پیسہ

العظمت مدچہ بلند است بنائے  
پسید عطاء سال بنا کرد کہ تعمیر  
کو دوش بدش است با تھا معانی  
چوں دید عمارت ہنہ ہمیشہ و مثالی

فرسودہ جس میں دادند امانت غیبش

ممتاز و سرفراز عجب مسجد عالی  
۱۳۳۱ ھجری

صدر حمت و عفران مردان علی قاضی  
کہ ہمت والا وز دیندار پئے ایشا  
پرورد چنیں پور ہمیں در لالی  
ہم پلہ فردوس بریں شد کریالی  
در پیشہ شدہ بیسہ مردان کمالی

یارب پئے دین نبوی شاد بساند

مامون و مفسون از ہمگی نقص زوالی

# تاریخ تعمیر مسجد قلعدارکہ از مصرع تاریخ تعمیر بینامید

تاریخ مسجد زیبا ۱۳۳۸ھ و فی تاریخ ۱۳۳۸ھ  
 ۱۳۳۸ھ کرد عالم مسجد زیبا چو سچی خود بند  
 ۱۳۳۸ھ ہدی و حنفی محمد عالم آل مرد خدا  
 ۱۳۳۸ھ از حریم و طاق و محرابش ہی آید بگوش

چاہ اعلیٰ حوض صفی الب لب الزمان  
 شہد بنیان بیت اللہ رب العالمین  
 جاہدہ انہ لایسد قوم الطالمین

بشنواز مصرع سازد عیاں سال بنا  
 باعطا بانوع دیگر گفت ہم روح الامین

## دیگر

آخون وزیبا چو کبیرہ آنکہ عالم زد بید  
 مسجد اعلیٰ واقوس ہر بیت الحرم  
 برکہ باچاہ و سبزہ مثل نہر سبیل  
 اہل اسلام اندر و باعجز و اخلاص نیاز  
 سجدہ گہ چہ گنج زیبای کہ جنات الخلود

حوض سوی مسجد عالی نبیا و قدیم  
 بانیش علامہ گوداں ثانی عید الحکیم  
 مسجد و اکواب زیبار شک جنات نعیم  
 ربی الہادی و ابدنا لہراط المستقیم  
 صادق از دل شود ان اللہ تواب الرحیم

روخائے گردیدہ ہر یک مصرع ز سال بنا

بہ زیادت از عطا و از لطف رحمن الرحیم

# تاریخ تولد نظیر حسین فرزند اودرم اہم الحروف

فدار است منت خدا است احسا | | بہر نعمت و فضل و انعام عاشق



مہ آرزو گشت رحمتاں زبامش  
شگفتند و لہا پیئے اتبامش  
مبارک رسید از دور و کوویامش

زود از لب عم من زنگ عم مانے  
کہ فرزند فرخندہ اش داد ایزد  
زن و مرد و پیر و جوان شاد ماں شد

آئی بود عمر طبعی نصیبش ڈ

فلک یادش باد و دورا یکامش

عطار را مہی باد او گفت ہانت

نظیر حسین است تاریخ نامش

۱۲۶۳

۱۲۶۴

۱۲۶۵

۱۲۶۶

۱۲۶۷

۱۲۶۸

۱۲۶۹

۱۲۷۰

۱۲۷۱

۱۲۷۲

۱۲۷۳

۱۲۷۴

۱۲۷۵

۱۲۷۶

۱۲۷۷

۱۲۷۸

۱۲۷۹

۱۲۸۰

۱۲۸۱

۱۲۸۲

۱۲۸۳

۱۲۸۴

۱۲۸۵

۱۲۸۶

۱۲۸۷

۱۲۸۸

۱۲۸۹

۱۲۹۰

۱۲۹۱

۱۲۹۲

۱۲۹۳

۱۲۹۴

۱۲۹۵

۱۲۹۶

۱۲۹۷

۱۲۹۸

۱۲۹۹

۱۳۰۰

۱۳۰۱

۱۳۰۲

۱۳۰۳

۱۳۰۴

۱۳۰۵

۱۳۰۶

۱۳۰۷

۱۳۰۸

۱۳۰۹

۱۳۱۰

۱۳۱۱

۱۳۱۲

۱۳۱۳

۱۳۱۴

۱۳۱۵

۱۳۱۶

۱۳۱۷

۱۳۱۸

۱۳۱۹

۱۳۲۰

۱۳۲۱

۱۳۲۲

۱۳۲۳

۱۳۲۴

۱۳۲۵

۱۳۲۶

۱۳۲۷

۱۳۲۸

۱۳۲۹

۱۳۳۰

۱۳۳۱

۱۳۳۲

۱۳۳۳

۱۳۳۴

۱۳۳۵

۱۳۳۶

۱۳۳۷

۱۳۳۸

۱۳۳۹

۱۳۴۰

۱۳۴۱

۱۳۴۲

۱۳۴۳

۱۳۴۴

۱۳۴۵

۱۳۴۶

۱۳۴۷

۱۳۴۸

۱۳۴۹

۱۳۵۰

۱۳۵۱

۱۳۵۲

۱۳۵۳

۱۳۵۴

۱۳۵۵

۱۳۵۶

۱۳۵۷

۱۳۵۸

۱۳۵۹

۱۳۶۰

۱۳۶۱

۱۳۶۲

۱۳۶۳

۱۳۶۴

۱۳۶۵

۱۳۶۶

۱۳۶۷

۱۳۶۸

۱۳۶۹

۱۳۷۰

۱۳۷۱

۱۳۷۲

۱۳۷۳

۱۳۷۴

۱۳۷۵

۱۳۷۶

۱۳۷۷

۱۳۷۸

۱۳۷۹

۱۳۸۰

۱۳۸۱

۱۳۸۲

۱۳۸۳

۱۳۸۴

۱۳۸۵

۱۳۸۶

۱۳۸۷

۱۳۸۸

۱۳۸۹

۱۳۹۰

۱۳۹۱

۱۳۹۲

۱۳۹۳

۱۳۹۴

۱۳۹۵

۱۳۹۶

۱۳۹۷

۱۳۹۸

۱۳۹۹

۱۴۰۰

۱۴۰۱

۱۴۰۲

۱۴۰۳

۱۴۰۴

۱۴۰۵

۱۴۰۶

۱۴۰۷

۱۴۰۸

۱۴۰۹

۱۴۱۰

۱۴۱۱

۱۴۱۲

۱۴۱۳

۱۴۱۴

۱۴۱۵

۱۴۱۶

۱۴۱۷

۱۴۱۸

۱۴۱۹

۱۴۲۰

۱۴۲۱

۱۴۲۲

۱۴۲۳

۱۴۲۴

۱۴۲۵

۱۴۲۶

۱۴۲۷

۱۴۲۸

۱۴۲۹

۱۴۳۰

۱۴۳۱

۱۴۳۲

۱۴۳۳

۱۴۳۴

۱۴۳۵

۱۴۳۶

۱۴۳۷

۱۴۳۸

۱۴۳۹

۱۴۴۰

۱۴۴۱

۱۴۴۲

۱۴۴۳

۱۴۴۴

۱۴۴۵

۱۴۴۶

۱۴۴۷

۱۴۴۸

۱۴۴۹

۱۴۵۰

۱۴۵۱

۱۴۵۲

۱۴۵۳

۱۴۵۴

۱۴۵۵

۱۴۵۶

۱۴۵۷

۱۴۵۸

۱۴۵۹

۱۴۶۰

۱۴۶۱

۱۴۶۲

۱۴۶۳

۱۴۶۴

۱۴۶۵

۱۴۶۶

۱۴۶۷

۱۴۶۸

۱۴۶۹

۱۴۷۰

۱۴۷۱

۱۴۷۲

۱۴۷۳

۱۴۷۴

۱۴۷۵

۱۴۷۶

۱۴۷۷

۱۴۷۸

۱۴۷۹

۱۴۸۰

۱۴۸۱

۱۴۸۲

۱۴۸۳

۱۴۸۴

۱۴۸۵

۱۴۸۶

۱۴۸۷

۱۴۸۸

۱۴۸۹

۱۴۹۰

۱۴۹۱

۱۴۹۲

۱۴۹۳

۱۴۹۴

۱۴۹۵

۱۴۹۶

۱۴۹۷

۱۴۹۸

۱۴۹۹

۱۵۰۰

۱۵۰۱

۱۵۰۲

۱۵۰۳

۱۵۰۴

۱۵۰۵

۱۵۰۶

۱۵۰۷

۱۵۰۸

۱۵۰۹

۱۵۱۰

۱۵۱۱

۱۵۱۲

۱۵۱۳

۱۵۱۴

۱۵۱۵

۱۵۱۶

۱۵۱۷

۱۵۱۸

قطعہ تاریخ تولد فرزند ارجمند خان صاحب محمد زمان خاں

پیر محمد شفیع شاہ پور بٹیرالروماں مد عمرہ

بگلزار احمد گل نوشگفت  
 مبارک رسید اور وکوسے وہام  
 رخ دوستاں گل گل از خرمی  
 ابھی بود عمر حضرت نصیب  
 محمد زمان خاں اشرف نزاو  
 بہ عبد الرشید و مجید و بشیر  
 بہ رنگ و بوسے خوش و خندہ باد  
 کہ این پور فرزانه فرزند باد  
 دل دشمنانش پر اگندہ باد  
 بہ بخت سکندر تواننده باد  
 چو مہر مستور درخشندہ باد  
 زماں تا زماں است پائندہ باد

عطار سال میلاد او در نوشت

۱۳۲۰ھ  
 خدا یا بشیر الزماں زندہ باد

تاریخ تولد فرزند ارجمند مولوی عبد العزیز صاحب گجرات

برید فرحت رسید از در نوید بخت رساند از بر  
 لب مبارک بدل سرور و بختم نور و بر سے خنداں

کہ شیخ عبد العزیز جوان شد ہر آنچہ سے خواستہ ہماں یا  
 سدر

نہال امید او چہاں شد گل تناسل گشتہ خداں

خداش بخشید نور چشم و مرد در جان و مراد خاطر  
بفضل و لطفش مزار مست مزار شکر و مزار احسا

رید میت مبارک او بشہر و قریہ بچوے و پر زین  
جہاں جہاں غوری عیاں شد چمن چمن گشتہ باغ و دریا

بریں نوید و بریں مبارک بریں نشاط و بریں بشارت

بشکر روح و دواں فدا او بخیری جسم و جاں قرباں

شرف ز محل است شمس را تا قرآن ماہ است تا بزمہ

بہکشان است تا شایر و زو شب ماہ و مہر تاباں

بظلم لطف پیر بکانا و یارب این نو نہال عشرت

پیر بکانا و بادل سرود چشم روشن ز راحت جاں

ز روئے محل لسن نیشہ عطا ز سال ولادت او

عزیز احمد پس از زوال دو شبہ آمد بچار شبہاں

تاریخ تولد فرزند راجہ سکندر خاں تحصیلدار کجرات

کماذ فضل شد او بند مبارک

مبارک بر مبارک بر مبارک

سکندر منصبے اقبال یارے

تولد شد خوشا والا تبارے

چراغ دو دمان حکمرانی

عجب خورشید بر بام جوانی

نشور را جگی و شهر یاری  
سرور نشود تحصیلداری  
آہی باد تا دوران دانش  
جہاں دیر نگیں دوران کجاش  
چو چشم از خرد تار تار میلاد  
دو بیت از دیگر آید مرا یاد

ز ہر مصرع شود تاریخ ظاہر  
سن میلاد پانچت سکت در

۱۳۳۹  
۱۳۳۹  
۱۳۳۹  
۱۳۳۹

عجب نبود ز لطف اے خداوند

شود شاہے گراں فرزانہ دل بند

فریدول رتبہ و جمشید جاہے

سکندر شوکت و دارا کلاہے

## تاریخ تولد رضی الرحمن نمبرہ فقیر اقم کرد

دیگر پیر جواں شد ز خرمی  
چوں مژدہ تولد نور صبر شفت

صد شکر گل شاخ و تنا و آرزو  
در گلشن مراد ز فضل خدا شگفت

آزاد و تندرست بانا و با حفیظ  
با عمر خضر و نخت سکندر شوا و بخت

یار بخت آل محمد حیات یاد  
تا دہر با سکتہ و انعام ہائے سعفت

تاریخ و نام رضی الرحمن عطار بہاد  
در ماہین برشتہ تاریخ او چہ سفت

روز جمیس پانز و ہم اول ربیع  
۱۳۵۱

سال ولادتش چہ عطارہ جواب گفت  
۱۳۳۹

قطو تاریخ تولد فرزند ارجمند بر خودار محمد سرور خان بن مولوی

## محمد بن سبویہ

پیک بشارت آمد باید یہ مبارک  
ممتاز سرداران شد غلامی محمد  
یعنی کہ شد تولد از سرور محمد  
محمد مبارک آمد از شہر و کوہ برن  
اجداد و والد نیش با او زمین شادان  
مے آید از دل و جان صد شکر حمد بیچوں  
بر رسول مصطفیٰ شد از دل ہر آنکہ مفتوں  
فرزند ارجمندش با طالع ہمایوں  
یارب سے جاننا و این پور و رنگوں  
بانبساط و راحت تادور چرخ گردوں

از وقت روز و ماہ و سالش عطار رقم زد  
یکشنبہ شام سابع زادل ربیع مہمیوں

## تاریخ تولد فرزند ارجمند محمد شفیع گفتہ اند

سبب البصا بختانا بالروح راح فواد نا تزل انبیات بجوع  
واسقے الغرا شتہ بالمیاء  
سینہ خزاں بر بستہ ہیں صحن چین گلدستہ ہیں  
بفروغ حسن کن نگاہ یہ بہار جلوہ گل نگر  
سہمہ بلبلال بنوا خوش بدعائے عمر و رازیش ہمہ طوطیاں لبدا خوش

ز عنایت و فضل الہی تو  
 بہر محمد صاوت تو ز پئے شفیع خلافت  
 چو سکندرش اقبال کن  
 بکلمات حضرتش یا الہ  
 مہ و روز مال و لاوتش  
 یک مہر و ز عطا شنو  
 بست و ہم ماہ صیام  
 چار شنبہ چو روئے ماہ  
 ۱۳۱۴  
 مستدرہ

تاریخ تولد فرزند شیخ عبد المجید صاحب بیسراپ لاہم

جناب شیخ جو عبد المجید صاحب ہیں  
 عطا کیا انہیں فرزند و بی بی حق نے  
 ظہور نیر اقبال بس مبارک ہو  
 خدا کرے وہ زندہ تابد و روز مال  
 پو اور فضل کریم اپنے بی بی حسنو  
 حسین و ماہ جہیں رشک آفتاب سنو  
 وہ عمر و نخت سے بار ب ہو فیضیاب سنو  
 رہے جہاں میں وہ باعز و آب و تاب سنو

وقت جمعہ انیسویں دسمبر ۱۹۲۲ء  
 ہے اسکے جنم کی تاریخ لاہور سنو

تاریخ تولد نوزی سلیم اختر بنیرہ رقم طوا لعمرة لیسر محمد حیات

رسید مژدہ میلاد نور چشم حیات  
 ہزار شکر بانعام کردگار و دود

زندگستی و صحت بکامگاری نخت  
بعمیر طبعی خود باد فایز این مولود

سروش سال و مرد وقت روز میلاد  
بست و بخت نومبر و شنبه شب فرمود

عظا نیا و با یصاح سال نو بدش  
سلیم اخترش اسم مبارک و مسعود

تایخ تولد نور چشمی محبوب عالم طلال عمره فرزند دومی

قاصنی محمد اسم فرزند رقم آثم

مزار شکر است و صد مبارک و لطف و احسان و فضل مولیٰ

که نور چشم و سرور سینہ و راحت جانِ اسلم آمد

ز فضل و لطفش خدا کرامت نمود فرزند نیک اختر

چپاغ روشن بیام خوبی بری تمام مظالم آمد

ز بخت و دولت بعمیر خاوید بر خور و اور بعون یزدان

ز بحر مغرب سفینہ مہر تا کہ ہر روز سالم آمد

عطاے پیر و سفینہ گردید نوجوان و قوی ز فرحت

کہ کوکب سعد نور چشمش بنور چشمش سالم آمد

ز نام مولود و سال میلاد اور رقم زد عطا و عاصی

کہ (شکر و اسپ پے محمد شفیع محبوب عالم آمد

(زند)

(زند)

## ولہ تاریخ دیگر

صد شکر صد مبارک کر فضل خویش یارب  
 و در ماے لطف و احسان بروے ما کثادی  
 کردی عطا با سلم فرزند نیک اختر  
 مانند سر و دیارب با خوری و شادی  
 تاریخ این کرامت و در مصرع عطا گفت  
 صبح سعید شنبه و ششم اول جمادی

۲۲ ۱۳ هجری

حصہ سوم ختم شد



# حصہ ہمام قصائد و مرانی و قطعات منتخبہ

مرثیہ وفات حسرت آیات قبلہ عالم سلطان الاولیاء عزیز نواز

حضرت خواجہ جلال خیا حضرت خواجہ سید غلام حید شاہ صاحب

## چشتی جلال لوری رحمتہ اللہ علیہ

کعبہ دین قبلہ شاہ و گدا  
غوثِ جہاں سید حمید علی  
میطیع انوار الہی رخس  
مشعل نور از پئے گم گشتگان  
پیرِ جہاں مادی رو شفقنمیر  
از پئے محبوبے خود آفرید  
وردِ تبول غم زیں اندرو

سرورِ پاکاں و سراد بسیار  
قطبِ زمان سید حمید علی  
مخزنِ اسرار الہی دلش  
مرہمِ جان بخش جگر خستگان  
دستِ وہ و دستِ کش و دستگیر  
نقش و جووش چو سلم در شید  
خالقِ حسنِ خوئے حسین اندرو

دیدہ ندیدہ است بخشش عدیل  
 بار رخ خویش مر کنگان کجا  
 خوبی حسرتش کہ شنیدی ز کس  
 نیست لے یکد وز لچای او  
 نور محمد بہ جنبش منیر  
 ہر شمس ہدایت ز وجودش عیاں  
 شہرستان سیادت کہ او  
 شمسہ ایوان کمالات چہشت  
 زد بہ جہاں نوبت شاہنشاہی  
 دائے صدا فسوس کہ دنیا بہشت  
 وائے دریا کہ ز ملک جہاں  
 وعدہ دیدار چون نزدیک شد  
 ادب عشق و بخشش نام حق  
 ز مرمر مساز لقا گوشش کرد  
 جانش بوجہ آمد و چالاک شد  
 ز رولہ در عرصہ دنیا فتاد  
 نالہ کنناں آہ و فغاں کو بکو  
 گشت نہاں چشم و چراغ جہاں  
 گشت جہاں تار ز کرد و بخار

گوش شنیدہ بہ خلقش مثل  
 ماہ کجا ہر درختاں کجا  
 عاشق و شنیداش ز لچا و بس  
 جملہ جہاں والہ و شنیداشی او  
 ہر سلیمان بہ جنبش منیر  
 ہر ولایت بہ نمودش قرآن  
 سر و گلستان سعادت کہ او  
 قبلہ دیوان کرامات چہشت  
 کو کب فقر شد حیدر علی  
 مسند خود کردہ بیابان بہشت  
 ہر درختاں بدنی شد نہاں  
 ز آتش شوقش تپ و تحرک شد  
 گرم شد از گرمی پیمان حق  
 جہمہ غسل بقا نوشش کرد  
 از فرسش خاک با فلاک شد  
 غلغلہ در گنبد خضر افتاد  
 حشر پاکشتہ بہر چار سو  
 تیرہ تار آمدہ دور زماں  
 مزج شدہ کسوت لیل و ہزار

مہر تہاں کرد رخ خود بگرو  
 و پیا بر آمدہ گریاں ز غم  
 ماندہ سرا سیمہ غلاماں ز بحر  
 جان ز بدن رفت و جگر شد قبا  
 شتا بہ گل رفت ز طرف چمن  
 ای فلک این شجیدہ بازی چرا  
 از بر ما آن شہدیں بروہ  
 کہت اماں زیدہ کون و مکان  
 کہیہ دل کوئے سخن بوسے او  
 ایچہ ز غم سوختہ صبر کن  
 چند نیالی و ز بونی کئی  
 از دل پر سوز دعا ساز کن  
 کا بے گرم و فضل تو غمخوار ما  
 تا بچمان است بچاں دید تو  
 پیش دلہا بود از نام تو  
 مسکک این سلسلہ باد اوراز  
 از گرم و فضل تو اے ذوالجلال  
 سلسلہ فقر و کراہت او  
 گوئی باہائے نامے عطار الہی

ماہ بسپا شد آوارہ گرد  
 سینہ برق آمدہ بریاں ز غم  
 رہن الم کردہ دل و جان ز بحر  
 دل ہمہ خوں گشتہ ازیں ابتلا  
 بردل ببل زدہ خار حسن  
 مہر کئی حقہ طرازی سپرا  
 قبلہ اصحاب یقین بروہ  
 لمجا و ماویٰ زمین و زمان  
 قبلہ جاں خاک سر کوسے او  
 شکوہ بخت است فلک را مکن  
 چند بہ تقدیر ہر دنی کئی  
 آہ کش و دست دعا باز کن  
 مرسم راحت نہ آزار ما  
 طنطنہ نوبت توحید تو  
 لذت جانہا است ز الخام تو  
 سجدہ گنہ دور زمان نیاز  
 باد مظفر بہ جلال و کمال  
 ولولہ ذوق عباد است او  
 ششم جمادی و دو و شنبہ روز

شد ملک کشور دار النعیم  
مقصود من نیست ز شعر و سخن  
مشکل دارین شود منجلی  
خواجہ ما طالب و مطلوب تست

ہم شدہ تاریخ وصال کریم  
بار خدایا تو علیہی ز من  
جز کہ بحق شد حیدر علی  
مرغیہ حضرت محبوب تست

از نظر رحم تو منظور کن  
ریح و غم و حزن عطا دو کن

## حاشیہ

وفات حسرت آیات قاضی سلطان محمد حسین صاحب کجرات

کے گوشہ نشین بہرہ ور از گلشن وریاں  
مکدر گرد و از بوے خس و فاشاک غارتاں

کجا خواہد کہ پند چہرہ غول سیا بانی  
کے کوئے شود مفتون حور حبت و علماں

نگر و ویشچ وانا برزن صد شومی کشیدانی  
کہ پس خورد سکاں ہرگز نگر و طعمہ شیراں

الاے عاشق لذات و نفس بندہ شیطان  
الاے ننگ و ناموس زوال عزت انساں

الاے مبتلا و محسن قحبہ دنیا

اللا سے درہوا لیش و الم و شیدا و سرگرداں

نمیدانی کہ اوزال کہن عیار و عذار می  
سزارال شوی را کشت و بختاری چو قزاقان

ز کوری در شب پور شہوت خورد استی

کہن زانے ویدروے سیاہ غویے بدخنوا

اللا سے رونق بازار لذت مانے نقسانی

اللا سے شہوت و حرص و ہوا ایت مایہ و کال

مگر تاکے ہوس رانی و شہوت مانے نقسانی

کہ در چشمک زدن بر ہم شوایں بازی طفلان

اللا سے بندہ سیم و زر و سرمایہ دنیا

بود اے حصول روز و شب برگشتہ و حیران

ندانے از پے آسائش و آرام عمر است این

ز عمر است اپنے جمع زر و سیم و سرو سامان

اللا سے سرخوش و مغرور زور قوت بازو

اللا سے مست و مدہوش از می آسائش ہواں

چو میدانی ابابلیاں ز دنیا صاحب نیلیاں را

بناید شد بزور و قوت بازو می خود نازاں

اللا سے آنکہ بالیق ز بر سر آگندہ پرداری

بخوانی و دریر اندر رواق و صفہ و ایوان

مگر از بستر خاک لحد گاہے نہ یاد آری  
 کہ جسم نازنینت گردو آں جا طعمہ کرماں  
 الا اے آنکہ جاہ و حمت و دولت غلام تو  
 الا اے آنکہ کس ہمسر نباشد با تو در و دراں  
 چو دانی بر نفس مشتاق با م دیگرے باشد  
 چہ ابر طائر اقبال و دولت گشتہ نمازاں  
 مگر عہد استت شد فرا موش از ریا کاری  
 کہ از بہر چہ زانجا آمدی قابو بی گویاں  
 سزار افسوس بر گشتی ز میثاقیکہ کردہستی  
 بجز و شرک پیوستی و از تو حیدر و گرداں  
 در یغیا ز اشکیان خوشین بیگانہ گردیدی  
 نمیدانی کہ روزے چند و دنیا سستی ہماں  
 چہ مطلب بود کا بجا آمدی و باز خواہی شد  
 کہ ناسودا خزی با مایہ عمرت ازین دکان  
 در یغیا بر فشا مذی گوہر عمر گراں ما یہ  
 بسودائے متاع کا سد گمراہی و خسران  
 بازی قمار و بیس شہوات نفسانی  
 در یغیا گوہر عمر گرامی با خستی ناداں  
 بحال پر خجالت از تاسف کہ یہے آید

کہ بودی شہباز قدس گشتی چندان ویراں  
 عجیب دارم کہ صد تہخانہ در آغوش جاں داری  
 ز کفر و شرک و بدعت پرزبانست دعوائے ایمان  
 بدوش زندگی داری چو بارہیمہ دوزخ  
 روی گمراہ و داری آرزوئے حنت و رضوان  
 چرا شرمست نیاید از سیر روی و بدکاری  
 چرا پندی بناموزی دا حوال نیکو کاراں  
 کہ غیر از حق بحسب و بستگی سرگز نمیدارند  
 ہمی مانند در دنیا کے دوں و رزمی مہماناں  
 ز نعمت ثائے دنیا لذتے سرگز نمے پابند  
 چناں لذت کہ در عشقے خدا از گریہ و اغناں  
 پیے کسب رضائے مالک خوشنودی مولے  
 فنا سازند خود را در جہاد و فسک شیطان  
 ز جام عشق حسن شاید ہمیشہ و لاثانی  
 چناں سرمست کز دنیا و ما فیہا سبکساراں  
 مبارک آنکہ شد بر شاہد جاں بخش سوداے  
 مبارک آنکہ از دنیا کے دوں گرد پروگرداں  
 مبارک آنکہ نفی غیر حق سر بر زواہ جاننش  
 مبارک آنکہ در اثبات وحدت گشت سرگرداں

بضرِبِ لا و جودی ماسوا سے اللہ را فنا کردہ  
 بہ الا اللہ زحق گویدہ ذاتش از بقا شادان  
 بود گفتار او گفتار حق محنتا حق باشد  
 بہر کارش بدست او بود دست خدا پنہاں  
 بہ فعلش مآدِ مہبت ہست بگر شاید عادل  
 بقول و گفتگویش بین ز بہائے نبی قرآن  
 جہاں باشد بفرمانش بگویش ہوش جاں بشنو  
 بلا و اللہ ملکی تحت حکمی از شر جہاں  
 ہمہ مخلوق درد شنش بود چون دانہ حسرت دل  
 نظرت الی بلا و اللہ شنو فرمان آن سلطان  
 شہنشاہان عالم چون گدایان سر کوش  
 گدایان سر کوش شہنشاہ شہنشاہان  
 وجودش مظهر نور خدا باشد جہاںی را  
 جہاں تاریک گردد گر شود این نور زو پنہاں  
 نے بینی چرا تاریک گشتہ کشور دلہا  
 نمیدانی چرا در ملک جاں شد سینہ ما بریاں  
 کہ ازوے شد جدا نور خدا و مظهر رحمت  
 کہ ازوے شد نہاں مہر علوم و کوب عرفاں  
 جناب قاضی سلطان محمود اولیائے حق



ز دنیا کے وہی رفت وازاں شد سینہ ما پر یوں  
 ز بحر انقاد و رع تقوے ویر لاتی  
 ز کان فضل و علم وجود و احساں گوہر تاباں  
 بخسید وقت و شبلی زماں بود است ذات او  
 درینجا کہ جہاں مستور شد آن رحمت یزداں  
 بے برداشتند از باغ علمش خرمین فیضناں  
 بے خوردند از جام فیوضش باد و عرفاں

۱۳۳۶

ولی اللہ ز عالم شد بگو در حنبت الماوی  
 عطا تاریخ و صل او شنید از حضرت ضواں  
 ز وقت در روز و ماہ و سال و صلش نیز بنوشتند

۱۳۳۶

ز وہ چون جوئے با حق تلاقی شد یکم شعبان  
 و گر یک مصرع سال سچی ہمچنین گفتند

۱۹۱۹

مسی دویم کہ زدند جمیع جاگردیدہ اش ضواں  
 عطا در پاؤ محبوب خدا وقت اجابت میں  
 بصدق دل پئے انجلا حجابات دعا بر خواں  
 الہی از پئے عشاق خود بر بندہ عاجز  
 نظر فرمائے از رحمت کہ گرد و مشکش آساں

میں سے

# مرثیہ وفات حسرت آیات حضرت مولوی شیخ عبد اللہ صاحب نیس چاک عمر غفرلہ

بنالدا حتر از دست جفائیش بر کہ خنداں شد  
جفاکاری عیاری طریق چرخ گرداں شد  
نر شاہ و نئے گداوئے جو دوائے مسلمان شد  
کہ از دستش مزاراں جان شیرین میر نوتال شد  
امید علیش و امن و عافیت لبریز جہاں شد  
برائے بچنق ما بر سر عالم غریباں شد  
جفا و بد و دغا و بد و بد و درخ ابوا شد  
حسن از دست او ز رمل اہل خود و دیکھاں شد  
بکرب و تشنگی با دو ما نش ندر طوفاں شد  
کہ باتین ستم کشت و بچون خاک غلطاں شد  
کہ عاقبت خنک شاں سیراب تیغ و پیکان شد  
ز بیدارش بچاہ افتادہ دیگر بزنداں شد  
بجگم کل شمع مالک آخر گریزاں شد  
بچاک اندر فرو خند و کس ایشاں پر پائے  
پہ سپری ناتواں گردیدہ در خواب پنهان شد

فلک راہ و رسم بوقانی نقش عنوان شد  
ز بے مہری بکین کاوش مردم کمر بستہ  
کے آسودہ از دست جفا و جور و بیدارش  
ازیں جور آشنا پیدا گر فرما و کوش فرما  
ہمی راند سپکان صاحب از ہمیں گامش  
بساں آسایاں پر چرخ امت در گردش  
دریں محنت سرائے جو اساس کہ زدگامے  
چکر بند تبول پاک و سبط سرور عالم  
بچکر بلا ہیں سبط کشتیاں امت را  
ہیں آں شمسوار عرصہ دوش نبوت  
مردت ہیں باں لب تشنگان دشت مظلومی  
ہیں آں ماہ کنجاں را کہ بے تعبیر تقصیری  
بنیاد کہ معاہدہ دوشد محتا شائیش  
ساویدیم باقبال دولت مکت مفرداں  
ساویدیم بازور جوانی رستم ثانی

بسا بحر علوم و استدا بود در عالم  
 بسا دیدیم گزارد علوم و گلشن فیضیاں  
 کجا آن قاطنی سلطان محمود ادیب و حق  
 بزید و اتقاد و رع مرد تارک الدنیا  
 کجا آن درس حاجیوالا و شیخ احمد فاضل  
 کجا آن فاضل کھوڑی امام اعظم دورا  
 کجا آن فاضل مچھیانوی حضرت کلیم اسد  
 کجا آن نور دین حق چکوری در سگاہ او  
 کجا آن درس شاد دیوال سید احمد فاضل  
 کجا آن قاری و چند کجا آن حافظ سنگا  
 درینا چند روزے بود این ان این بازی  
 چو طوقان خزاں بر بوستہا نہای علوم آمد  
 نہ صرفی ماند نے نحوی نہ محقوی و منقوی  
 مدرس ماند و نے درس نہ استاد نہ شاگرداں  
 ادیشاں بوناب باقی جناب شیخ عبد الباقی  
 اجل اے مادم اللذات حقیقتا ز دست برد  
 درینا حیرتا دور واکا از عیاری گردوں  
 شہ بلک علوم و تاجدار کشور عرفاں  
 بذات پاک باریکات اوسن نسبتے دارم

بسا انہار فیضیا نہا کہ در کثات وراں شد  
 کہ تاراج خزاں گردید و آخر دشت اجزاں شد  
 کجا آن حاوی معقول و منقول اواناں شد  
 جنید وقت و شبلی زبان بود و زواں شد  
 کجا آن حافظ احمد دین درس زوہراں شد  
 کجا علامہ خلفش غلام غوث جلیاں شد  
 کجا آن شیخ احمد فاضل و درس سرکایاں شد  
 کجا آن خان عالم سید آں رس کیراں شد  
 کجا آن درس گوئی بدین ایماں شد  
 کجا آن لحن داودی کجا آن درس فرماں شد  
 نماذ آخر کسے دیشاں میدان گوئی و چوگان شد  
 چہ سیلاب فنا آمد زواں در سگاہاں شد  
 اصولی غے فروغی ماند زمینا صامیلان شد  
 مگر صفحہ ہستی نشان و نام ایشاں شد  
 کہ نور فیض او چوں شمس و اقصاء وراں شد  
 کہ اور اسم فرونگذاشتی کز دسر پہاں شد  
 ز دنیا گنج علم و فضل و کعبتین و ایماں شد  
 درینا شہسوار عرصہ تقلید لعمال شد  
 چونست ذرہ را آنکہ با مہر درخشاں شد

متمم کز بحر علم و فضل او سیرا گردیده  
 متمم اولی گدایان سرکوی سمن پوش  
 متمم ناچیز تنگ که شادگردان او صدما  
 پس حضرت رفیع اشان عبدالمالک فاضل  
 پس حضرت جناب مولوی صاحب نیان احمد  
 بدنیان چندہ را چون شمار منیت گنجائش  
 ہزاراں تربیت یافتند از خوان فصیح او  
 عزیزاں راز رنج و سوز خنیاں اندھا نشا  
 ز دست سوز و افغان شد بر سر شکیبائی  
 جہاں تا بیک گردید از دغان آہ و افغانہا  
 نخست از مرگ فرزند عزیز دیوف ثانی  
 غلط گفتم چه نسبت پیر کنعان را کہ پیرانش  
 مگذاخوس حضرت شیخ را یک بود فرزندے  
 نمادش بیسج فرزندے کہ بود بیاکار او  
 و گرازیج و غم تار یک شد چم چہاں مہشیں  
 خداوند بود در جنت المائے مقام او

متمم کز گنج فیضانش کہ برین گوہر نشان شد  
 متمم یک خاک پائے او کہ برین ابر نیان شد  
 ادیب و فاضل و علامہ و ممتاز دوران شد  
 بہ زرم عالماں چوں در کواکب تاباں شد  
 کہ در تخریر و تقریر و فصاحت شک سبحان شد  
 کہ در اقصائے عالم فصیح او چوں بر نیان شد  
 ہزاراں باہتاب از نور مہر او در خشتاں شد  
 سوا خواکان و بایں رادل از عم تدریساں شد  
 ز تاب آتش سحراں درون چن بگد جوشاں شد  
 در یگانہ جہاں مہتاب عالمتاب فیضیاں شد  
 بھیر ناتواں اندو گہنیں سپر کنعیاں شد  
 بماندہ یازدہ یک زندہ ماش از نظر سہماں شد  
 جولانے بود و علامہ ز مرگش خانہ دیراں شد  
 زیے سپری و بے لہری پغمہا کو فراواں شد  
 شدہ تاب تو انامی جسم از جسم او جاں شد  
 کہ علمش با عمل با سہد گر چون حبیب ماں شد

عطا چوں از خرد پدید از مال وصال او  
 گنجنا - اد جہاں پنہاں بے مہر در خشتاں شد

۱۲۳۹ھ

پہارم قعدہ درزویازدہ چول روڈ یکشنبہ  
زرودی یاد وقت روزوماہ و سال بھگوان شد

زرے یاس و حسرت روزوماہ و سال نو ششم

۱۹۲۱ھ

بیکشنبہ زوال ازوہم جولائی برصنواں شد

تاریخ وفات حسرت آیات ملکی مہبقت قبلہ گاہی  
و یغنی جناب الد ماجد حضرت قاضی حافظ کرم الدین صاحب  
عقربندہ اور استم آثم

از جہاں بگذشتت و او بیلا درینا حسرتنا  
فاغفر اللہم و دغلا باجنات العسل  
زاد شب زندہ دار و متقی بے ریا  
ذات پائش گرا نرا مشعل نور و ہدی

عظا  
والد ماجد نصیر و صدر حسن و  
عارف حق حافظ قرآن شفیق القلب  
خادم الفقرا باذل عاشق مردان حق  
سینہ بے کینہ اش گنجینہ اسرار حق

گفت ہاتھ سال وصلش در مراتب شایا و

جوی و طوبی و بہشت و آب کوثر و نمای ۱۲۹۳ھ

روے الفاظ ج - ط - ب - ا اعداد این حروف در مراتب پختہ  
تیبی کرد مہربان موجود اند - تاریخ یعنی سن وفات حضرت

مغفور است از ہجرت البنی فداہ ابنی و امی صلعم۔

ایضاً کہ در ہر صرعہ سال فات حرم برے آید غفر لہ

رفتہ از دور کرم دین اللہ  
از فقارفت رفت شد بقا با  
سوز و رواد عشا معساوا اللہ  
حامد با خدا آگاہ  
عالم و حافظ کلام اللہ  
با فرحست رسول اللہ ۱۲۹۳

آہ صد حیف حسرت و پشیمات  
ظہر و بیم جمادی آدینند  
بجگر ما و بیج و ستونے است  
بودہ محمود ذات وے بچہاں  
بے ریا متقی شب بیدار  
با دور حرم حسنت الفردوس

مرثیہ وفات حسرت آیات قبلاہ و کعبہ جناب مولوی  
محمد نحر الدین مغفور ہر حوم شتملہ بر تاریخ وفات

اینچہ سوز لیت کہ بر سینہ چوپکیاں آمد  
سر کہ بینی سہمہ باگریہ و اغتسال آمد  
از چہ سر پر و جوان بے سر و سامان آمد  
چاکہ امان خون تا با گریاں آمد

ایں چہ شور لیت کہ با در و دران جا آمد  
شہر گجرات چرا گشتہ چو نامکدہ  
از چہ رو خورد و کلاں تاب تو ان یافتہ  
سوزن ہوش بیک تار قضا بشکستہ شد

کیفیت آنکو بود آسوده دل اندر زند  
 هر که رو کرد چو یوسف بر لجنائے جہاں  
 این که گویند چہاں بود و چنین است <sup>فلان</sup>  
 قات تا قات گرفت است بمن اقبال  
 این فلان است که افلاک بپا بسے او  
 دعوتش را است اجابت چو خواص لازم  
 حاکم است آنکس و حکمش چو حکم قضا  
 همه ناچار تہد مت ز دنیا رفتند  
 دہری دیگر و تیر سا چہ نصار چہ پیور  
 هر که آمد بجاں نقش خرابی دارو  
 داد و فریاد رسد او جفاے گردوں  
 راست است آنکہ بجز از پئے دنیا دنی  
 کافر است آنکہ بنالد ز فراق دنیا  
 در جہاں مانند و دلدادہ مولا بودن  
 این نشان است کہ مردان خدا میدارند

فخر الدین فخر زماں فخر قضاے گجرات

کہ بہر فیصلہ اش رونق ایجاں آمد

خرقہ عمر و پیدند مقرر امن اسل  
 شانمان و اسل حق شد جہاں نانی

کیست آن کو بجاں خورم خندان آمد  
 گاہ در چاہ شد و گاہ بزندان آمد  
 لشکر تاج و نگین وار و سلطان آمد  
 فاتح کشور و شاہنشہ دوران آمد  
 با نیاز و نذر و ہدیہ و تبریاں آمد  
 افتقاتش ہم بود رحمت بزواں آمد  
 مالک سیف و قلم صاحب یواں آمد  
 چہ فریدوں و سکندر چہ سلیمان آمد  
 چہ محوسی و چہ ہندو چہ مسلمان آمد  
 حکم غیب است کہ از حافظ خوشخوآن آمد  
 کرد فاقش نہ بگیر و نہ مسلمان آمد  
 جنت الکافر و زندان مسلمان آمد  
 وقت رحلت کہ کسرت سو جہاں آمد  
 پرین دنیا شدن شیوہ پاکاں آمد  
 از جہاں سوئے جہاں ہیں کہ چہ شاول آمد

بخیر پرین بود بدامان آمد  
 بچو عشاق کہ در محفل جاناں آمد

رستہ از دارِ محن کرد بخت پر واز  
 رخت تابست زد دنیا کہ باستقبالش  
 وصل حق بود متناسق کہ حاصل گردید  
 زیر لب وقت حلیش پہ شعاع وندال  
 روئے پر نور تابوت ز نور ایمان  
 حسرتایا اسفا و لے درینا ہیما ت  
 واعظ دین بدی بوباعجاز بدیع  
 منطقش بود ہمہ فلسفہ و شرح رسول  
 راستی بود شعارش کہ نگفتے جز راست  
 رفت و رفتند باد راستی و صدق مفا  
 کاتب مہمت قلم ماہر سرفہت زباں  
 پنجہ کوش پنجہ شکست از خط استعابین  
 خط طعرا کہ نیشنے و خط زلف عروس  
 ناظم عقد گہرنا شرور منشور  
 چہ تخریر و تفریر و چہ بازہد و ورع  
 حیت صدیق کہ رفت از سر با سایہ او  
 رفت بگذاشتت مہیں پور فراست آمود  
 گر چہ خود راست و لے ہست باخلاق بزرگ  
 نیننے داشتت عطا نیز بفرزند ہی او

از نفس رستہ چو مرغیکہ بہستان آمد  
 مر جاگوئے ز فردوس چو صنواں آمد  
 یہیں سبب ترک جہاں کردہ بجزاں آمد  
 سلب گوہر کہ تہ لعل بدخشاں آمد  
 ہچو در برن ج مشرف مہر درخشاں آمد  
 کہ جہاں مہر پر الوارہ کنماں آمد  
 بمعانی و ہیاں ثانی سبحاں آمد  
 مذہب تحقیقی و پیرش شہ جیساں آمد  
 گرچہ از اہل زباں سر نہ نقصاں آمد  
 رنج و افسوس و غم و حسرت و حواں آمد  
 عالم با عمل و حافظ قرآن آمد  
 در خط نسخ و شجاع ثانی نعمان آمد  
 ہچو گیسو کہ بر خار عمر و سائل آمد  
 فصیحی چہ بلیغی کہ چو حسان آمد  
 نسبتے نیست کسے را کہ ز قرآن آمد  
 شام شد روز وصال و شب بجزاں آمد  
 کہ نظیرش نہ بخلق و نہ باحساں آمد  
 مرد دانشور و فرزانہ سخن داں آمد  
 زان عزیز است نظیرش کہ ترا جہاں آمد



یا الہی بودش جنتِ فردوسِ مکن  
شاد و آباد تو داری ہمہ اولادش را  
بندہ نست پئے رحمتِ غفران آمد  
لطفِ افضال و توالِ توفرا و ال آمد  
وقت و روزمہ و سال و صلش گفت عطا  
سحرست و دوم کرمہ شعبان آمد ۱۳۲۶ ہجری

## تاریخ و فائز کرم مولوی اما دین صاحب موم گجراتی غفرلہ

مولوی صاحب امام الدین جنم و دست را  
سبب بدن کھایا مرض و طفل گندیں سبب ہاں  
تاب و طاقت کچھ نہ باقی تھی بھارت بھی تھی  
ایکدرت تک یہاں بچپن اور بچو اب تھے  
عشق تھا انکو عبادت سے باخلاص تمام  
تھے وہ عالم با عمل اور منتقی بے ربا  
کیا عجب الحان خوش قرآن کی قرأت پر تھا  
جب سمجھی کچھ بوز دل سے پڑتے تھے الحان سے  
تھے مسلمان انکی نیکو کاریوں کے مبتلا  
کچھ نہ کچھ ایشار تھا سربائل و محتاج پر  
کچھ نہ تھی دستگی دنیا کے کاموں سے انہیں

پاک ہو کر یاد حق میں وصلِ حق ہو گئے  
میل کچھ سب گناہوں کا یہاں ہی ہو گئے  
خشاں ہو کر بھول سے اعضا بھی کاٹا ہو گئے  
عاقبت آرام سے خاکِ لحد میں سو گئے  
آندھی ہو بارش ہو کچھ ہو وہ تو مسجد کو گئے  
عاقبت یادِ خدا میں وصلِ حق ہو گئے  
خوش مزیت خوش جہانت خوش ادا ہو گئے  
دنک ہتے سننے والے ماے وہ خوش ہو گئے  
نیک دنیا میں تھو وہ مشہور اور نیکو گئے  
میں ہاں آتے تھے گھر میں ایک آباد ہو گئے  
خوش نہ تھے آبدہ وہ اور غم نہ تھا گر کھو گئے

ایک بیوی بیٹیاں سارے پہیا ہو گئے  
 تخم نیکی اور عبادت کا جو یاں ہو گئے  
 ان سے اکدم ہی جدا ہو کر کد میں سو گئے  
 چہتر تھے اولاد کے اور بھائیوں کے بازو گئے  
 ساتھ جنکا لٹ گیا اور بھائی جنکے کھو گئے  
 کیا خبر تراغ و زعن کو جب گل خوشبو گئے  
 مان تھا اور تان تھا جنکا سے وہ تو گئے  
 شہر دل سحران نے لونا چین سا رکھو گئے  
 گرہ درد و رنج و غم میں سے ہی درد گئے  
 کوئی بھی ان سے نہ آیا اس جہاں سے جو گئے  
 لاکھوں ہی مر گئے اور لاکھوں ہی رو گئے

داغ لاوردی تھا گوانکے جسین بخت پر  
 باغ جنت کا ثمر اور لطف پائینگے ضرور  
 اک گھڑی جن سے جدا ہو کر کہیں جاتے تھے  
 روتے ہیں سب در غم میں کیا سراج اور کیا عزیز  
 درد دل کی کیا خبر ہے غیر کو پوچھو نہیں  
 بلبل بے غاناں کو پوچھو گل کی استنا  
 اسکی بیوہ کے ہیں گرچہ تابع فرمان سب  
 تاج سر جاتا رہا اور بادشاہی لٹ گئی  
 بھائی بیٹے بیٹیاں اور بہنیں پتی پوتیاں  
 ایک دن بیٹنے سے پھر نہیں آتا کوئی  
 اسلئے جز صبر کے چارہ نہیں انسان کو

اب سنو تاریخ ان کی فوت کی ہی کیا عجب  
 کہد یار صواں نے جب بیٹیاں جنت کو گئے  
 غلام فضل و درع و تقویٰ اور نکوئی اور زہد  
 اسکے سال و صل میں سے ہی بے سر ہو گئے

ان الفاظ کے سر یعنی ابتدائی حروف **ع - ف - و - ت**

**ف - و** اگر دور کئے جائیں تو باقی **لم - فصل - رح** -

**قوے - قوی - ہد** <sup>۱۳۳۱</sup> بحساب حمل میں وفات منعمور نخلتی ہے۔

# مرثیہ وفات حسرت آیات مولوی نجم الدین صاحب

مرحوم شاد پو الیہ غفر اللہ لہ

ورینا حسرتا بہیات دور و نالہ و افغان  
کہ از ماشد نہاں مہر علوم کو کب عرفاں  
فغان زیں چرخ کجیازی دغا کوشی جفا کیشی  
نہ خوی رحم و لطافت نہ بوئے راحت و احساں

ستمگاہے جہاں سوز و فادوں ستمن بلا جہاں  
ز بیدوش سزاں شوئے کا و رفاک و خوں غلطاں

پہر ملک بہر کشور بہر شہر و بہر خبراں  
رہ رسم مروت را مترو از عالم امکان

عوسے یارِ خوارے سحت عیار کہن زانے  
بفریاد و فغان شیون و زار ندیاریاںش  
پنیم و پوہ و بے خانماں نال و دست او  
بہ پر فاش و بچین کاوش مردم کمر بستہ

بذہر آ میختہ شد انجینش از ریا کاری  
بصورت راحت جاں و معنی دشمن نہاں  
سلامت از جفا کاری و عیاری او ہرگز  
نہ کافر باندو نے مسلم گداے ماندو نے سلطاں

تفتنگ و تیغ و شمشیر و سنان دشتہ و پیکان  
چو دتا کے غریبے بڑہ در پیشہ دگر گال

بہر جای از کنشیں سحت میرا تہد و میرا تہد  
چو دتا کے بچرا ایکہ بازا تہد و عصفور کے

گئے تیغ و تبر بند و لقتل شاہِ مظلوماں  
گئے در کامِ شیریں مچکاند شربتِ حراماں

گئے ز سرِ ملائینِ امامِ پاک نوشتاتند  
گئے فرما در ابر سز مکاری زند نیشہ

گئے ہنمیرِ حق را بہ بیتِ الحزن بنشانند  
گئے در قید و گہہ در چاہ در اندازد مکنع  
گئے شیر خوار از این بلغم مسکت زخمی  
بنگے مظہرِ حق را گئے او بشکند و نداں

شعارِ او بیجا کاری و کارش فتنہ در دوراں  
تفنگِ آسا نمودی صفاں میدان از صفِ مرزاں  
در آہنا بیل و طوطی ہزاراں مرغ خوش الحان  
نہ کل ماندونہ بیل سبزہ زارے ماندونہ بیتا

غرض چہ منفعہ اسرار مہر و وفا خاست  
اہل اے مادم اللذات حیف از دستبرد تو  
بسا دیدیم بتیان علوم انبارِ مہینہ نش  
چنین طوقاں در آمدند بر این گلستانہا

نہ ناظم ماندونہ کاتب نہ ملا ماتدونہ حافظ  
نہ نحوی ماندونہ صرفی نہ استادونہ شاگرداں  
کجا آں درسِ مچھیانہ و فاضل جو کلیم اللہ  
مہ اوج علوم و مہر برج حکمتِ مہیناں

فقیر و صرفی و نحوی و زائد حافظِ قرآن  
کجا حضرت جناب احمد الدین فاضلِ سزاں  
کجا آں خانِ عالم شاہ سید فاضل کبراں  
بلینغِ افضل جو مہن و فطیعی ثانی سبحاں  
کجا مطلب خدائیش آں حکیم ثانی لقمان

کجا درسِ چوڑی دادیے ہجو نور الدین  
کجا عالم چو شیخ احمد برکیاں در نگاہ او  
کجا آں فاضل کہوڑی کہ حقیقت بود در عالم  
کجا آں رس گوئی استاد می جو بد الدین  
کجا آں نظم گوڑیالہ و ساہور و گجراتی

کجاں ہفت قلمی کجاں حسن خوشخطی

کجاں تپو لوز احمد غلام قادر و تقماں

کجاں قاری جند و کجاں نعمیت قرآن

کجاں رونق حفظ و کجاں آنبوہ و روشتیاں

کجاں داؤد و کجاں و ہفت قرأت قاری

کز و خلعت الرشید بود نجم الدین وراں

قوم دین احمد مستدی شرع و ہم عرفاں

بدنی یادگار سے بوداں یک تہ پیشیاں

سہمیش نسبت عالم عدلیں نسبت رفاں

نشانے مانداز علم و نہ عالم صاف شدیداں

زدنیایہیج لاکن برودر دل داغ فرزند

برادر ماندوئے خلقش مگر یک بوہ نالاں

بسین امروز با حال تباہ زری مسکیناں

ز سرتاج مہر رفت از دل گنج خورشیدی

ز جاں رام رفت و خواب رفت از دیدہ گریاں

چہ خوش بود اگر بود قاتلش پیش عمارش

نودے این چنین سکیں ندید روزیدیاں

چو بادست اجل کس امجال تجہ بازی نیست

بجز صیر شکیبائی چہ باشد چاہ ای یاراں

کجاں آں درس رنگا و کجاں آں حفظ قرآنی

کجاں آں درس شاد پوراں و سید احمد فاضل

چراغ دودہ خان محمد بواجب مرد

سجود منطق و فقہ و فرایین عالم کتیا

بزد و ورع و تقوی علم و فضل و خلق و پوچی

اجل نگذاشتت اور اسم کہ بواز فاضلان باقی

نبردہ حسرت مال و منال و شروت و دولت

سزار افسوس بے اولاد و تا کام از جہا بر خا

بعین و خورمی وی بود در گنوارہ عشرت

الہی یاد جائیں در سریم جنت اعلیٰ  
 نصیب بود حور و قصور و کوثر و غلمان  
 ہمہ از عاتقان و حافظان و ناظم و کاتب  
 کہ ذکرشان نمودم یا الہی معرفت گرداں  
 عطا تاریخ فوٹن مصرع لفظاً و معنی گفت  
 دہ و پنجم جمادی عصر یکشنبہ شدہ تھا

شدہ دہ اول بفروردین اوپے لہذا اسم سالش  
 بگوین ہوش من آندند از حضرت رمنو اول

بوقت عصر یکشنبہ دہ و دوم زاپریل شدہ ۱۹۱۷ء

و گر یک مصرعہ از روئے مسیحی سال وصل آں

سن اولی سوا کہتر چیت دی تریسویس سال ۱۹۱۷ء بکرمی  
 بہندی بکرمی لفظاً و معنی نیز اسے یا راں

# لمحرمہ تاریخ وقات حسرت آیات عزیزم کرم الہی

## کھوکھندی ششمی تاریخ وقات

کہ ہر زمانہ بزرگی گر گستاخا  
 چاکشود و در سچ و درد حسرت داد  
 فقاں و شیون و ہیبات حسرتا فریاد  
 تنگستہ اندکرم از بار غم کا فتاد  
 رخش جو ماہ منیر و قدش چوسر و آزار  
 کہ بود نیک دل و نیک نومی و نیک نہاد  
 بکو و کی چو فراخت مادرش جاں داد  
 ندید رونق نو بادگی نہ لطف مہاد  
 یتیم ماندہ بانید بادل ناشاد  
 سنوز بزر جوانی نخورد و شد بر باد  
 برادران بزرگش زر و رحم و داد  
 چونور ویدہ و لخت جگر سرور فواد  
 بصیر ساحتہ دل فتادش آنچه فتاد

در لیخ داد ز بیدا و چرخ بے بنیاد  
 ز مار بودے گل خور می خور سندی  
 بسرو از بر ماں جوان رعنا را  
 برشتہ اندکرم از آتش ہجران  
 بعنفوان جوانی بلند و بالائی  
 تمام عمر نیاز و وہ تیج کس از و سے  
 بشیر خواگی از سر گذشتت ظل پدر  
 نہ کرو بازی طفلانہ و نہ تاز و نیاز  
 ندید شفتت مادر ندید مہر پدر  
 سنوز گرو یتیمی نہ شستہ بود از و سے  
 اگر چه فیض حسن عبد حق غنی و حکیم  
 بقدر وسع بہ جانش عزیز داشتہ اند  
 و لے ز دل غ یتیمی و رنج بے پدری

رود بہ بلند گجرات میرسد میراد  
 چه شوق و محنت و ہمت نمود چون فریاد  
 کہ غیر علم نبودش ز خوشنشین سم یاد  
 نہ انٹرنس کھنی پاس نے دسی بمراد  
 ز کاروبار جہاں زود ملیتیومی آزاد  
 بسوخت روح و ران دہائیش بریاد  
 کہ مھن بکدوسہ بالشت ماندہ بام مراد  
 بہ تند باد اجل حستنا ز پافا فتاد  
 بجز رنگ و کتب پارچا و کلک داد  
 نہ تیر کرد و نہ پیکال نہ خنجر فولاد  
 زندہ اشک وان سچو سیل رکناباد  
 بحق سید ابرار والہ الامجد

ز ماہ و سال و زمانہ رخ رختش گفتم

سوم رنیم و شب چار شنبہ جانے داد

۱۳۳۰

للمقدس

صلاح خوش درال نہ کز پئے تعلیم  
 پئے حصول تمنا و ثمرہ شیریں  
 چوں شمع از پئے تعلیم آچھاں بگداخت  
 وے بگفت قضائش چرا گئی محنت  
 کہ نامراد و جوان مرگ میری ز جہاں  
 باشیاد صحت خدا و آتش و رق  
 بسیں نصیبہ قسمت کجا شکستہ کند  
 درخت قد صنوبر خرام و زیبائش  
 مانند بیج نشان از کرم هزارا فسوس  
 ہر آنچه موت کرم بادل و جگر آگرد  
 دل عزیز و اقارب ز ہجر او ہوں شد  
 الہی از کرم خویش مغفرت گرداں



# لمحرره تاريخ وقات حسرت آيات راجه فضل مبدل بہادر بچہ رسالدار و ریس داراپور عفر شد کہ ماہ

ناتواں تھا یا تناور چل بسا  
 خسرو دارا سکت در چل بسا  
 کون آیا جو نہ آخر چل بسا  
 بادشاہ تھا یا گداگر چل بسا  
 ایک آیا اور دیگر چل بسا  
 کون پوچھے ہو کہ کیونکر چل بسا  
 تھا بھروسہ اور باور چل بسا  
 خاندان میں جکا مہر چل بسا  
 نوجواں افسر بہادر چل بسا  
 نیک دل اور نیک اختر چل بسا  
 ماٹے کیوں ایسا بہادر چل بسا  
 اس کے تالستہ تہا یہ گھر چل بسا  
 لطف و فیاضی کا خوگر چل بسا  
 ملک میں ہے شورِ محشر چل بسا

آیا جو دنیا میں آخر چل بسا  
 سام رستم سے تہمتیں چل بسا  
 انبیاء و اولیاء و غوث و قطب  
 حضرت آدم سے لیکر آج تک  
 رسم ہے دنیا ئے فانی کی یہی  
 کون روتا ہے کسی کے واسطے  
 روتا ہے اسکا کہ جس کی ذات پر  
 سیرت و صورت فرست میں نہیں  
 شیر دل رستم تو اں یوسف نشان  
 نیک خود نیک محضر نیک نام  
 بیخبر بیوقت سب کچھ چھوڑ کر  
 اس سے وابستہ امیدیں تھیں بہت  
 کتنی مودت اور مروت ذات میں  
 اس لئے گھر گھر ہے ماتم آ پکا

سب جہاں تاتا ہے کیر چل بسا

دیہہ بدیہہ ماتم ہے گھر گھر چل بسا

بیوہ اسکی زار و مضطر چل بسا

نوجواں جن کا برادر چل بسا

چھوڑ بیوہ اس کی دختر چل بسا

چنکا ایسا مہرا نور چل بسا

عم و فرزند و برادر چل بسا

اور دلوں میں عم کی نثر چل بسا

اسطرت انکا وہ افسر چل بسا

حور و غلماں حوریں کوثر چل بسا

اور سفر میں وہ مسافر چل بسا

ماتم اسکا محض دارا پور نہیں

ماتمی جلسے ہوئے ہر شہر میں

روئے اور چلاتے ہیں اسکے یتیم

زندگی تلخ اسکے بھائیوں کی ہوئی

بوڑھے چاچا کی مگر کو توڑ کر

کیوں نہ ہواں پراندہ ہیرا سب جہاں

لجہ بحرالم میں پھینک کر

خود تو جاسویا لحد کی مہد میں

منتظر ہے اسکا شکر اسطرت

یا الہی بخش دے اسکے تئیں

اس نے دنیا کا ہنہیں کھیا تھا کچھ

کھتی عطا کو جسے جو سال وفات

کون ہے جو اسطرح چل بسا

بیوہ اس بے زورج رو سال موت

فضل مدیناں بیار چل بسا

۱۹۱۲ء عیسوی

~x~

## تاریخ وفات فرزند فضل الہی سپہ سالار حسین مصوبی

بہر سپہ سالار و سبقتاری ابن حسین را  
 بگفتند از من و بختہ مضطر و سپہی  
 کرامت بود از فضل الہی ماہ عیشیم  
 پرید آن عند لیب خورشید و در روضہ رنواں  
 دلم خوں شد جگر خوں شد و چشم چشمہ خوں شد  
 بگفتیم صبر کن دنیا مقام کلفت و غمناک است  
 بقول صبر و صبر حسین ابن علی بہنگر  
 پذیرا کردہ و بجز آنقا اجرا و ذرا خواند

چو آواز بکا و ناله در گوش خیالم شد  
 عکس بند و عزیز و نور چشم خورد سالم شد  
 وفات اور لجا باعث رنج و نکالم شد  
 در لجا از بر من طوطی شیریں مقالہ شد  
 سرور سنیہ شد آرام جاں شد خستہ عالم شد  
 زاد م تاہ ماہیم بچکس از کس نہ سالم شد  
 چو بات شد یہ جانش بہ پیکان مظالم شد  
 ز آہ و ناله فاش شد موثر این مقالہ شد

ز تاریخ وفاتش از میان ناله ہم گفتا  
 ہشام پختہ ماہ اکتوبر ز عالم شد  
 ۱۹۱۳ء

## قطرہ تاریخ وفات مولیٰ محمد حسن رضا عفرانہ سلوویہ

فغان جناب محمد حسن شد از عالم  
 بدایع لاولدی شد ز عالم انسانی  
 نماید بیچ نشانش بعالم مثال  
 ہزار حسرت و افسوس رود رنج نکال

ندیدہ دیدہ مثلش بسالم امکان  
بجس صورت و خلق حسن بفضیل کمال  
بیسے نمود کتابت بصنع گوناگون  
بیسے ز فضل و کمالتش شدند مال  
ز رفتش خط خیزی برفت از دنیا  
شادامت خاتمه نظم و نثر و خط کمال  
اہلی ادکرم خویش مغفرت گرداں  
بحق سیدالابرار و الہ المفضل

ز روئے سوز عطا در نوشت سال وصال

پہارده ز تمبر و شنبہ وقت زوال

۱۳۱۹ھ

تاریخ وفات سردار مردان علی پسر سالدار بیامیہ

شندیم از لب رضواں کہ رفت از دنیا  
رسالدار بہادر زہے علی پسر داں  
نژادہ ماور گیتی چو او جو اں خستے  
سنخی رحیم و عذا ترس و صفر میداں  
بیاد رحم و سخاؤ بہ جاہ و منصب او  
ملک بہ اوج فلک زار و پر زین انساں  
ز سال وصل نوشتم کشیدہ آہ بڑاں  
پس نماز عشا و شنبہ شنبیاں

فی الواقع سردار صاحب صاحب نماز فارغ ہوئے اور بزم اترت پڑھتے

تم توجان جان بخش کے حوالے کر دی اور ہمیشہ سیکھے دنیا  
رفت بہت ہو گئے

۱۳۱۹ھ

# ایضاً

بہادر سرور سے مرد الٰہ علیجاں  
 بہ لشکر ہاں سپہ سالارِ میجر  
 بیدار شجاعت پہلوئے  
 بزم اندر میلِ مہبتا رستم  
 برائے دشمنانِ مصاصم قاطع  
 تو کیے بعدیلِ دینِ اسلام  
 نہ شب زندہ دارِ اطاعتِ حق  
 حسینِ طاعتش بر فاکِ اخلاص  
 کمر بستہ یکارِ دین و دنیا  
 بجا یک اد تعلقتاے دوران  
 بنہ بر لبست از دنیاے فانی  
 لے خود تیج نامی پور گنڈائنت  
 ہمہ چوں تیج ارکانِ شریعت  
 بہ اخلاقِ محرابودہ ہر یک  
 ملک صفدری ممتازِ دوران  
 دریا حیرتا وردا و ہیبات  
 زمین سخن قیامت شدر شتون

سر نام آدراں لغسم الصنا وید  
 چوں در انجم سپہ سالارِ غور شید  
 یا یوانِ عبادت بشر و بارید  
 بہ بزم اندر شہ ہمجامِ حمشید  
 برائے درد منداں صبح امید  
 کر کے باز لے در راہ تو حید  
 سحر خیرے بلند اختر چو خورشید  
 لوائی عزتیش بر فرق ناہید  
 چو کار دین بدینا تو اماں وید  
 رسید و دامن عزت فرا چید  
 گرفت آرام در بستان جا وید  
 حفظِ بختن لغسم الموالید  
 ہمہ با بختن استلاص و رزید  
 بہ احکام شریعت کردہ تقلید  
 با وج سر فرازی باز تو حید  
 کہ دوران مادم لذات گروید  
 فلک با صد ہزاراں شیم نالید

ابوالمنازور فردوس گروید  
بجی سید لابرار جاوید

سراز دروم شد و گفتم ز سالتش  
بود در حنت المادوی مقامش

## مرثیہ جناب مولوی نیاز احمد رضا قصبوی مشتملہ تاریخ

الائے محو نیرنگ و فسون بمثال او  
الائے مبتلائے عشوہ و عجب و دلال او  
الائے نو نیاز فتنہ مانے و خط و حال او  
کہ سر کو گردایں گردید گردیدہ زوال او  
بیس خط و حال او میں حسن جمال او  
بد نیاسر کہ آمد شد ذیل پائمال او  
کجا اقبال و دولت حشمت و جاہ جلال او  
خداوندان ملک مال و حشمت بانو ال او  
کہ خود مارا خدا خواندند از کفر و ضلال او  
پس ایسا ز انجادی بختت این حال او  
لے کس حال شیریں داوا از ریج و نکال او  
بے خوردند و جان دادند از زسر بلال او  
کہ تا دیگر نگارود گردید و اختیار او

الائے عاشق دنیا و شید اجمال او  
الائے محو و مفتون جمال مجتہد دنیا  
الائے نو گرفتار کند زلف پیمانش  
مگر آگہ نہ از فطرت ایس زلال بد گوهر  
سیر مار است با گرگ است ماغون بیابانی  
شہنشاہان عالم میں گدایان ننگ  
کجا و کتور یہ کوئین شہنشاہ بلبل اختر  
کجا جمشید و فریدل و کیکاؤس و کجسرو  
کجا عمرو و بخت نصر و شداد است فرعون است  
بہ آخر حسرت و افسوس دولت یافتند ازو  
بے شویش کہ چوں فرما دیر نیشما خوردہ  
بے تنبیح و تبر خوردند از عذاریش بر سر  
بے را بگناہ بر سر کشیدہ از غیبت

عرض سرس کہ با و کرد الفت از ره غفلت  
 در یغ و حسرت افسوس سپیات جهان  
 بدیناگر چه سپهاند دل بر داشته لیکن  
 ازیں جا چون ز فانی سوی باقی رویارند  
 چو مرغابی کہ چوں ز آب و در پرواز میاید  
 اگر چه شکل ششی مالک فرمود حق است  
 نمی میرند لکن عاشقان ذات حق هرگز  
 کسے کو زندہ شد با نام حق مرگز نمیرد  
 چو آں مرغیکہ او بر قلہ کوہ آشیان ارد  
 مگر لاشیں تا با جیاور نمی خواندی  
 نیاید هیچ لذت در کنار مادر گیتی  
 عوس نوجواں در خانه مادر نمی یاید  
 چو جان پاک مرد حق جہاں شمع را باشد  
 جناب مولوی صاحب نیاز احمد فاضل  
 کہ عالم با عمل بود است و زاہد پیر یا حق  
 در یغا حسرتا سپیات درد انالہ و غم افغان  
 خدایا ازہ لطف و کرامت مغفرت کرداں

باختر شد ذلیل و خوار در صف تعالی او  
 نگامردان حق نموده پرواہ و حال او  
 چو مہمانے کہ سفر صبح سے باشد ببال او  
 خوش و خورم روند و یاد دنیا نہ مال او  
 ز اثر آب باشد خشک جسم و پر وبال او  
 بدینا کس نمی ماند نہ دنیا و نہ مال او  
 کہ پیوند جہاں با ذات حق لایزال او  
 فنا هرگز مگر در گرد جان بے زوال او  
 چو غم دارد سیلاب ز موج چون جلال او  
 پئے عشاق فرمان است از فضل کمال او  
 چو لذت باز حق یابد ز خوان لایزال او  
 چہاں لذت کہ باشو یابد از لطف وصال او  
 در یغا کز جہاں بہاں شود نور جمال او  
 کہ از مردان حق بود است ات با کمال او  
 بصدق و رع و تقوی بود زید بہتال او  
 کہ از چشم جہاں بہاں شدہ مہر جمال او  
 بحق سرور عالم با صاحب وبال او

شب تشبہ وصال حق نموده سابع رجب

عطا بنوشت وز ماہ سال انتقال او

# فلسفہ تاجریہ علیہ

نیاز احمد اک عالم با عمل تھے کہ بوئے ریایانہیں مطلق نہیں تھیں  
گئی ذات بابرکت انکی جہاں چراغ ہدی مشعل راہ دیں تھے  
عطا از پئے یار تاریخ لکھی  
شعب شنبہ مارچ تالیسویں مئی ۱۹۲۰ء

## تاریخ وفات حسرت آیات کی محمد صادق مہم

نائب تحصیلدار سیالکوٹ

در لیج و داد کہ ہو وقت ناگہاں صدق  
تیمیم ہاندہ بہ طفلی لے ز قوت کجبت  
جو ان شرح و مفید بلند و بالا رفت  
بنور صدق و صفات بر و خند و رهنواں ڈ  
ز کار و بار و ز خویش و عزیز عالق شد  
یہ چند سال ز اقران خویش غایب شد  
حیات عالم فانی چو ناموافق شد  
کہ روزگار یہ چوں دل منافق شد  
چوردے ماہ منیرش نہفت گفت عطاء  
کہ خپنبہ شوال صبح صادق شد



# تاریخ وفات شیخ عبد الواعظ صلی

شیخ عبد الواعظ نور چشم نوردین

مرض سل در عهد طفلی از وجودش سرزده

نوجوان نو یاده بود روز دنیا بر نخورد

از جهان رفت و عزیزان را بچال انگرزده

دقت در روز سه و سال ر حلقش گفتم وائے

۲۹

پنجم از شعبان سه شنبه که چو سه بر زده

## لمحرره تاریخ و قالوزی نعمت که تاریخ ما پرل

### در کھمبہی در گذشت

اے وائے درینجا که نهفت آن خوبی

در یاد می طفلانہ و وال سو جہاں شد

گل رنجتہ از شاخ و تہ خاک نہاں شد

در سینہ تنور عم و اندوہ تپیدہ

در مجرول مشتعل است آتش ہجرال

غمناک عطار نوہ کنان سالہ صالش

ہیسا کہ شد تیرہ جہاں در نظر ما

آن در تھیں نعمت نور نظر ما

از باد ایل وائے بشام و سحر ما

وز در و خلید است سناں در جگر ما

افتادہ ز عم غمہ الم ما بدل ما

نوشت کہے وائے لخت جگر ما

# تاریخ وفات حسرت آیات نورانی مان ایسا کہ بتاریخ

۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء درگذشت

قزاق اجل برد پس از ما پسر ما  
افسوس بریں عزم در حیل و سفر ما  
غارت شدہ از درد سکون و صبر ما  
ہیہات کہ گل گشت چراغ سحر ما  
با بازی طفلانہ نیامد زور ما  
شہباز اجل کرد شکار و گریہ ما  
نے کرد کلامہ نہ نشستہ یہ بر ما

رفتیم بہ ساہور و پس باہ تطاول  
آخر ز سیدیم و دو اعشش نمودیم  
اے وائے در لجا کہ اماں صفت نہاں رفت  
پڑ مردہ جو غنچہ شد و از شاخ جدا شد  
افسوس کہ ما سیر ندیدیم رخس را  
تجیر الم بود دل از ہجر کرامت  
ایں نور نظر آنکہ ز ما رفت نہانی

یک مصرع محمول دو تاریخ وفاتش

گودارغ جگر ماندہ و خستہ جگر ما

۱۳۲۸

۱۳۲۸

## تاریخ وفات مستری عبد الکریم ہبل علیہ السلام

چوں بست رخت رحلت عبد الکریم زیبا  
روحش بفرایاں در غلد گشت واسل

آہ وقتان و شیون ناگوش آسماں شد  
صبر و سکون و آرام از و گشت زایل

دستش بکار دنیا بود و دلش بمولے

در کار دین و دنیا او بود مرد کارل

نے زادہ مادر و ہر پورے چنیں خجستہ

ناوردہ بگرگیتی درے چنیں سباجل

رحمت بود قرینش حبت بود نصیبش

حور و قصور و علمال لعماس باو حاصل

از وقت و روز و ماہ و سالش عطا بنشتہ

کہ عشاء چار شنبہ ماہ ربیع الاول

۱۳۲۹

## تاریخ وفات برادر مولوی عبد الغنی صاحب تھیلہ راجپور

تا گاہ شد چو انتقالش

تاریک جہاں سند از وصالش

نور نظراں خورد سالش

یاراں سہمہ خاک بے جمالش

در دو غم و سوز گشت سالش

آں سرو قد جوان رعنا

خون شد دل و دیرہ عزیزا

بے پدر و نیم وزار ماندند

خویش سہمہ چاک رگریاں

بجز سنت عظام از سر سویش

# تاریخ وفات حاقظ علم محمد صاحب علاء دار غمرا <sup>دینا</sup>

از ربیبان ضلع باقرال	آل علم محمد پره تو
بچو ابرار صالح الاعمال تو	بمزه بود و بره حق بود
صاحب قدر و عز و جاه و جمال	وه خدا پذیرد و انعامی
شد بدرگاه ایزد مستجاب	کرد پیرود عالم فانی
همه چیز جوانی زین در احوال	همه عمرش واقارب و همسر
بیمه بریالی ز سوز و درویشی	عید گریالی ز ریخ و رحمت او
تسلی فرزند کاک مال و منال	در پس غمیش در جهان بگذشت
تا به حال است در جهان خصال	شادمانند نور چشمانش
از همه در روز وقت و حال	فرد زیرین بخوان که دریابی

آه که از ما جدا نموده اجل

عصر پیشینه شتوال

# تاریخ وفات مهتمه صاحب از کبایا

یار و غمخوار و دوست جانی	ماتے متا برائے مشفق ما
صادق الوعد مرد لانا فی	نیک خوئیگ گو و نیک شمار

محمود شیدائی صنعتِ ربانی  
 کرد رحلت ز عالمِ فانی  
 نورِ حتمی ز فضلِ ربانی  
 تا بود دہرا جہاں بانی  
 با جمعیت جمعیتِ ارزانی  
 ہر دو صراعِ مجتمع خوانی

پاکباز و غلامِ پاکان بود  
 وارِ غمِ بحرِ نہادِ بردلِ ما  
 در پسِ خود بجائے خود گاہِ شت  
 تا بود دورِ مہرِ واہِ فلک  
 ایخدا کن ز فضلِ خویش عطا  
 بہر تاریخِ وصلِ آن دلدار

۱۳۳۲ھ

کرد پدرو در عالمِ فانی

صبحِ یکشنبہ نوردہ جولانی

سالِ ہجری بر آید از سر آہ

۱۹۱۳ھ

از بیت و سوزِ علیسوی دانی

یعنی اگر یکصد کہ سر آہ یعنی الف لاف بابیت تاریخِ ایزاد کنی سالِ ہجری پر مبیاید  
 اگر اعدادِ لفظیت و سوزِ زیادہ کنی سنِ علیسوی سے بر آید

تاریخِ وقایعِ اہلیہ جنابِ صاحبزادہ صاحبِ حضرتِ فضلتِ شاہِ فنا

مزارِ افسوسِ ترانکہِ عصمتِ آبِ خاتونِ پاکدامن  
 چہ پاکِ صورتِ چہ پاکِ سیرتِ چہ پاکِ گوشتِ چہ عین  
 بنو جوانی ز دارِ فانی نمود رحلت بہ جاوداتی  
 بگاشنِ عیشِ مہقرانی بجائے گلِ ماندگارِ سچراں



ندرم گفتگوئے وئے ووا عش  
 مگر از ما قصورے دیدہ باشد  
 الا اسے بلبل گلزارِ عصمت  
 نہ کردی انتظار دید چا چا  
 چرا خویش و برادر شو ہمیشہ  
 طلب نمودہ بہر ملاقات  
 چون پرے ضعیفے گریزے  
 نمادہ آب و تاب و دمانت  
 نکردی شفقتے بزحکانت  
 بیابگر چہ گریبانند و نالان  
 سپردی با کہ این تو با و گان را  
 کہ شوید رویے شاں از گرد حشر  
 پہ پہلوئے کہ بنشیند شاواں  
 بیابگر غلام حیدرت را  
 و لکن صبر و عفرانیش طلب کن

ندیم رویے و پنہاں رواں شد  
 بہانہ کرد و بجوری نہاں شد  
 کہ باغ عمر تو نذر خزاں شد  
 کہ از بارِ فراقت چوں کہاں شد  
 کہ رزقِ شاں با کثافِ جہاں شد  
 کہ وقت رحلتہم آخر عیاں شد  
 چہ بودے سوائے دخت منہاں شد  
 تو گل رفتی خزاں بر بوستاں شد  
 و داد و الفت شاں را لگیاں شد  
 کہ شیونہائے شاں بر آسماں شد  
 تمے بینی کہ حال شاں چہ ساں شد  
 کہ غمخواری کہ چوں تو مہرباں شد  
 ز ماں ناز نعمتہائے شاں شد  
 کہ گلگون چہرہ اس چو ارنواں شد  
 ہمیدوں صد سہاراں از جہاں شد

عطا بنو شنت سالتش از سر حقیق

از دنیا نور چشم نورجاں شد

۳۳

تاریخ وفات مرزا ظفر اللہ خان صاحب بہادر

ڈسٹرکٹ جج غفر اللہ وزیر آباد

دریغ و داؤد کے خا ظفر اللہ	سفر نمودہ زوار الفنا بسوی تقبا
بدین و داد بانصاف حاکم عادل	خلیق و عابد و صالح پستت آبا
عطا رنیش ز تاریخ و عمل اوبیتے	کہ گشت روزمرہ و سال وصال ازیڈ

بجمہ نوزدیم از جمادی الاول  
سفر نمود ظفر سال اذنا صاحب غفر

۱۳۳۷ھ

ولہ دیگر

وائے مرزا صاحب عالی مراتب چلڈیے  
چھوڑ کر و نیائے فانی سوئے ملک جاؤال  
انکے جانے دلوں کی چین بھی جاتی رہی  
اور جدائی سے عمر بونگھی میں آنکھیں خون نشا  
ساری دنیا ڈھونڈ لو لیکن نہ مرکز پاؤ گے  
ایسے جج اور ایسے منصف ایسے عادل کا نشا  
حلقہ شیون میں ہاتھ نہ عطا سے سال وصال

۱۹۱۹ء

آہ کھینچی اور کہا اسکے وائے ظفر اللہ خان



# ولہ دیگر

وائے مرزاخان ظفر اللہ صاحب  
 دیدگرایاں زہر و سینہ ما بریاں زغم  
 کوں رحلت کو فوری عالم عقیقہ رسید  
 برق رنج و سوز و غم بر زمین لہا رسید  
 مصرع سال و قاتل با عطا ماقف بگفت

جان بابا در حرم حنت الماوی رسید  
 ۱۳۳۱

## تاریخ وفات شیخ غلام محمد صاحب بنی شہر دستکرت اسکیر

### گجرات

اسے درینا شیخ ماقان بہا ورتا کہاں  
 تندرست و شادمان جام اجل نشید نعت  
 خرم و خندان شستہ بود در بزم نشاط  
 یک بیک چوں عکس آئینہ زویا در نعت  
 گشت آزاد از حیات چند روزہ در مے  
 در بہشت جاوداں با حور عین گردید نعت  
 سال وصل در روز و ماہ و وقت تارخ عطا  
 نسبت و دویم از ماہ قربانی زوال شنبہ گشت

تاریخ وفات شہزادہ محمد یوسف صاحب بہادر

اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر بہادر

فغان واکہ چہ شہزادہ بے لہر پیر پخت  
زور دورن پنج بر آفتفت زیر خاک نعت  
بخورد آب بقا در ریاض فنوائی نعت  
بیاغ خلد بریں شہ بخورد علمان نعت

در تلخ خان بہادر محمد یوسف  
بماند از تپ و دنبل مرہن روز چند  
رہ بود آب حیاتی فائز سر طال  
رفیق عدل و زواد و بقوت ایمان

عطا ز روز و مہ و سال و وقتش از پیے تب  
۱۳۴۰ھ ۱۳۰۰ھ  
ز قعدہ بست و دوم لیل چہار ستمبہ گفت

تاریخ وفات پیر شیخ عطا صاحب بن شیخ گجراتی

چہراغ کاخ کریم بخش و گل ز شاخ غلام حید  
ز تند باد ابل فنا شد ہزار افسوس درینا

عجب کہ ویے روز شادی شد ۱۱ سال شادی

مگر بیک جام تہ نشیں بود زہر قاتل بزیر صیہا

شکست شاخ سہی ز گلبن چو غنچہ تازہ رونما شد  
 شداد جہاں بد نصیب ماورچو پور فرخندہ گشت پیدا  
 جوار رحمت بود فرینش شواد منزل بجور عینش  
 بہ بین اقبال بالیقینش طفیل دین رسول بطحا  
 عطاء شنیدہ ز روئے افسوس سال و ماہ و زر و زونش  
 بگفت اے و اے روز شنبہ یکم محرم شدہ ز دنیا

## تاریخ وفات سیدنا میرزا محمد الدین صاحب خلف مرزا علاء الدین صاحب

پئے اعمال صالح بود بر معراج دیں رفتہ  
 ز جام کل شعی مالک نوشید و شد خفته  
 کہ چہاں اندخوای فشاں جگر با از عم شفته  
 بود در سلاک معقوران بفرودین سفتہ

محمد دین بردین محمد بود شیدائی  
 ز وہ دو بود با صحت ز وہ چارتن عمل آید  
 و رینا حسرتاورد او مہیات از وفات او  
 ابھی گوہر جانن بفضل و حرمت عانت

ز وقت در روز و ماہ و سال و صلیت از عطا بشنو

کہ عصر روز یکشنبہ ربیع الاولین گفتہ

# تاریخ وفات پدیری احمد یار خان نصاریٰ

گئے دنیائے فانی سے عدم کو سرخرو ہو کر  
 شرافت اور نجات میں نہیں نکلا کوئی مہر  
 کہ تھے وہ عاجز و نکلے دستگیر و سن و پیر  
 جہاں پر حیات تک ہو دور چرخ و خسرو خاں

جناب چوہدری مخدوم احمد یار خان صاحب  
 بہت خوش غلاق ہر اک سیرت حسن غریب و نیک  
 خدا یا جنت الفردوس میں انکو جگہ دیدے  
 رہیں فرزند انکے یا الہی آب و عترت سے

عطاء نے از دوران سوز یکہا سال وصل انکا  
 بیوم پچھنہ رات نائویں ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء

## ایضاً و ناری

درتغ و داد و فتاں چو پدیری احمد یار  
 کہ بجز خود و کلاں حسن و مکرم بود  
 شد از جہان فنا سوسے جنت الماویں

بدین و دادہ با خلاق خوش بکارم بود  
 عطا ربیشت ز تاریخ فوٹش از دل بجر  
 خمیص چہار دم کرم مہر مہر بود

# تاریخ وفات محو خوش سدید حق فرزند ارجمند مرزا محمد اکرم یک صاحب این بقول کجرا گت

ناز کم کن بر جہاں پر فریب پروغا  
نیست حق باغ دنیا قابل دل بستگی  
از درود و وار و برزن مرزا آید گوش  
طفل بودے شیح و ثاب بنجد حالات گذشت  
لیک و زندان دنیا چند روزہ ماندن است  
اشاد و اید ز لیسن ناشاد و اید ز لیسن  
بس غنیمت گر با سال بگذرند این بجز روز  
در زمان زندگی عہد جوانی نعمت است  
حسن صورت بر کمال لطف زردان پیرا  
وقت پیری و سرم فرزند نیکو رحمت است  
وایے گر فرزند نیکو نیک صورت نوجوان  
وایے آں سپر یک از باغ جوانی بر خورد  
وایے گر بچلشن افتد در بہاراں نزالہ  
وایے فرزند عزیز و نور چشم زندگی

فطرت او حال است از لطف از مہر وفا  
چوں بہار زندگی را نیست امکان بقا  
دل چہ میندی چو خواہی فت تا خیزیں ہر  
آنکہ ہستی این زمان میں ہم نمے ماند جا  
بگردد با خورمی یا با غم و رنج و عشا  
نکتہ خوش گفت بیدل صاحب فہم و کا  
ہمچو زندانی کہ باشد از مشقت و رعنا  
بر خورد از وے کہ باشد مسلکش را ہدے  
حسن سیرت مایہ فضل است و بین کبریا  
دیدہ را نور و ضیا و ناتوانی را عصا  
میر و از والدین پیر میگرد و جد  
وایے آں پدریکہ فرزندش پیر و رصیا  
وایے گر بر خرمن افتد برق و گردانند فنا  
رفت در فرزند واکرم ماند در بار لفظ

دروے از دست بردگ و قزاق اہل  
ماندہ حسن صورت و خلق حسن و یادگار  
با محمد نام او خورشید حق تاریخی مست  
چہرہ زیبائے چوں باہتاب شد ز خاک  
نقش یادش بر جگر ما همچو داغ آتش  
وائے آں سر و گلستان جوانی را پوشد

رفت جسمش زیر خاک جان پاکش بر سما  
گوہر جانش تباہ شد با یہ عمرش فتا  
اے درینا همچو نام خوشین ماند بجای  
تیرہ قناریک گردیدہ جہاں ردیدہ  
سرزماں سوز دل و جان و رواں یا حترتا  
واں گل عنابد باغ خوری ما شد کجا

وال بہ بیست و دوم جولائی تو گذشتہ حق ۱۹۰۲ء

شد عیال تاریخ میلادش ز رو و نکشا

نار بجاں شعلہ زن شد بدل و بسینہ ما  
وائے گل پوشیدہ وئے خود بجلباب تھا  
ریزہ ریزہ کشتہ دل چوں دانہ اندر آسیا  
مرغ کو آمد برداشتاد در دام بلا  
کافر امت و با مسلمان شد باشد یا گدا  
واں و گراز تیغ قہرش کشتہ اندر کر بلا  
واں دگر آئیشہ بر سر ز دادد جہا  
رو عجز آویسے غفرال بدر گاہ خدا  
چند سوز از رنج و شیون با ز بخت نارسا

خاک ماسیلاب چشم خنفتان بر باد کرد  
بلبل محزون بشیون ما است جو خیزان  
الاماں یارب ز جو رچرخ گرداں الاماں  
دانہ افسوں بکار دوام پنہاں داشتہ  
کس ز سمت از دست جو ریش سر کہ اندر  
آں یکے از تیر ز سرش مرده اندر کیسی  
آں یکے را تہ بر سر کرد از بد سے تم نہایت  
اے دل اندر سوز بجاں جز قناعت چاہ  
چند از جو ر فلک آہ و قنار و نسکوم

یا الہی مغفرت گرداں پیے آں رسول  
جلد عیالش بود جایش بجناب العالی

شام شنبه یارود ماه محرم و پیر مرگ  
سال ۱۳۳۹ میل او عطار بنوشت که او بکا

## تاریخ وفات پیر چشم اسکن خاں حبیب گجرات

گل گفت از گلشن امید شاخ مراد  
ایدر یغادر دمی رحلت نمود و شد نهال  
عید صبحی بود شین خوری از دید او  
فوج لاولدی که بر ملک سکندر ساخته  
ایدر یغیا حسرت آورد که دور زماں  
که ز آغوش پیر کشت جگر نور نظر  
مردوزن پر جو ال یار و عمر یزبان نگر  
کم نمود اقبال یار او سکندر منصبی  
ز خم پیکان و سان و دشنه و تیغ و تبر  
صعب تر بخیکه جز نش پیر کشتاں هم نرید

کز نسیم او مطر شد شام خوری  
یادگارش ماند در دوسوز و پیران وی  
عید رمضان از حلیش گشت بزم نامتی  
بغنته بروی مظفر شد زور بر ستمتی  
شور و افغاناں باگوش از چار سو آید  
بر دقزاق ابن سپرده اش زیر زین  
چشم خوں بار است و گریان بجا بر موسی  
گوهر درج حیات و نور چشم خوری  
به بود از زخم لاولدی و داغ بمدی  
بوا نعبت خیمه که علیسه هم ندانم

یلا له العالمین نعم البذل العالم کن  
از طفیل سرور عالم رسول ماسمی

از سر افسوس سال ماتمش بی سر شندید

۳۹  
۳۱  
راحت و آرام و عیش انبساط خوری

## تاریخ وفات محمد لطیف خلعتی مولومی بدر گجراتی

کہ محمد لطیف شہزہ جمال  
طعمہ موت گشت و نظر خزان  
شد چو مہتاب پر پریش نہاں  
لطیفی رسول کون و مکاں  
چون عطا جست حضرت رضواں

۱۷ در پیمانہ سرتاور و ا  
سرور آزاد باغ بدر الدین  
پیدا شد خسوف فدہ بہاں  
باد جانش بخت الفردوس  
از موروز و وقت سال وصال

از سر آہ گفت تاریخش  
سحر چار شنبہ در مہناں

## تاریخ وفات شیخ علمدین صاحب گجراتی غفرلہ

شیون و سوزو الم از لوی و برزن میر  
بانیاز و عجز و ایماں خفت در خاک محمد

وائے شیخ علمدین از دار فانی در نہفت  
مرد صالح بود و نیکو دیندار و پارسا



چار تا فرزند او نیکو کجدمت مستعد  
 که پدر را وقت پیری و یرم خدمت کند  
 یاد مغفور و لغفورس بریں جائیش بود  
 سال وصال او چو زیبا گفت مغفور <sup>۱۳۳۹</sup>  
 با عظامی بر خطا گفتمه چو پدید آمد خود

آں نصیر است عزیز است و حکیم  
 فرخ و فرخنده و نیکو نصیب است آن  
 آئی از طفیل آل و اصحاب رسول  
 از چہی یاد وصالش حافظ مقبول حق  
 شیخ علم الدین بخت زود شد <sup>۱۳۳۹</sup> سال وصال

۱۹۲۱ء فوردہ جولائی وقت عصر شنبہ نہفت

کلب بیدل زر رقم سال مسیحی باعدو

۱۳۳۹ روز شنبہ کہ در زد چار قندہ سیزده

از عطار روزومہ و سال وصالش تیر شد

## تاریخ وفات حضرت فاطمہ زہرا صاحبہ کجراتی

در عین حسرتا و در واجباب حافظہ مصاناں  
 کہ در گجرات بس یک بود در عالم و فاضل  
 بہشتہ عالم فانی شد اندر حبت الماوسے  
 کہ عالم با عمل بود بہ ایمان و یقین کامل  
 جہاں تار یک گردید از زوال نور فیضانش  
 در بنیاد رس قرآن و حدیث و فقہ شد زائل

ابھی ترقیبش سرسبز گرداں ز آبِ عفو منت  
 بردو صفتِ رعنایتِ رحمت و لطفتِ کنعان  
 عطا و تارخ و صلش از سر پہیات بنوشتم  
 باول صفر صبح شنبہ گرویدہ بحق و اصل

# تاریخ وفات حضرت مولوی علیم الدین والد مولوی غیب الدین صاحب سیتالکوٹی

آں علم الدین کہ بودہ فاضل و بحر علوم و  
 بہرہ یاب از فیض علمش ہر کہ گرویدہ صفت

مرد حق بودہ بزہد و اتقائے بے ریا  
 وائے آں علامہ دین نبی در خاکِ حفت

ماتق غیب اپنے سال و صلش باعطا  
 شد بخاک آں کو کہ علم و عمل سے وقت

## ایضاً دیکر

مولوی صاحب علیم الدین کہ بودہ مرد حق  
 درو صدق و صفا از عمر ان بردہ سبت

در بہشت جاؤاں شد زال نیازا <sup>بہشت</sup>  
 بادیا ز روح با حور و علماں مستین

مصرعہ سال وصالش با عطا گفتم روش

۱۳۲۰ ۱۳۲۰

واہل حق شد چو او در داد جاں در راہ حق

## ولہ دیگر

مولوی صاحب کہ زاہد بود و عالم با عمل

لے درینجا حسرتا دروا کہ اورفت از جہاں

بود با اخلاق نیکو و ایام در جہاں

باد جانشین جنت و با حور و علماںش قرآن

زور رقم سال وصال او عطا از روئے درد

برواہل اسے و اسے آں علامہ عذب البیان

۱۳۲۰ ۱۳۲۰

## ولہ دیگر

مولوی صاحب کہ بکتیا بودہ در علم و عمل

نیک خلق و نیک خو و نیک دل نیکو نہاد

از جہاں پدرد و فرمودہ بطرز ما کھین

یا اہلی در بہشت جاوداں سرور باد

جستجو بود از پئے تاریخ و صل او سر و شش  
سال و صلش با عطا گفته که او مغفور باد

## تاریخ وفات شیخ فتح محمد کمرانی

درینجا شیخ فاضل شیخ محمد | بنی بر لبست از دهر پر آفات  
زمرگ اینچنین مرد صفا بخش | درینجا مسترا بیہات ہیہات  
چو مے پر سندا از سال وصالش  
بگو فتح محمد شد بجنات ۱۳۴۰ ھجر

# ضمیمہ

## حالات مولف از مولف

میرے مولا ادا ہو شکر کس کس تیرے اماں کا  
 حیاتی کا خرد کا شکل و صورت جسم کا جاں کا  
 مجھے رک بوند پانی سے بنایا جان بھی بخشی  
 عجب صنعت سے کیرا سا بنایا شکل انساں کا  
 میری ماں کو بنایا میری فادم میری شیدائی  
 کہلاتی اور پلاتی اور سلاتی گود میں اپنی  
 کیا والد مرئی پرورش کے ساز و ساماں کا  
 مجھے شفقت سے پالا اور نہت سی مشکلیں تھیلیں  
 میرے سہریلج و راحت میں وہ سایہ لطف نرداں کا  
 مجھے پھر چلنے پھرنے کے لئے تاب توں بخشی  
 وہ بوٹا ساتھ اقد اپنا پیارا باپ کا ماں کا  
 وجود اسکا بنایا گنج نعمت خوان انواں کا

سکتا دی چلنے پھرنے کی میں اپنے پاؤں چاٹتا  
 عطا کی مجھ کو گویائی بنا ایک فرد انسان کا  
 لگا یا شوقِ تحصیل علوم دین مرے دل کو  
 نہ شوقِ آوارہ گردی کا نہ چسکا سیربستاں کا  
 تو صرف و نحو و منطق فلسفہ سیکھا بیاں سیکھا  
 اصول فقہ سیکھے ترمیم تفسیر شراں کا  
 مہارت فارسی کی بھی ہوئی اور خوشخطی سیکھی  
 نہ کچھ فکرِ مخاشس و ماند و بود آیش خور و ناں کا  
 کہ سر پر تھا میرے وہ سایہ و ظل ہمسا پایہ  
 ولی نعم ولی حق وہ حافظ علم سرقاں کا  
 جواں ہو کر ہوئی شادی پڑا جنجال دنیا کا  
 کیا والد نے دنیا سے اچانک قصد رضواں کا  
 جگر خستہ عطاء نے سال وصل حضرتِ والد

تاریخ وفات حضرت قتیلہ کا ہی نہیں ہے

یہ لکھا کہ ولی اللہ شناور بکر عرفاں کا  
 ہجوم غم نے آکھیرا ہوئی برباد آزادی  
 دگرگوں ہو گیا چشمک زدن میں حال دوران کا  
 بڑے تھے تین بھائی جو اگ رہتے تھے والد سے  
 مجھے تھا فخر والد کی معیت اور ہم خواں کا  
 مگر چچا نے مجھ کو لے لیا تھا بہر سفر زندگی

کہ تھا داماد بھی ان کا و تابع ان کے فرماں کا  
 مکاں دادا کا تھا قبضہ میں پاپا کے زمیں بھی تھی  
 خیال ان کا تھا دوں حصہ ہے جیسا حکم قرآن کا  
 دوسرے قاضی نصیر الدین مرا بھائی میرے گھر پر  
 بنا مالک وہ گھر کا اور گھر کے ساز و ساماں کا  
 اسی گھر میں ہی حضرت والدہ صاحب بھی رہتی تھیں  
 ابھی تھوڑے ہی دن گذرے ہو اور دخل شیطاں کا  
 لگی ہونے سخن چینی بتنگڑ بن کے باتوں کے  
 فساد اور جنگ برپا ہو گیا بھانج کا اماں کا  
 دگر بھائیوں کے گھر میں بھی نہ تھی اماں کی گنجائش  
 برا حال اب ہوا تھا حضرت اماں کی گذراں کا  
 دوسرے چاہنے فرمایا نکل جاؤ میرے گھر سے  
 تمہارا کچھ نہیں دعوے بکیرا چھوڑ دو یاں کا  
 میں اپنے گھر کو چھوڑا اور چچا کے گھر سے یوں نکلا  
 میں علوانی کے نوکر کی طرح گھر کا نہ دکان کا  
 کہوں کیا دل کی حالت اور کہوں کا دل کی کیفیت  
 نہ ذہ تھا نہ مردہ تھا نہ شہری تھا نہ جبرائ کا  
 دوسرے میری بری گت تھی ادھر ہاں کی بری حالت  
 فلک پر شور مچو غنا تھا ہمارے آہ و آغشاں کا

نہ یاروں میں کوئی یاور نہ بھائیوں میں کوئی بھائی  
 عجب چرفہ تھا بگڑا ناگہاں اس چرخ گرداں کا  
 فقط کپڑے بدن پر تھے نہ پیسہ لال تھا پلے  
 نہ دمڑی بیک ہوا پر تھا نقدِ یاس و حسراں کا  
 غموں کے تیج و تابوں میں نگوں سراور سیاہ روزی  
 وہ بیطیقت کہ میں اک تار تھا زلف پریشاں کا  
 ابھی کیوں کیا پیدا مجھے اس دارِ ستانی میں  
 میں ہوں بیزار جینے سے وظیفہ تھا بہ سراں کا  
 نہ سایہ دار ہوں اور نہ شردار اور نہ پھلواری  
 ارادہ کیا تھا بونے سے مجھے بستیاں میں سقاں کا  
 میرے مالک مرے مولا تیری رحمت نے پارمی کی  
 نخل باہر ہوا پڑھ کر وظیفہ رسم رحماں کا  
 ملازم ہو گیا میں جا کے بند و بست جہلم میں  
 بجالایا سزا راں شکر تیرے فضل و احساں کا  
 کرایہ پر مکاں لے کر گزارا کر لیا اپنا  
 میری اماں بھی جا پہنچیں جو قبلہ میرے ایمان کا  
 تھے ہم خرقاب بجز بیکسی اور ناتوانی میں  
 کنارہ پالیا ہم نے غموں رنجوں کے طوفان کا  
 لگی اب دور ہونے بے بسی بے ساز و سامانی



لگا نزدیک ہونے وسیع و لطف و فضل رحمان کا  
 چچا صاحب بھی جہلم ان دنوں اول مدرس تھے  
 کبھی وہ دیکھتے مجھ کو کبھی میں ان کو جاہلانکا  
 بنا موقعہ دلوں سے اب کدورت دور ہونے کا  
 پر از نقد تمنا آرزو کی جیب و داماں کا  
 ادھر تھا مشورہ اپنا کہ ہم بی بی کو لے آئیں  
 ادھر چچا کو بھی علم تھا بہت بیٹی پریشیاں کا  
 ملے آپس میں جوں توں کر کے اور پھر مو گئے راتھی  
 تو بھیجا دختر اپنی کو پر ہا صد فکر مستان کا  
 جب آئی نیک بی بی رکت و دولت بھی ساتھ آئی  
 تھی ہر شب شب برات اور دن تھا ہر دن عید مہنا کا  
 ترقی دے کے عالم نے مجھے تبدیل فرمایا  
 گیا جہلم سے میں چکوال ہو کر منصرم وال کا  
 میرے مالک مرے مولامرے محسن تیرے قرباں  
 دیا چکوال میں فرزند نوزدیدہ و حساب کا  
 محمد اسلم اس کا نام رکھا ایک عالم نے  
 رہے یارب سلامت جب تک ہے دور دوراں کا  
 عطا دے وقت و روز و ماہ و سال اس کا عجب کہا  
 سحر گاناں ہوا پیدا و تھا دن عید قرباں کا

ہار شیخ تولد ز نور و ار محمد اسلم طالب علم

ہوا پھر سید و لبست آخر ہوا تحفیت عملہ بھی  
 کہوں کیا حال تھا اسوقت اس عاجز پریشاں کا  
 ابھی کھوڑے ہی دن گزرے تھے پھر نڈی میں جا بیجا  
 ادا ہو کس طرح سے شکر اس کے لطف و احسان کا  
 یہاں تھا سید و لبست اور کار و اونچی ضرورت تھی  
 مقرر ہو گیا ناظر میں تحصیل گوجر خاں کا  
 ابھی اک سال گزرا تھا کہ پھر میں منصرم ہو کر  
 گیا کوہ مری چارج لیا تھا کوٹ مستیاں کا <sup>سویستیایاں</sup>  
 خیال اپنا لیا ہمراہ واسلہ مہمسفر میرا  
 تو بعد اک سال بیدیلی ہوئی میری لہوڑہ میں  
 یہاں پر پہنچ کر میں نے لیا چارج مسلخوال کا  
 جناب مولوی عبد الغنی اسسٹنٹ تھے یہاں کے  
 کروں کیا وصف ان کے احسان و احساں کا  
 میں ان کے ساتھ رہتا تھا جو وہ دور میں رہتے تھے  
 کبھی دورہ پہاڑوں کا کبھی دریا و میدان کا  
 کر یا کار سارا مالکا جاؤں تیرے تشریاں  
 بن ہر سو سے کیونکر شکر ہو اس تیرے احساں کا  
 بہت باپوس اور نو مید تھا و مسل تمنایاں  
 پڑا جلوہ شب تار یک پر مہر درخشاں کا پڑ

بکھی ڈیٹی کشتن صاحب گجرات نے چھٹی  
 طلب فرمائے گرداوریہ دیکھو فضل رحمان کا  
 تو میں بھی بن کے گرداوریہ گجرات میں حاضر  
 بلا حلقہ مجھے عمدہ جلال آباد جٹاں کا  
 تو اب گجرات میں رہ کر سفیدہ لے کے بنوایا  
 مکان اپنا فراخ و پردہ دار و صاف اور بانٹا  
 لگے رہنے پھر اپنے گھر میں آرام و عزت سے  
 نہ کچھ امداد کا احساں نہ فیروں کا نہ انوال کا  
 شب دیکھو کلفت کٹ چکی راحت کا دن نکلا  
 درختاں ہو گیا چہرہ مرے بخت پریشاں کا  
 ہوئی ہر قسم وسعت فسراخی اور آسانی  
 ہوئی ہر طرح کی نصرت رہا کہنکا نہ خدا کا  
 پھر اک لڑکا کرم سے مجھ کو بخشا میرے مالک نے  
 وجود اس کا گل خوبی و چہرہ ماہ تاباں کا  
 محمد اعظم اس کا نام رکھا تا مقفی ہو  
 محمد اسلم اس سے پہلے تھا نام اسکے انوال کا  
 رہے جوڑی سلامت تا قیامت عیش و عشرت سے  
 نہ ہو فکر معیشت اور نہ شکوہ چہرہ گرداں کا  
 سحر سرور حمیم و نور چشم و امن دل ہے سال اس کا

علا پور جٹاں

تاریخ تولد بز نور محمد اعظم طالب علم

ولادت کی سحر نغمہ یہ تھا مرغِ سحر خواں کا  
 مگر افسوس اس کی والدہ عاجز ہوئی تپ سے  
 فقط نوماہ پایا تھا دودھ اس بچے نے اس ماں کا  
 حکیموں نے بہت سوچا دوا دار و بہت برتے  
 اثر لکن نہ کچھ دار و کاٹھانہ درماں کا  
 تپدق نے اسے کہا یا سوئی وہ سوکھ کر کاٹھا  
 گئی جنت کو دنیا سے سہارا یکے ایساں کا  
 اجل اسے تنگدل تجھ کو نہ بچوں پر بھی رحم آیا  
 یتیموں کی نہ کی پرواہ نہ انکے شور و افساں کا

بارتخ و وفات والدہ محمد اعظم ختم الخاندانہ

برہی سو کر گناہوں سے بجنات انعمیسم آئی  
 عطار آہ کھینچی اور لکھا سالِ حیراں کا

میں لکھی جوری

رہی دو سال بیمار اور لاچار اس تپدق سے  
 زچہ سے ہی ہوا لازم تھا اس کو دشمن جان کا  
 سوتیلی والدہ نے گود میں اعظم کو پانا تھا  
 کہ بہر پرورش چارج لیا حبیب نے اس ماں کا  
 کبھی بکٹ خطائی اور کبھی چاول کھلا دیتی  
 کبھی تھا دودھ گائے کا کبھی تھا خستہ ناں کا  
 خدا کے فضل سے اس نے بڑی تکلیف پالا  
 غرض یہ ماں تھی اسکی اور یہ بچہ تھا اسی ماں کا

پھر اسلم کی ہوئی شادی میرے بھائی کوٹاں دہانے  
 محمد حسن نام اسکا جو پکا دین و ایمیاں کا  
 خدانے اپنی رحمت سے ترقی مجھ کو دلوانی  
 ہوا میں صدر قانوٹکو و انسرہ پنے اقراں کا  
 محمد افضل اس مالک کی رحمت نے دیا مجھ کو  
 نصیب اسکی ہو عمر حضور و نخت اسکو سلیمان کا  
 عطاء حق نے کیا پیدا ہوا نخت جگر لکھا  
 سن میلاد مولود سعید و نیک عنوان کا  
 عطاء فرمایا پھر مالک نے اک فرزند نیک اختر  
 گل گلزار محبوبی و ثانی ماہ کنعساں کا  
 سنوسال ولادت میوہ باغ مراد آیا  
 ہو نخت اسکو سکندر کا تو علم اسکو ہولقمان کا  
 تو کھنبی میں ہوئی اعظم کی شادی خانہ آبادی  
 نزاراں شکر اے مالک تیرے الطاف احسان کا  
 ہوا میں نائب تحصیلدار اب خاص پنڈی میں  
 تو فرزند اک دیا حق نے نزاراں شکر یزداں کا  
 عنایت نام ہے اسکا عنایات ابھی سے  
 جہاں میں وہ رہے فورم ہوا سپر فضل رحمن کا  
 بیاچیں میوہ تازہ نخت نخت زندگی لکھا

۱۳۱۳ھ

۱۳۲۱ھ

۱۳۲۳ھ

تاریخ تولد بر خور دار محمد افضل صاحب

تاریخ تولد بر خور دار محمد افضل صاحب

تاریخ تولد بر خور دار عنایت صاحب

خودنی سال سیلاو اس گل خوشرو و خندان کا  
 ہوئی افضل کی شادی پھراک اچھے گھر میں گھر تل کے  
 حکیم فضل دین کے ماں جو ثانی ہے وہ لقمہاں کا  
 نو میری والدہ صاحب گئی دنیا ئے فانی سے  
 ابھی بخشدے ان کو کر آساں روز میراں کا  
 محبت اٹھ گئی اور الفت و شفقت کا دن ڈوبا  
 اندھیرا ہو گیا مجھ پر شب و بچور بچراں کا  
 کبڈ پھوٹا جو غم سے روز و ماہ و سال یوں لکھا  
 جمادی دوم کی ششم اور دو شنبہ دن کی بچراں کا  
 ابھی مغفرت کرے میری اماں کو رحمت سے  
 نصیب اسکے ہو جنبت حوض و کوثر بارغ رضواں کا  
 میرے تھے تین بھائی مجھ سے عالم با عمل سارے  
 ہر اک خوش خلاق و خوش صوت تھا ثانی ماہ کنعاں کا  
 نصیر الدین بڑا بھائی بزرگ و بہتریں سب سے  
 گیا دار بقای میں چھوڑ کر جھگڑا دار حدناں کا  
 تو سال فوت اس منظور کا معذور ہو لکھا  
 خدایا اس کی تربیت پر بسا دے ابر عفراں کا  
 برادر دویم تھے صدر دین وہ بھی ہو گرا ہی  
 یلکاب جاوداں سمراہ کے کبر بوز ایساں کا

تاریخ وفات حضرت والدہ ماجدہ حضرت ایشا

تاریخ وفات برادر صاحبی نصیر الدین

وفات ان کی ہوئی جاگا نگر ہی بحوالہ ہیں دیکھو

لکھوں کیا غم کی کیفیت کہوں کیا رنج واریاں کا

شود و یا وید صدر الدین بفرودیں بریں لکھا

عطا نے سال وصل اس بے وطن اور خانہ ویراں کا

برادر سوئی میرے محمد حسن نام ان کا

گئے دنیا نے فانی سے سہارا پا کے رهنواں کا

ہذا بختی بڑے ذی حوصلہ اہل مروت تھے

وہ عالم با عمل تھا اور پختہ عہد و پیمانہ کا

ستمبر بست و پنجم تھی کہ دنیا سے ہوئے اوہ عمل

دل رهنواں سے نکلا سال وصل حضرت اخوان کا

رہی تاب و تواں جب تک کئے سب کا دنیا کے

ہر اک کام اپنی طاقت حوصلہ اور عزت و شان کا

کیا اولاد کو بھی پرورش تعلیم و تربیت

پھر ان کی شادیاں کیں جس طرح ہے فرزند نساں کا

ہمت امداد کی نویشیوں کی اور احساں کئے ان پر

درتغ ان سے نہ رکھا اپنی طاقت اور امکا نکا

ساوک ان سے کیا انہیں جو تھے مفلوک و مفلس

مروت کی جہاں تک حوصلہ تھا ہمت و شان کا

مکان بنوادیا ایک کو بس اپنی صرف و ہمت سے

۱۸۹۸

۱۸۹۸

تاریخ وقایع برہم پورہ

تاریخ وقایع برہم پورہ

جو تھا قابل سکونت اور کافی اسکی گذراں کا  
 کسی کی اپنے مال و زر سے شادی کتخدائی کی  
 دیاز پور دیا کپڑا بس اپنے جیب و داماں کا  
 یتیموں مفلسوں کی پرورش کی اپنے گھر لا کر  
 بہت لو کر کرائے راہ دکھایا سو دو نقصاں کا  
 بہت لوگوں کے کام آئے بہت مشکل کشائی کی  
 کوئی مرہون منت اور کوئی ممنون احساں کا  
 غرض ہر اک سے امید رہی اور خیر خواہی تھی  
 کہ تھا برتاؤ اپنا گل سے جوں ابر بہاراں کا  
 مگر یہ کھیل تھا میداں میں میری عہدہ داری تک  
 چھٹی جب نوکری تو تھا نشاں نہ گوی و چوگاں کا  
 جو ہیں میں نوکری کو چھوڑنشن لے کے گھر آیا  
 تو دیکھا سب عزیزوں پر دیگر گوں حال دوران کا  
 جو غرضوں کا اٹھا پردہ ہوئی بد طینتی ظاہر  
 یہ موقع تھا بس اظہارِ نفاق و حد پہناں کا  
 کوئی بیزار بننے سے کوئی لاچار آنے سے  
 کوئی شاکی تھا غیبت میں کوئی دشمن بنا جانکا  
 ہزاراں حیف و حد لعنت ہے امید و نا کہنا  
 زمانہ سے کہ ہے یار و وہ غداران و دونوں کا



کسی پر ہم کو کیا شکوہ جو اپنے ہی بردن میں  
 مصیبت پر مصیبت بے کہوں کیا رنج واریاں کا  
 گئی آنکھوں سے بنیائی گئی تاب و توانائی  
 جگر نختوں کی بیماری پھر اٹکے مرگ و نقصاں کا  
 میرا پوتا محمد عظمت اللہ تھا جو اکو تاز  
 اجل نے کھایا اس کو ہوا جب سال باریاں کا  
 جگر سے پارہ پارہ اس جگر پارہ کے مرنے سے  
 ہیں آنکھیں خون فشاں اور دل سے زخمی تیر بھرا لگا  
 دیکھا وہ چاند چودس کا تن و بامشگر می میں  
 عطاء نے عمر وہ نے سال وصال اس راحت جاں کا  
 پھر اس کے بعد اجل نے لے لیا میری زبیدہ کو  
 تپ و ق سے چھڑایا اور دکھایا راہ رضواں کا  
 زبیدہ پاک دامن تھی بعصمت وہ ہوئی فانی  
 لکھا مصرع عطاء نے سال وصال اس پاک دامن کا  
 رہے ہیں ایک لڑکا ایک لڑکی یادگار اس کی  
 سلامت وہ رہیں یارب جب تک چرخ گرداں کا  
 مصیبت اک نئی آئی ہمارے پرستو یار و  
 کہ افضل کالج لاہور میں ہے میں سبق خواں کا  
 پڑھا دو سال کالج میں جو وقت امتحان آیا

میرا پوتا محمد عظمت اللہ تھا جو اکو تاز

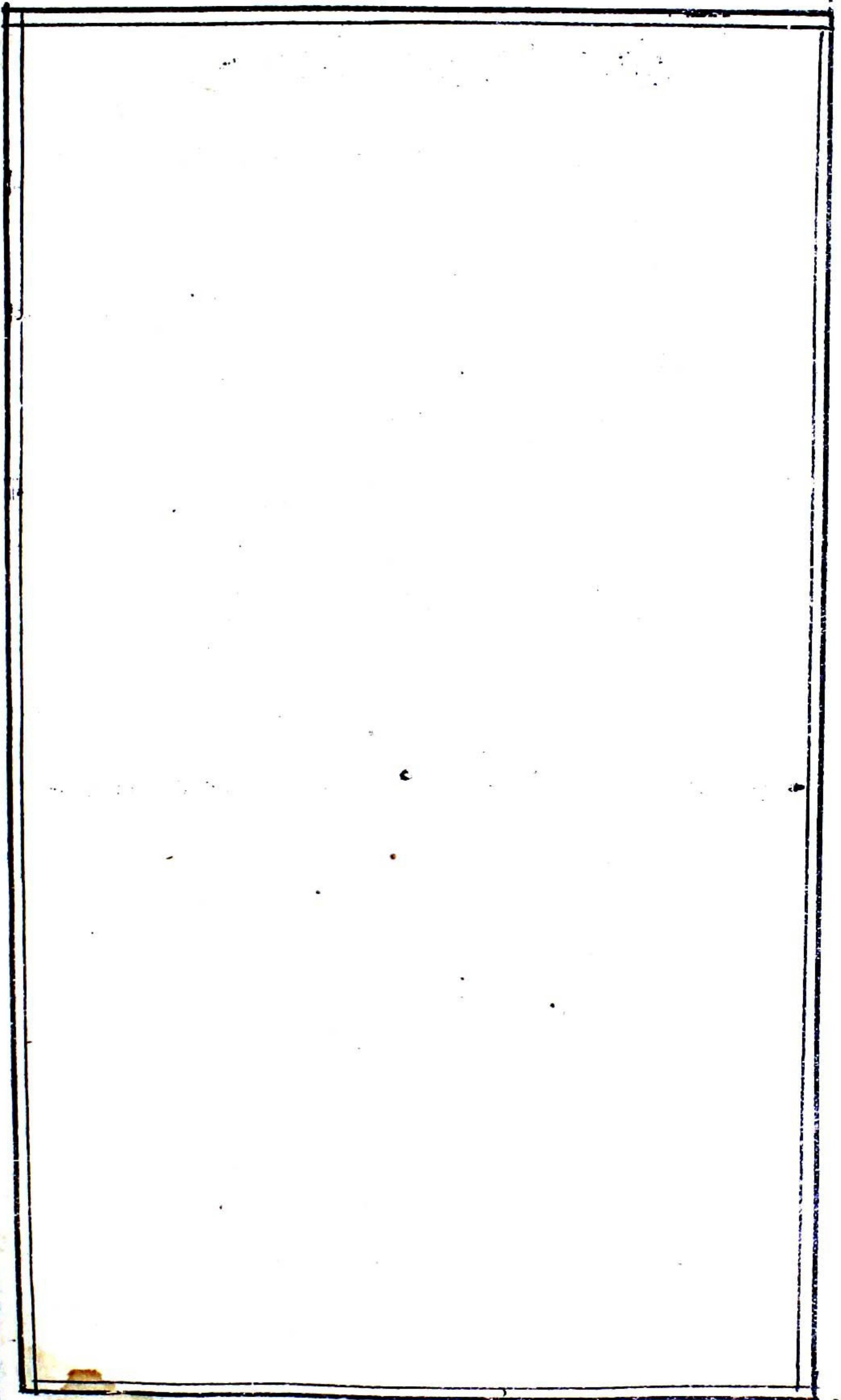
میرا پوتا محمد عظمت اللہ تھا جو اکو تاز

تاریخ وفات حضرت امیر احمد  
 تاریخ وفات حضرت امیر احمد

خاق

تو گل گھوٹو کی بیماری سے خطرہ پڑ گیا جاں کا  
 شفا خانہ بیٹو میں لاکے داخل کر دیا اس کو  
 علاج اسکا ہوا اپریشن اور دار و درماں کا  
 نہ آیا سانس اسکو پندرہ دن ناک سے منہ سے  
 نلی شاہ رگ میں کی تب سانس کو رستہ ملاواں کا  
 خدا نے از سر نو جاں بخشی اور بیچ نکلا ڈ  
 وگرنہ کچھ نہ تھی امید صد ہا شکر یزدان کا  
 شفا خانہ سے نکلا تھا بہت کمزور و ناطقت  
 نہ اس میں گوشت و خون تھا فقط اک مشت استخوان کا  
 لگا ہونے وہ فریبہ دن بدن طاقت لگی بڑھنے  
 کہ میرے دل پہ نکلا کار بنکل دشمن جان کا  
 مجھے دو ماہ بعد آرام آیا اور یہی صحت  
 بن ہر موسم سے صد ہا شکر اسکے لطف احسان کا  
 ہمارے پر کیا صد ہا روپیہ خرچ اسلم نے  
 دریغ اس نے نہ رکھا خرچ کا خدمت کا احسان  
 خدا اس کو رکھے راضی وہ خوشیوں میں پھلے پھولے  
 رہے اقبال و عزت سے ہے جب تک دو درماں کا  
 مگر اس خرچ و کلفت و کا بیا حصہ نہ اور دلانے  
 نہ پائی کا نہ دمری کا نہ دارو کا نہ درماں کا

بھڑا سرطاہ



# ذکر حالات قوم را چوت کھو کھر

المعروف

راجسی

منقول از بیان جد امجد حضرت قاضی محمد فتح جلال چیاں است کہ  
چوں با ولا حضرت علیؑ علیہ السلام آتش تفرقه و فساد مشتعل گردید برادر  
حضرت امام باقر علیہ السلام از ایشان جدا شدند و با اسمعیل کہ از برادران  
امام بود در پیوسته فرقه اسماعیلیہ قائم نمودند۔ حضرت قطب کہ بچے ازین  
ما بود و بعد از ان بنام قطب شاہ گردید از ان فساد و خانہ جنگی گرفتہ  
مع وابستگان و متعلقین خود از عرب بفرس رسیدہ اقامت ورزید و  
کثیر الاولاد گردید بعد از ان پسرانش ہم دو فریق گشتند۔ یکے آنکہ امام  
باقر علیہ السلام را امام برحق تسلیم نمودند۔ قہقہ کہ بعد از ان بنام کھو کھر  
نام زوشد یکے از انہا بود۔ دویم ہم کہ حضرت اسمعیل را مادھی برحق پذیرفتند  
شامل فرقه اسماعیلیہ گشتند۔ این گروه را عوان میخوانند کہ بعد از ان بنام

اوان مشہور گرویدند تفرقہ و فساد باہین این سرود گروہ ہم روئے نمود تا آنکہ  
 نوبت بکشت و خوں رسید و تفصیل این رویداد دریں مقام غیر ضروریست  
 مسمی کھوکھر تاب مقاومت و اقامت خود ندیدہ از فارس بکاک بجا  
 در آمد بے بر نہ آمد۔ کہ این جا بہ ہندوستان رسید و صحرا سے را کہ از  
 جنگھائے غیر آباد و مناسب خود دانستہ طرح اقامت انداخت و صورت  
 آبادی و تعمیرات و زراعت آغاز نمودہ آباد گردید۔ نام این آبادی گروہ  
 کھوکھراں نہاد کہ بعد ازاں بکثرت استعمال گروہ کھرا نہ مشہور  
 گردید تا آنکہ سلطنت مغلیہ بکاک ہندوستان و نواحی اوستیل یافت  
 دریاست مائے خورد کہ بودند ہمہ زیر تسلط سلطان وقت گردیدند از  
 اولاد کھوکھراں بعض ملازمت شاہی اختیار نمودند و ازین ما بھرت و ہجرت  
 بے نایات شاہی مقرب بادشاہ گردیدند۔ بس حکم پادشاہ وقت مردو  
 مذکوران بتسخیر ریاست جموں نامور گشتند تا آنکہ ریاست مذکور مفتوح  
 گردید۔ ہجرت حسب حکم سلطان در انجا بکار وادگیر ماند و ہجرت باز بدہلی گردید  
 و سببیکہ کہ بعد از انقضائے زمان طویل اختلال و زوال و حالات روزگار  
 روئے نمود۔ اولاد کھوکھراں رقبہ گروہ کھرا تہاگ گردید۔ بعد ازاں ما بجا  
 تہلاش معاش منتشر گشتند اکثرے از انہا با این صلح گجرات ہم رسیدند  
 و حسب مناسب بسبب مائے مختلفہ از ہم جدا شدہ در جنگھائے متفرقہ  
 متمکن گردیدند و آبادی نمودہ آباد شدند چنانچہ بعض دیہات این قوم  
 بنام سورت آباد کنندہ نامزد ہستند۔ مثلاً وہیہ و توچہرہ کہ بنام مردو

مورثان آباد کنندگان یعنی دتو و چو پڑ موسوم است و سعد اباد پور که سعد  
 نامی مورث این ده را آباد نمود و علی مذا و اکثر دیات این قوم بنام  
 قوم آباد کنندگان موسوم هستند و نام هر یک ده کھو کھر است که از بیت  
 متجاوز هستند و بعضی دیات که بجای آبادی ناکھنه که گاہے ویراں  
 شدہ بودند این قوم از سر نو آباد نمود۔ الا بنام کھنه خود موسوم ماند۔ اولاد  
 ہجرت در نواحی ملک جموں و راجہ دور اکثر دیات متمکن و قابض هستند  
 ازیشاں ملک سندھو کہ پشت چہارم ہجرت میرسد یعنی ایات شاهی  
 ممتاز گردیدہ رقبہ غیر آباد متصل دو آڑہ کہ از مقام ہجرت بمفاصلہ میل  
 بجانب شمال واقع است حاصل نمودہ و آباد نمودہ آباد گردید و نامش  
 یہ قوم خود کھو کھر نہاد۔ از طغیانے سید پناہ و درواڑہ اگرچہ آبادی  
 بارگاہ ایشاں یافت۔ اما باز درست و آباد گردید۔ پشت چہارم ملک  
 سندھو۔ ملک مہو خاں ادیر دران خود رقبہ تقسیم نمودہ از جانب کھو کھر  
 بشرق بمفاصلہ ۲۰۰ کرم آبادی بنا نمودہ بنام خود نامش موضع مہو نہاد  
 تا حال بفضل ایزد بہمال موجود و بحال است۔ پشت چہارم از ایشاں  
 ملک سبحان کہ از طفولیت سودائے حصول علم دین متین در سرود است از  
 والدین و خویشاں آوارہ گردیدہ۔ ملک ہندوستان رسید و بار خیرش  
 بوالدیش ہم ز سید در را چوتانہ علم حاصل نمودہ افاست و زید و شادی  
 و کتخدانی خود بخساندان را جہتس نمود و یکے از اہل گرویدہ و کشیر الا و لا و گشت  
 پس سلسلہ زوجیت و مناکحت ذکور و اناث در اہ و رسم شمولیت شای

و عمی وغیرہ ہمہ بخاندانِ راج پتس منوط و مربوط گردید و قومیت ہم را جنس  
مشہور شد و چونکہ این خاندان درس و تدریس علوم دین متین ہم  
میداشتند اکثرے بلازمت شاہی باریاب شدہ۔ میگذاشتند  
و بعدہ مائے جلیلہ ہم مختار مختار شدند تا آنکہ کوس سلطانی و جہانبانی  
نام حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ غازی بنواختند۔ حافظ محمد طاہر کہ بہ  
پشت مفتی بلک بجان میرسد و رال وقت مقرب بادشاہ جہاں پناہ  
بودند چوں قلعه گجرات تعمیر نموده آباد نمود حضرت مذکور قاضی القضاة  
دریں جا مقرر شدند و بقوم را جنسی مشہور شدند و از آنجا کہ ملک دور  
دریں جا رسیدند و اقامت وزدیدند۔ سلسلہ زوجیت خود بخاندان مفتیان  
شاد یوال مربوط کردند چنانچہ ہمیشہ مولوی محمد افضل والد مولوی محمد اکرم  
المخلص ختمیت صاحب کجایی بجالہ نکاح خود را آورد۔ آباد  
شدند۔ باقی برادرال و بچیان بدستور تا حال بہ گروہ کھرانہ آباد هستند  
بعد ازال اولاد ایشان این سلسلہ را بخاندان مائے صاحب علم و ممتا  
زماں مثل خاندان قریش عرب گجراتی و خاندان نظیمان جلالپور و نیز  
بخاندان خود کھو کھو از ذکور و چہ از انات جاری نمودند۔ تا اینجا منقول از بیان  
تذیب چنانچہ تا حال این سلسلہ موجود است کہ والد را رقم الحروف از خاندان  
مفتیان شاد یوال است و از قریش عرب سے دختران دریں خاندان موجود  
اند۔ و ہمچنین از قوم خود یعنی کھو کھو سے دختران الحال موجود هستند و حتیکہ  
حضرت حافظ محمد طاہر قاضی القضاة مقرر شدند و در عنایات خاص سلطان

گردیدہ موضع ساہو رو حاجوالہ دسر یالی گجرات و نالوال رنگ پور مشہور  
 گجرات بومہ جاگیر و عطیہ معافی حاصل نمودند۔ چنانچہ اولاد ایشان بعد  
 ازالہ ماہین خود ما تقسیم معافیات نمودہ وہ بدہ متمکن و آباد گردیدند و  
 پندرہ سوس علم دین مشغول و مصروف ماندند۔ چنانچہ اصل فرامین و  
 گذاری مائے معافیات موجودہ ماندند تا کہ طوائف الملوک و روئے  
 نمود و کس کسے را پر سال ماند۔ و خود سری و بیباکی از حد گذشت  
 بدست سکھال رسید و تاریکے ہل و غارت جہاں را سیماہ کردہ  
 ویرانی ماروئے نمود۔ و بد انتظامی و بی آرامی از حد گذشت۔ و چاروا  
 عالم زیر جلیاب اعتساف متواری گشتند۔ و کسیر از مقبوضات خود موقع  
 استفادہ و تصرف دست نداد تگ و دو و نقل و حرکت مہو اتقال  
 و احمال از جائے بجائے روز و شب روئے نمود۔ بختہ شب و بجور  
 مصائب و آلام را صبح مواہب آرام پیدا شد و عنان حکومت بدست  
 انگریز درآمد و از چار سو صورت آرام و رفاهیت مبضہ ظہور آید تا آنکہ  
 بند و بست اراضیات و رعایا بر ایاز اسر نو انتظام یافت و تحقیقات  
 حقوق ملکیت و موروثیت گردیدہ استحقاق حق بحق دار رسید۔  
 چونکہ اندرین تحقیقات اساس حقیقت بر قبضہ داشتند۔ و غیر قابل  
 راکس پر سال مانند چوں معافیات این قوم از قبضہ بدر رفتہ بودند  
 و مدت مدید گذشتہ بود۔ ہر چند کہ باعانت احکام و گذاری مائے  
 سلطانی ہمہت ما نمودہ شد شیخ سوو سے بدست نیامد و آل معافیات



غضب شدند اولاد حضرت مدوح را گزاره نماید ناچار بکازمت شاهی متنبست  
 گشتند و بعضی پیش تجارت اختیار نمودند یا کارے و بگرے۔ فالحمدا کہ کسی  
 ازین خاندان محتاج یا مفلس یا مفلوک نیست و اکثرے عمدہ ہائے جلیہ  
 شاهی ممتاز گشت گزاریدند و اکثرے تاجران ذیشان و غنی و صاحب  
 مال و جاہ بودہ اند۔ و تا حال این خاندان بجلیہ علم معالی و خوشحال است۔ و  
 عمدہ ہائے تحصیلداری و سب انسپکٹری و انسپکٹری پولیس و انسپکٹری  
 انکم ٹیکس و کم و بیش از و درین خاندان موجود اند و شجرہ نسب این قوم  
 چنین است کہ نوشتہ شدہ صفحہ ثانی باید دید۔



مرثیہ وفات سید جمال الدین علی قدس سرہ از سید  
 رحم رسول منمخلص بالاکہ از پیر است ہفت نارنج  
 وفات برمیآید کہ حروف منقوط بیت و حروف غیر  
 منقوط بیت و حروف منقوط مصرع اول یا غیر  
 منقوط مصرع ثانی و بالعکس جدا جدا تاریخ ہستند

اسوہ ملک سعادت قبلہ سرانس و جا  
 داویرا مجاہدیت نام دارخانداں  
 سرور جسم قضاں پیشوا می امجدیال  
 آلم اصحاب سولت رونق اہل جہاں  
 محرم مجد و علاء و باعث امن امان  
 عالم نقد سواب و سجدہ گاہ راستاں  
 عمدہ مدد عطا مقبول جان عاشقان  
 اجود اصحاب نعمت کامگار عاقلان

مرجع اقبال و ہمت عمدہ کون مکان  
 قدوہ اقطاب ہر مجمع ارشاد حق  
 صاحب علم و طریقت ماوی مجد و صفا  
 امجد ملک صلاح و کعبہ اہل خرد  
 داویر صدق و صواب امجد ملک علوم  
 ابعد اصحاب جو دو سوم سر خدا  
 شاہ اسلام جلال صاحب رشد و کمال  
 محسن الامکان مستوجب قر و عطاء

سرورِ قطابِ الٰہی جاہ و انتہا  
 عمکابِ دہراہمت نورِ قطابِ جہا  
 صدقِ مہر و صدقِ مننتِ اجودِ صاحبِ جلال  
 احسنِ اصحابِ صدقِ تاجدارِ صالح  
 سرورِ ابدالِ جاہ و قدوہ ہندوستان  
 عالمِ مقصودِ عرفانِ پیشوائے امجد  
 صاحبِ علم و ثنائے مصرعِ امرِ جہا

داورِ مجاہدِ رشاد و کعبہ شاہ و گدا  
 قطبِ اہلِ احترام و اجودِ مال و قطاب  
 مرشدِ اصحابِ کاملِ شاہِ اہلِ مجد و علم  
 عارفِ حقِ پیشوائے اہلِ کامِ جاہ و قدوہ  
 حامیِ آفاقِ رحمتِ موجبِ تہذیبِ ہی  
 صادقِ ان و کاملِ لاوردِ رضا جلال  
 جانِ بدادہ و درِ اہلِ مکتبہ و مال و قدر

گفت بالاسیال میرا مجد مولائی صدق  
 یافت سبحان را امام دہر ووائے جہا

## از کرونا کر رحمت اللہ علیہ

نام بیوسزس اچھر کا چون کر یو چیا  
 دو ملا یو تیج گنا بیس سو دیو ار ا  
 باقی کر یو ۹ نو گنا دو اور یو بلا  
 ایسی بدھ سے نانا کا مجد یو بیس  
 تب مہسنی لولاک کا جھٹ پٹ سمجھا جا

الف

الف = ۱  
 ب = ۲  
 ج = ۳  
 د = ۴  
 ه = ۵  
 و = ۶  
 ز = ۷  
 ح = ۸  
 ط = ۹  
 ی = ۱۰

۲۱ = ک  
 ۲۰ = گ  
 ۳۰ = ل  
 ۴۰ = م  
 ۵۰ = ن  
 ۶۰ = س  
 ۷۰ = ع  
 ۸۰ = ف  
 ۹۰ = ص  
 ۱۰۰ = ق  
 ۲۰۰ = ر  
 ۳۰۰ = ش  
 ۴۰۰ = ت  
 ۵۰۰ = ث

خ = ۶۰۰ | ذ = ۷۰۰ | ض = ۸۰۰ | ظ = ۹۰۰ | غ = ۱۰۰۰

## ترجمہ اشعار از مولف

نام ہر شے پچو جسم است او چو جان  
نیست نغمے کہ بر وایں جام نیست  
صنعت وہ با چار یاران بنی تو  
جلد کن عرضہ بہ پیش تیج تن  
یعنی بر بست ای اجی قسمت پسند  
یعنی بازہ ضرب کن بعد از شمار  
پس نگر محبوب پت ذوالسنن

نام نامی محمد آ جواں  
نیست نغمے کا نذر وایں نام نیست  
نام ہر شے با جمل گیرے صبی  
پس دو سبطین بنی ایزاد کن  
باز کن قسمت ہمہ با چار و تیج  
حاصل قسمت بزن یا تیج و چار  
دو بجاصل ضرب او ایزاد کن

اے عطا کن ہم سر پاک را  
معنی آں کلمہ دولاک را

## مثال برائے توضیح مثلاً

گو بند رام - چار گونہ - دو ایزاد - پنج گونہ - بر بست تقسیم باقی ماند - بازہ ضرب

۳۲۳ ۱۲۹۲ ۱۲۹۴ ۶۴۷۰ ۱۰ ۹۰

دو ایزاد - پس اعداد اسم محمد ۹۲ ہستند با این طور نام حضور پر نور از ہمہ

۹۲ اسما خواہ مسلمان باشد یا ہندو یا سکھ یا دیگر کافر

یا حیوان مشرور بہ می آید -

# قطبہ تاریخ طبع کتاب حالات حضرت مسیح مصلیٰ سجادہ نشین درگاہ پیرا شاہ غازی از مولف

ملک تالیف فرمود است چون شیخ عجب آباد  
کہ اہل درد و عرفاں را شہ مالک قبا آمد  
قبول خاطر پیر و جوان و شیخ و شاہ آمد  
و جیزدوا صبح و لایح کچھ از صدق و صدا آمد

بجہ اللہ چہ خوش مضمون کتاب مستطاب آمد  
بحالات سہمی صاحب لولاک نوشتہ  
مضامینش رفیع و طبع مساویں خوشخطی  
دآمینش مبرا و معرا از کم و بیشی

ندای غیب در گوش عطا از علیوی سالت

۱۹۱۴ء

ملک زوشمہ ذکر کمالات جناب آمد

۱۳۳۲ھ

ہجری پاک حالات از حیات عارف کامل

چو پسیم ز سال طبع از ماتف جواب آمد



## شجرہ طہیت اہل طریق کہ حسب اللہ عابد خوردار

محمد اکرم تالیف منوودہ شد شجرہ خاندان حقیقت اہل ہمت

بذات پاک نور مصطفائی

خداوند ابشان کبریا

محمد با عت ايجاد کونین  
 بحق حضرت باب المدینہ  
 علی شیر خدا و شاہ مرداں  
 وحی مصطفیٰ دستریزداں  
 پی بونصر خواجہ حسن پھری  
 بہ عبد الواحد بن زید یارب  
 بحق شاہ ابراہیم بلخی  
 پے خواجہ سعید پیں حذیفہ  
 پے خواجہ امین الدین بصرہ  
 بحق حضرت ممشاد یارب  
 بحق شیخ بوا سحاق شامی  
 بحق خواجہ بوا احمد ابدال  
 پے خواجہ محمد اسمد بن احمد  
 پے قطب زمانہ شیخ مودود  
 بحق خواجہ عثمان برومی  
 بحق شاہ بخر غوث اجمیر  
 بدینا دستگیر بے پناہاں  
 بحق شیخ قطب الحق والدین  
 پے حضرت فرید الدین شکر گنج

محمد جلوہ ذات خدا سے  
 جناب تاجدار اتمائے  
 جہان پہلوان لائقائے  
 امیر کشور مشککتائے  
 سیر آرا می ملک پارسائے  
 فضیل ابن عیاض اہل صفائے  
 کہ شاہی کرد قریباں برگدائے  
 جناب عمر عشی برحق فدائے  
 بہر اہل عرفاں روستائے  
 ولم کن شاد و از غم وہ روائے  
 درختاں مہر برج چشتیائے  
 در یکتاے بگر اصدافائے  
 بو یوسف شہ مصر صفائی  
 پے حاجی شریف ذوالعلا  
 شہنشاہ سر بر پیشوائے  
 معین الدین سن قطب فدائے  
 شفیع و شافع روز جزائے  
 ہمالیوں بختیار اولیائے  
 سر آرا می زند و پارسائے

نصیر الدین چرخ اولیائے  
 کمال الدین کمال اصفیائے  
 بعلم الحق والدین وہ رسالے  
 جمال الدین حسن اہل صفائی  
 پیئے شیخ محمد مرتضائے  
 امام و پیشوا کے اقبیائے  
 کلیم اللہ ولی برحق فدائے  
 بیخبر الدین فخر حشتیائے  
 بزرگ خواجگان درر منمائے  
 غلام فقرا و صد تاج شاہی  
 باوج حشت شمس حشتیائے  
 درخشاں مہر برج مرتضائے  
 گل رعنائے بلوغ مصطفائے  
 خمیے زہد و تقا اور ہمنائے

باسم بندہ عاصی نظر کن  
 رامی وہ زغمہائیں رامی

زہین و دشنہ و تیر قنائے  
 نگر از لطف پاکت گرنائے  
 و لطف سنگ گرد و مویائے

جگر خوں دارد و دل پارہ پارہ  
 نہاندیش با بیچ امید ز دوراں  
 و لطف تار ہم گلزار گردو

بحق خواجہ ماقطبِ وہلی  
 بحق خواجہ علامہ دھسر  
 پیئے خواجہ سراج الدین بلطف  
 بحق خواجہ محمود راجن  
 بحق خواجہ حسن محمد  
 بحق حضرت بھائی مدنی  
 بحق خواجہ شہباز عرفاں  
 پیئے حضرت نظام الدین ہشتی  
 پیئے نور محمد نور عرفاں  
 بحق خواجہ شاہ سلیمان  
 بحق شیخ شمس الحق والدین  
 بحق خواجہ مہر علی شاہ  
 ہے سر و گلستان سیادت  
 زہے بجز علوم گوہ عرفاں

دہی از نار غمزدوشش رمانی بفرعونے نماید موسیانی کند در ملک مصر او بادشاہی بایں عاجز کرم گریسمسانی بیایم بر تمنا مار سانسے زرخ و درو و عصیاں دہمانی کہ کار مشکلم آساں نمانی	گہے با آذر ابر ایتم بخششی کہ از غرقاب طفلے را بر آری گہے زندانے راتاج بخشے چہ کم کرد ز لطف اے خداوند ز غم ہائے والم آزاد باشم طفیل خواجگان چشت یارب بحرمت ہائے شان کن دستگیری
---	---

ز بند محنتم آزاد گرداں  
بہ لغمت ہائے خوشیم دہ رمانی

## شجرہ طیبہ خاندانِ غوثیہ قادریہ رزاقیہ لمحررہ

بذات پاک نور مصطفائی محمد جلوہ ذاتِ حدائی جناب تاجدار ان مانی جوان پہلوان لاف تانی امیر شور مشکلم سانسے	سداوند ایشان کبریائی محمد باعث ایجاد کونین بحق حضرت باب المدینہ علی شیر خدا و شاہ مرداں وہی مصطفیٰ و سریز داں
---	---



حسین ابن علی برحق خدائی  
 شہید و شہسوارِ کر بلائے  
 اسیرِ پنجہ جو رحمتائے  
 گل گلزارِ بارغِ مرتضائے  
 جعفرِ رہبرِ صدق و صفائے  
 امامِ موسیٰ کاظمِ رضائے  
 علی ثانی بشانِ مرتضائے  
 شہِ سند نشینِ اویانے  
 امامِ واقفِ سرحدائے  
 شہنشاہِ سرپر پارسانے  
 قوی شیرِ نستانِ صفائے  
 بتو دارند نیکو آشنائے  
 ہمایوں جلوہ اش ظلِ ہمایے  
 فروزاں نہرِ برجِ ارتضائے  
 حبیبِ باگاہِ کبریائی  
 بققبے شافعِ روزِ جزائے  
 پے بو نصرِ صالحِ بختبائی  
 شہابِ ثاقبِ اندرِ رہنائے  
 علاؤالدین شاہِ ذوالعلائے

بحق حضرت سبیرِ اطہر  
 جگر بندِ تنول و سبطِ احمد  
 بہ زین العابدین بیمار و معنوم  
 سہے سر و زبستانِ رالت  
 بحق حضرت معصومِ باقر  
 پئے مسموم و قربانِ رضایت  
 پئے حضرت علی ابن موسیٰ  
 طفیلِ حضرت معروفِ کرخی  
 طفیلِ حضرت سری سقطی  
 پئے حضرت جنید شاہِ بغداد  
 پئے حضرت جنابِ شیخِ شبلی  
 بہ عبد الواحد و حضرت ابو الفتح  
 طفیلِ بو الحسن آں شاہِ قرال  
 طفیلِ بو سعید شاہِ مخروم  
 بحق شاہِ حیلانِ عوثِ اعظم  
 بہ دنیا و ستگاہِ پناہاں  
 پئے حضرت جنابِ عبدالرزاق  
 پئے حضرت شہاب الدین بغداد  
 بشرتِ الدین و شمس الدین یاز

شہاب الدین ثانی اشرفانی  
 محمد تاجدار پستوانی  
 ثانی عمدرزاق حدائی  
 بہ عبدالقادر ثانی حدائی  
 پے عبدالعزیز حق نوانی  
 گل گلزار عز اولیائی  
 علم بردار شان اصطفائی  
 شہ از سید حسن خرقہ ستانی  
 بدہ از سید نجوا ز غم مار مائی

طفیل شاہ بدوین و دینا  
 بحق شیخ شمس الدین ثانی  
 بحق شاہ خراج اللہ محمود  
 بہ عبدالقادر و سلطان باں  
 بہ حضرت شیخ عبدالمد یارب  
 بحق حضرت سید محمد  
 پے سید مصطفیٰ شاہ ولایت  
 پے حضرت علامہ شاہ جلیاں  
 بدیں مظلوم و عاجز رحمت کن

عطا خستہ و بس ال شکستہ است  
 بہ بخش اور از رحمت موسیائی

محررہ شجرہ طیبه و شینہ کہ بعد نام حضرت امام جعفر  
 صادق رحمتہ اللہ علیہ او محررہ بالاجد استود

بسکین شہید با صفائی  
 سر پر آراے عز و سیائی

بحق مرتضیٰ سجانی پاک  
 بحق حضرت عاقل شہیدی

جمال اللہ مجربو باصفائی  
 بحق سید میراں مرتضائی  
 جناب پاک خضر اولیائی  
 حلیب بارگاہ کبریائی  
 شہ مسند نشین اولیائی  
 بعرفاں کامل اندر رہنمائی  
 شہنشاہ سریر پارسی  
 امام واقف سرحدائی  
 درختاں مہر برج اولیائی  
 کز روشن چراغ اولیائی  
 سہے سرور زباغ مرتضائی  
 عطا فرما ز رحمت موسیائی

بحق سید ابراہیم اکرم  
 بحق لال شہباز قلندر  
 بحق بودلہ سید سکندر  
 بحق سید شاہ میر میراں  
 بحق شاہ ملاں قہرودین  
 پے عبد الرشید عارف حق  
 بحق سید محسن شاہ شامان  
 بحق شاہ بلاک آل پیر دانا  
 بحق پیر بہادون شاہ قلندر  
 پے شیخ منیر آن نور عرفاں  
 پے روشن علی شاہ ولایت  
 بعاجز بندہ دل خستہ خود

ز بند محنتم آزاد گرداں  
 بہ نعمت مانگے خوشم وہ سائی

شجرہ طیبہ خاندان قادر یہ بھوپریہ رحمت اللہ علیہ

## اجمعین - لکھنؤ

جہازا خالق عاجز نواز  
 امام انبیا سالار بطحا  
 ز نور او سواد و سرخ و بیجا  
 شجاع پهلوان و سراخفا  
 ابوسیطیں پاک و زوج زہرا  
 وصی مصطفیٰ صدرِ معنی  
 حبیبِ اعجمی محبوبِ مومن  
 بدستش موم گشتے سنگِ خارا  
 مریدِ باہِ حق را خوانِ لعینما  
 کہ شرفِ بردیں آشکارا  
 امام اولیاء اہلِ مصلیٰ  
 بہ بھوپری علیٰ محمدوم داننا  
 مرہنِ مگرہی را چوں مسیحا  
 عطار را از رہِ رحمت بخشا

خدا یاب و شاماً ذوالعطا یا  
 بحق سید اولادِ آدم  
 محمد باعثِ ایجادِ کونین  
 بحق واقف علم لدنی  
 علی شیر خدا شاہ ولایت  
 علی خیر شکن شہباز عرفان  
 بحق عاشقِ حقِ حسن بھری  
 بحق خواجہ داؤدِ طانی  
 بحق خواجہ معروف کرنی  
 بحق خواجہ سری سقطی  
 بحق شیخ شبلی ذوالمعارف  
 بہ صدی ابوالفضل نظامی  
 بحق دینداری شیخ ہندی  
 پے حضرت غلام شاہ جیلان

بہ عننا کی عطا کئے پر خطائے  
طفیل نام پاکاں رسم فرما

## تاریخ وصال دوازدہ امام علیہم السلام

فوت علی علیہ السلام

از علی گرد علی تاریخ شاہ اویس  
لامش از عیش نامکم یا فرزا لامش بیبا

۳۰ ہجری

حضرت امام حسن علیہ السلام

مرکزش را از محیطش کم نما بہر حسن  
یا کہ ربیعے از محیطش سر بجاں مرکز فرزا

۳۰ ہجری

حضرت امام حسین علیہ السلام

از محیط مشرقش حاکم نما بہر حسین  
یا بتاریخ حسن عشر علی را بر فرزا

۶۱ ہجری

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام  
لام را تنصیف ساز و کم کن از نطق علی

۵۹ ہجری

بہر زین العابدین آل قدوہ آل عبا

حضرت امام باقر علیہ السلام

عشر اعداد علی گربا علی گرو عدیل  
 باہمہ ظاہر شود تاریخ باقر بر ملا  
 ۱۲۱ھ ہجری

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام  
 گریے رلام اور اور شمار آرمی شود

سال وصل جعفر صادق ایام با صفا  
 حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام  
 حضرت موسیٰ کاظم چوں ز اثبات علی است

میشود سبط علی تاریخ آل بکر سخا  
 حضرت امام علیؑ موسیٰ رضی اللہ عنہما  
 بر علی و محمد الف اشدر بنزرا

میشود تاریخ سلطان علی موسیٰ رضی  
 حضرت امام عسکری علیہ السلام  
 عمدہ آل علی تاریخ حضرت عسکری است

آنکہ خاص و عام را او بود اول رہنما  
 حضرت امام محمد علیہ السلام  
 چوں محمد از علی بود علی ہم بود زو

میشود ہر دو علی تاریخ آل بدر الدجا  
 حضرت علی ابن محمد علیہ السلام  
 چوں علی ابن محمد بود تاریخ و گر

ہم علی ابن محمد گشت ناول از سما ۲۵۵ ہجری  
 حضرت امام مہدی آخر زماں علیہ السلام  
 ہمدی آخر زماں نور ہم زماں آست  
 سال تار تیغ طہورش کس نداند جز خدا

# بیت

صاحب دی قہاری کولوں نت و  
 عامی آدم کہان بجاں لای کر  
 پاک محمد تائیں آوے نت تاپ  
 باہجہ گناہوں کتن پھر پھر جانو  
 حافظ کون صاحب راکھی راج نہیں کر  
 جس نون شب معراج بلا یار آپ

فرعونے نون کدی نہ ہویا دوسر حافظ  
 حسن حسین نوا سے پاک دوسر  
 فاطمہ دے فرزند علی مقبول

انہیاں نے کوسے لت دسر۔ حافظ  
 مگر چاہنا پوس وچ پیار یاں  
 گرمی تھین تھلوند مہر ویا چھار یا

مستقر اکول وگایس جہانیر بھر۔ حافظ  
 دولت ہال عزانے دے فرعون  
 نعمت رنگاں رنگ مخلص سولوں

موسے دولت بھکھاں در بدر۔ حافظ  
 جرم کہنے راجے چو بد گھویا  
 پایا دولت سو بچھن نال ہوٹیا

صاحب عزت بھکھیا منگن در بدر۔ حافظ

بے سُہراں نوں نیند لکھنڈ ملایا مشہور دار سہنڈ اولن لیف تلیاں

بہکھے تے رات سنگھاوں سُہرود حافظ

چوری دودھ ملایاں بول کتیاں خدمتگار چکاوں ملہیں ستیاں

گاواں اندر جنگل ڈھونڈن ڈب سر حافظ

کھویاں اندر شیش محل اوساردا شیش محلاں تائیں آپا جاڑوا

آپے ڈہائے آپ بھالے کروا آپ لپہن گہڑ حافظ

اکناں تائیں گایاں ویندیا تاردا اکناں تائیں سیں نواندیاں تاردا

دم مارندی جانہ کوئی چپ کر حافظ

زادہ بھکھاتا وقت گزاردا رکھا سکا کھا کے وقت گزاردا

ویکھ شرابی نعمت کھاندے چپ تر حافظ

اکناں ویندیا تر پتر گھر پترے اکناندے گھر دیہیاں ندو گھر دوستر

اکناں گھر کسی اوہ ہی گیا مر حافظ

خاک کے تھیں بید اکتوس بوجہل رومی شامی تے اصحابی نالے اہل دل

اوہ ہشتیں جاو کسن ایہ وجہ نار سر حافظ

تاج شرافت رکھیا سر انساندے طوق پوا پالعت گل شیطاندے

لکھیا جھولی پایا جوتھدیر در حافظ

شٹا ہاں تختوں سے بھیکہ مسکاؤنا منگیا نونوں بچر کے تحت بہاؤندا

دم مارن وی جاو او تھے چپ کر حافظ

را بجا بر خمدار تسی عرض اہ مینوں بخش حبت اوسدی عرض اہ

سرگ چھندا پرچی آکھیں ناؤر حافظ



سچ کہاں تقصیری ہواں کون کوئی سچ بولے

یارب تیری قدرت والے بہت نہ جانند کھوکھے

دُکھائیں تحقیق اتنی لکھ پڑویا ندے اوسلے

جاں میں جہات قیاسوں پانی دگدگوتر کھولے

اپنے نوروں نوزنی وا پیدا کیتوی جانی کلمے نال بنی نون کیتوی سرور و ہیں فی

کیوں گمراہ کیتوی اوس بھٹیں فر بہتر نولے۔ سچ

آدم نون دکنز بہشتیں عزت نال ہایا مور تنبا شک لچھے اوتے چو کیدار بھایا

بے حکموں کی قدر کسبیدا اور واز کھولے۔ سچ

سوئی نون دست کر کے دتی آپ چھوڑی باہجہ وسیلے کرے کلاما کدو نہ ہوندی دوری

دشمن چا فرعون کیتوی مارن نون وں گھولی۔ سچ

شیطان نون سپور جو کتھے کھر پہنچایا میرے باہجہ نہ سجدہ کرنا آپے تیں فرمایا

حکیم ترے تصدق اس رکھیا گل لعنت منہ پوکے۔ سچ

نال امام زید مراں نون کس کیتی گراہی سر نیزیاں تو جاہر دتونی تیری پیر وانی

پچھے اس بھٹیں قید کرے کس جرماندی ٹولی

سچ کہاں تقصیری ہواں کون کوئی سچ بولے

## ستھریدا ستھرا کلام

جے مہنگنا آوے ویلے بھیروے  
 جے دولت ہتھوئے آوے ملے امیروے  
 جے وارو نفع نہ دیوے وچہ سریروے  
 جے سینہ صاف نہ ہووے ملے فقیروے  
 جے ترزت مراد نہ پاوے سو ریاں پر دے  
 تال ستھریا تہجے گھت روڑا وچہ وسند پیروے

## ولہ دیگر

منکا پھیرت جرم گیا پر منکا گیا نہ پھیر  
 کارک منکا چھوڑ کے سن کا سن کا پھیر  
 وہیاں دماڑا پتر پیرارن کھانڈا کھوہ  
 ایناں وچوں ستھریا نیوں بیہی کڈو دھرو

## قالنہ مغنبراز امیر المؤمنین علی علیہ السلام

اصل نیت مقصود کردہ سورہ فاتحہ خواندہ بعد کہ سورہ بار سورہ اخلاص  
 معہ درود اول و آخر خواندہ بروح پر فتوح سرور عالم و ائمہ معصومین پڑیے

کند و بیک خانہ انگشت نہید واپس خانہ گدا شستہ پیش آں خانہ شمار و بخانہ  
 ہنم خرفیکہ باشد جائے بنوید تا آخر خانہ ما باز چوں بلارود آنخرفت را مستم  
 نو لید و بخانہ کہ انگشت نہادہ بود تمام کند پس آنخرفت را جمع نمودہ  
 ہمہ اش را عبارت سازد و عبارت جواب فال باشد بحر بی  
 بفضلہ کر مرتسائے

و	ی	ا	ا	ل	ی	ق	ل	و	ا	و	ل	ی			
ع	ی	ی	ی	ص	ل	ص	س	ر	ھ	س	ھ	ل	س		
ھ	و	ن	ن	ح	ن	ح	ق	ق	ق	ق	م	ص	ع		
ی	ل	ع	ا	ت	ھ	ن	و	ھ	ر	ی	ح	و	ل	و	
ظ	ل	و	ا	م	ل	ا	ا	ھ	ل	ا	ھ	ت	ر	ق	
م	ل	ل	م	ل	ا	و	و	ی	ر	ا	ا	ا	م	ل	
ب	و	ھ	ع	خ	م	ت	ر	ن	ش	ھ	و	س	س	ا	
ا	ا	ی	ا	و	ا	ی	ا	ل	و	ت	ر	م	ل		
ر	ن	و	ھ	و	م	ت	ط	ا	و	ی	ا	ز	ا	ن	
د	ل	م	ع	ح	ب	ن	ل	ف	و	ر	ر	ا	ھ	و	
ا	ع	ع	ص	ب	ا	ق	ن	ن	ت	ل	ت	ت	و	ھ	ل
ب	ا	ر	ی	و	و	ل	ع	ص	ت	ل	ک	ا	ب	ل	
و	ن	ب	ی	م	ھ	ل	ل	ا	س	ق	ر	س	ر	ا	
س	و	م	ر	ر	خ	ی	ا	ح	ر	و	ص	و	ی	ی	
و	م	س	و	ل	ر	ر	ب	ر	ا	ت	ن	ر	ت	ت	

تہنیت نشاوی ختم سید عالم و مظفر علی صاحبزادگان

مولوی سلام اللہ صاحب پیرگان حضرت شیخ

عبد اللہ صاحب زاویہ عینک

شکر حق آمد بہارِ خوری با آبِ تاب  
 مر جا فصل بہار و موسم گل و در سید  
 باغ ہیں مہلے ہو کر فیض نسیم صبح  
 ز گس و دسترن و عنبریں گل شامی حسن  
 گیت گاتے ہیں خوشی کا آج مرغانِ سخن  
 ہیں کہیں تو خیز یوں کی آنسو میں اور آنگ  
 آج سو وہ دن خوشی کا ہے کہ جس کے واسطے  
 عمر چکے ہیں ہے جس فرید کا ظہور  
 کوسے وصل آرزو میں مست اور سرشار  
 آئے ہیں بھول کی آواز شکر کی قلم  
 و لیلہ زہر پتی و لیلہ زہر دار بھی  
 طالب و ریش بھی اور زائد پر پہرگار

از جہاں بر شد خزانِ محنت بیخ و بنا  
 در جہاں خوری شد رونقِ عد شباب  
 اور مشام دہر خوشبوی میں خواکتاب  
 نسنن پھولا ہوا سو یا سخن اور گلاب  
 سخن داؤدی کہیں سے اور کہیں جنگِ رباب  
 اور کہیں جلوہ گاہی نور حسن بے عجاب  
 مدتوں کوئی امید اور آرزوئے فتحیاب  
 ہے بزم اور آرزو نامِ خلق بے حد حسنا  
 چشمِ نقاش سے کوئی اور عتاب و اعتبار  
 خوش و بگاہہ فقیر و منگتے کہیں کتاب  
 چو ہری اور خان اور سردار اور اہل خطا  
 حافظ قرآن بھی اور مولوی عالیجناب

یار و اختیار اور اقارب اور ابا بعد جمع ہیں  
 لڑکیاں گاتی ہیں کیا لادی گھوڑی شوق  
 الغرض ہر قسم کے اصحاب میں موجود ہیں  
 تقدیر کی تقسیم کیا ہے پوری افرات سے  
 مہمانوں کیلئے کھانے عجب موجود ہیں  
 زردہ و پختی بہت بخشنے خشک و بوریاں

کھیر فرنی اور حلوا اور سیواں چینیوں  
 نہر جاری کی طرح ہر مہمانوں کیلئے  
 درجہ ہے ان جن کی اطراف عالم میں  
 ابر رحمت کرنا پھر کاؤں اس جن میں  
 کیا عجیب ساں ہوا اس جن ثادی کیلئے  
 محفل حیران اس نجوم اور اثر وہ عالم خلق میں

کاپیہ تقریباً ست سالن اوزنیساں از دعاء

آن کلام است آنکہ دریاں گال چون ماہتاب

اسکو تبت یا مفصل حال اس تقریب کا  
 کہ جناب شیخ عبد اللہ صاحب ہیں وہی  
 ہیں وہ عالم با عمل اور حافظ قرآن ہیں  
 علم دین مصطفیٰ کے کھربے پیاں ہیں  
 ہمد میں اور سندھ میں پنجاب اور کشمیر میں

شاد و خرم مردوزن طفل بعد اسبق و شہوت  
 کیا سلال باندا خوشی کا وہاں بے احتیاج  
 طفلک و پیر جوان واد کہڑ و اہل خضاب  
 ہر کوئی اسکے جارٹا ہوا اسکے بہر بہر کے  
 نان پھلکے اور پائے رختی بسین تآب  
 شور باد قورماں قیماؤ بریان و کباب  
 راستی اپار چینی اور مرے اور لہاب

شریت قد و نبات و مہری و عرق گلاب  
 دوستوں کو خوری اور شمنوں کو صطراب  
 چلتی و کھنڈی ہوا بادل کا سوچ پر نفا  
 ہے ہوا پنکھا قلی سقا بنا ویکو سحاب  
 سر کسی سے پوچھتا تھا اور تھا پر صطراب

اور ہر اک امر کا اس کو دیا میں نے جواب  
 جن کی شاگردی سے لاکھوں کو ہر فریق  
 مائے بدعات و شرک عامی صدق و صواب  
 انکے رشتہ منین سے لاکھوں ہوا میں نے  
 ہر جگہ ہر شہر میں شاگرد انکے بچیاں

ہے وجود ان کا زرخا لخص خدا قایم رکھے  
 آنچہ در حل و فایق مے کند تقریر با  
 ملک ان کا ہے کثیر اور مال دولت سے فراخ  
 اور میں سرکار میں دربار میں ممتاز وہ  
 قوم گو جگر کے ہیں برج شرف میں بد منیر  
 لے بسا دیدیم در جاہ و وفور ملک مال  
 لیک او مال و منال و حشمت اقبال خود  
 ناں یہ نیکوئی و بے نقصی خوش خلقی و عجز  
 اس قدر وسعت بھی ہو پھر استقدر ہو سکت  
 واللہ باللہ راست از عہد شبائش گفتہ ام  
 اب تو بوڑھے ہو گئے آنکھوں سے بینائی گئی  
 ان کے بہائی کریں پوتے جکا جتن خند ہے  
 عقل یہ سب جراسن کردعا کرنے لگا۔  
 کہکشاں پر جب تک افشاں ستاروں کی ہے  
 تا ہے حسن تباں کو ملک جاں زیر نگین  
 جب تک گردوں کو سایہ میں رہے ساکن زمین  
 عیش و عشرت میں ہیں یاریت صاحبزاد گار  
 حضرت ناشیخ عبد اللہ بھی جگ جگ جن  
 قصہ شوقی است پایا نے نثار و میں بیان

جن کو کہتا ہے زمانہ انہ کشتی و عجاب  
 نکتہ نکتہ در مکتوں است یا لعل لباب  
 اس لئے ہیں وہ زمینداروں کے بھی جبر الماب  
 عزت انعام شاہی سے بھی ہیں بہرہ یاب  
 ملک گو جگر کے ہیں اوج فخر پر وہ آفتاب  
 از غرور سرکشی برگشتہ از راہ صواب  
 بیچ و اند در خیال خود تیار وہم بخواب  
 نیک بنگر آنکہ در دوران نمیدار و جواب  
 اللہ اللہ یہ تعجب ہے کہ ہو عہد شباب  
 رائدہ در طفلی نمودم ز فیضش اکتساب  
 داغ فرزندوں سے ہیں با چشم پر آب۔  
 کہ سلام اللہ کے بیٹے ہیں وہ دونوں در ناب  
 ہاتھ اٹھا کر کے خدا سے مالک لے اریاب  
 تا شفق سے غارہ ہو بہر عروس آفتاب  
 عرصہ دکھا ہے تا وقف فوج اضطراب  
 مشعل ہے آگ چلتی ہے ہوا بہتا ہے آب  
 یہ پھلیں پھولیں ہیں خوشحال ایمان باب  
 ان کا سایہ ہو سوں پراون کے تار و حساب  
 از پے ماتک گفتہ ہمچو موسیٰ در جواب

مقصود من جزو حرف مدحت است و نیست  
 ای عطاب طول پیکر اہی کلام شوق نے  
 کیا ہی موزون مصرع تاریخ ختنہ کا ہوا  
 پھر ہوئی اچھی اداسنت خلیل اللہ کی  
 چوں مظفر سید عالم از قبا بیرون شدند  
 ہم علی الترتیب دورہ و تہ یک سال اوست

جز تزل رحمت باران چہ مطلب از حساب  
 سال ختنہ کا لکھوا اور ختم کرو و بہ کتاب  
 ہو مبارک ختنہ ہر دو نور ویدہ کا جناب  
 سال ختنہ کا ہے دویم دیکھ لو کر کے حساب  
 بہر ختنہ سال ختنہ شد عیاں چوں آفتاب  
 گفتہ ام لفظاً و معنی نیک بگر در حساب

## منویات سبع سپارہ

روز شنبہ زحل نخستش بطرف مشرق است۔ درین روز بیدیاں سو سفر  
 نکنند۔ ناخن چیدن غم آرد و جامہ نو پوشیدن بوساوس در اندازد تنگ دست  
 گرداند حجامت نباید کرد و نہ غسل کہ عمر کوتاہ گردد۔ اگر فرزند تولد کرد پر گناہ باشد تا ما بہرہ مند  
 و دراز عمر باشد سفر کردن درین اور بس مبارک باشد۔

روز یک شنبہ شمس نخستش بطرف مغرب است درین روز بطرف مغرب نباید  
 رفت۔ ناخن چیدن۔ غمناک گرداند جامہ نو بیدین نیکو است نشاندن و خرتان  
 بس مبارک است حجامت و غسل کردن بہ است۔ عمارت و باغ نشاندن و جامہ نو پوشیدن  
 نیکو است اگر سفر کند و دور و دراز افتد الا بسلامت فرزندیکہ درین روز زاید علم  
 و دست دولت مند باشد۔

سو موزارہ قمر نخستش بمشرق است درین روز بیدیاں سو نرود۔ ناخن چیدن  
 و غسل نمودن و سر شستن بس مبارک باشد دولت و رزق فراخ گردد۔ عروس

آوردن و نکاح کردن جامه نو بپوشیدن و دیدار اکابر و اشراف و سفر کردن نیکو است  
که بظفر و فتوحات باز آید - فرزندیکه درین روز تولد شود پس نیکو باشد - اما سفر  
بسیار کند و مظفر باشد -

**شنبه مرغی** نخوستش بشمال است بدین سوی نباید رفت ناخن چیدن  
فکر آرزو جامه نو پوشیدن ناسازگار باشد خطر سوختش و بیماری باشد - حجامت  
یعنی فصد و غیره نیکو باشد - اگر درین روز فرزند تولد شود دلیر بود و از بهترین گروه  
روزی حرام و مال مردم را حریص بود - الا به مادر و پدر مبارک باشد -

**چهارشنبه عطار** و نخوستش بطرف شمال است - پس درین روز درین سو نباید  
رفت - جامه نو پوشیدن مبارک باشد ناخن چیدن غسل کردن نکاح کردن و  
عشق و محبت و وصال جماع و زراعت نیکو است حساب کردن و بنامی مسجد  
دو آن خوردن و خواب کردن پس نیکو است اگر درین روز پسر تولد شود وزیر یا عالم باشد  
و پادشاه یا منجم باد سیر گردد و دراز عمر باشد - بقضای حاجات رفتن نیکو است -  
درین روز دو شروع نمودن موجب صحت باشد -

**پنجشنبه مشتری** - نخوستش بجناب جنوب است درین روز بدان سو نباید رفت  
به طلب حاجات رفتن و سفر و دیدار پادشاه و اکابر و رسیدن بعهده و انتهای  
کارهای عظیم و بیع و شری ادبیدن جامه نو و نشانیدن نهال و کاودیدن چاه و  
هر کار که ابتدا کند مبارک است -

و فرزندیکه درین روز تولد گردد صالح و نیکو کار و امیر کشش یا کار کند و دشمنانش  
مقتور شوند و بوالدین پس مبارک باشد و دعاییکه کند اجابت شود -



جمعہ زہرہ - خوشی بمغرب است دریں روز بدال سو نباید رفت. حجامت  
 کردن و ناخن چیدن و غسل کردن و نکاح و عرس خوب است اگر دریں روز فرزند  
 تولد گردد مبارک است. خوش طبع عزت دوست و فرحت و طرب جو باشد دریں  
 روز سفر مبارک باشد که مال غنیمت و دولت باید و خوشدلی باز گردد.

## حَاقِمَةٌ كِتَابٌ مَعْدَمٌ لِقَابِ

بیک جا جمع گردیدند و محدود  
 بگفتند زانکه او بودند محمود  
 در و سپید و نصیحت مانے محمود  
 ز پند و مو عظمت گردیده آموود  
 که از فہرست مکشوف اند و مشہود  
 چو لعل اندر ملاسی تار معقود  
 بدلیجات و صنایع زواست منفقود  
 نہ از رخسار و چشم سرمہ آلود  
 تپشہا کے رطل بسپود و بہبود  
 نہ رود و لغمہ مانے و سخن دادود

بجدا شد کہ این اوراق شنی  
 بیاد رفتگان ذکر و توار تیغ  
 ز نقبان و ارسطو و فلاطون  
 ز قطعات و مرانی و قضا پید  
 ہمیں سال چند مضمون اند و روس  
 محلے از مضامین جمییدہ  
 معرا از استعارات و کنایات  
 نہ ذکر از حسن و خوبی و ملاحظت  
 نہ ذکر آہ و درد و آتش و شوق  
 نہ ذکر خط و خال خوب رویاں

ازین نظم ز رنگینی است عاری  
 بشیرینی از رنگینی نزیب  
 کجا نمکینی و سن ملاحظت  
 نه من ناظم نه ناثر نه سخنور  
 قدید و بے نمک است است اما  
 اگر چه با قدرش پس نندند  
 و لے چوں ذکر اختیار است در دے  
 همانا نیست نظم و لکسش اما  
 بود یا شعر گو یاں نسبت من  
 مخرنگ است گر چه زیر رانم  
 که عام و خاص اگر این خوانده بستند  
 امید است از بزرگان چشم پوشی  
 و گردن به که در اصلاح کوشند  
 نهادم نام او مخزن تواریخ  
 سر و ش غیب سال اختتامش

که یا شد شهید باز قوم بسود  
 نصیح و پند مانے تلخی نمود  
 کجا تذکیر و وعظ سود و بسود  
 وزین مستحرم هشتاد زایدند  
 پی اہل طلب حلوا است و در  
 کہ هست این علیہ سربے از اندر  
 بود مقبول عام از فضل معبود  
 مصامینش خوش اندر غیر و در  
 چو پایاد بہار اس نسبت و در  
 و لے پانچوں سواروں میں لی موجود  
 بگویند عطا اسم شاعری بود  
 کہ طعن و حرقت گیری نسبت نمود  
 ز نیو گوہر ان نیکی است فرمود  
 کہ دو سال تر و خشک گشتہ میشود  
 بگو تا لیت منتف برق بفرمود

عطا پیش کن قبول عام یارب

بحق سیدالابرار ذی الجود

# تقریر کتاب مخزن تواریح از مرزا اکرم بیگ

## مسلخاں ضلع گجرات عم فریضہ

رسالہ مخزن تواریح مجموعہ مجموعہ تواریح تمہیت و تعزیت فاضل مصنف کہ تبحر علمی و نکتہ سخن و اظہار حقائق و وقایع کسی مزید تعریف کی محتاج نہیں۔ خود اپنی تعریف آپ ہے۔ ہر مرثیہ تعزیت و قصاید تمہیت اظہار واقعات کی اصلی و واقعی تصویر ہے۔ زندگی کے مرحلوں کو علاوہ خوبی سے بیان کرنے کی تاریخی مصنفوں سے بھی مزین کیا گیا ہے۔ فاضل اہل قاضی عطاء و محمد صاحب خاندان قضاة گجرات کی چراغ ہیں۔ جو شاہنشاہ حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ غازی سے آجتک میں بوجہ علم و فضل عربی فارسی نظم و نثر و خوش فہمی پنجاب میں خاص طور پر مشہور ہیں۔

## قطعہ تاریخ تالیف

دل کتاب نظم و نثر از تکلفنا بری  
خوش مضامین و خوش اسلوب تالیف عطا  
بریکے مضمون او بنگر بطرز دل پسند  
گوہر نایاب یاد رہیں و بے بہا است

آں عطا و علامہ و نہامہ دور ز مال  
 طبع رنگینش بہار بوستان نام خدا  
 از برائے سال تا لعینش سرودش غیب گفت  
 با محمد اکرم۔ آں آئینہ عبرت نما است

۲۱ ۱۳ صبحی

قطع تاریخ تعمیر مسجد جامعہ حیدرآباد فرمائش

عزیز محمد دین مد عمرہ

دوش بدوش است بیت الحرم

ثانی و ہمایہ بارغ ارم

کردندا گوشش دو خاطر م

اے ازیں باب بہ بارغ ارم

دو حہ دیں ثانی بیت الحرم

اللہ اکبر چہ عجب مسجدے

گلشن فرودس بروے زمین

سال بنائیش چو بہستم سرودش

گفت کہ۔ وال خانہ یاد خدا

بیز کہ۔ سجدہ گلس ۱۲۲۱ بے نظیر

باد بہ اینتیش الہی نصیب

مغفرت از لطف و عطا و اکرم

# مسئلہ بر تاج وفات حسرت ایات

ژنگہ صاحبہ ہلیہ مولوی غلام محمد صاحبہ کی

سنو داستان سوز کی درد کی غم کی  
جدائی کی بھراں کی اور اس شتم کی

نہ منجد مار بیڑی پہ آوے تباہی

نہ ملاح یوں غرق ہو یا آہی

سزای وہ بیگم بصد عزت و تکلیں  
کہیں بیٹیاں ماں سے رمل کے پھینیں

ہوئی صاحب اولاد با فرخ آئین  
کہایوں کسی لئے کہ ہیں ماہ و پروں

نظر بد لگی کر گئی کام اپنا

پھنسا یا اجل نے پچھا دام اپنا

جانوں عصمت وہ بانوے عفت  
وہ عفت تاب اور محرم شرافت

وہ برکت کی دیوی وہ ثروت کی زینت  
قبیلہ کی عزت وہ کنبہ کی زینت

وہ پوتے کی شادی کا پیغام پا کر

نہ بھولی سمائی تھی جامہ میں آ کر

یہ پیغام شادی پیغام اجل تھا  
نصیبہ میں لکھا بروز ازل تھا

خوشی کی گھڑی تھی کہ ماتم کا پل تھا  
کہ شادی و ماتم کا دن مشعل تھا

یہ تھا مثبت علم قضا و قدر میں

کہ جا کر نہ آئے گی پھر اپنے گھر میں

تو دو لہا کا جوڑہ بنا کر خوشی سے  
سبھی ساز و ساماں اٹھا کر خوشی سے

وہ زیور وہ کپڑا لگا کر خوشی سے  
کہ شامل ہو شادی میں جا کر خوشی سے

روانہ ہو کھنبی سے سا بور پہنچی

مگر زخم کا نشا سے رنجور پہنچی

وہ نکلی تھی گھر سے بہت شاد و خرم  
نہ فکر مسافت نہ چلنے کا کچھ غم

معیت میں تھی اوسکی اولاد ہمدم  
ہو بیٹیاں بیٹے پوتے تھے ہر دم

جد ہر دیکھتی تھی - تھی اولاد اُسکی

جمعیت تھی شادی کی منقاد اُس کی

تھے رستہ میں خدمت کو سب تباؤ  
کوئی تھا سوار اور کوئی تھا پیادہ

مشیت میں حق کی ہی تھا ارادہ  
سواری کو چھوڑا چلی پیادہ

لگر پا رہنہ روانہ ہوئی جب

لگا خار اک پھول سے پاؤ نہیں تب

وہ کا ثنا تو فوراً نکالا گیا تھا  
مگر اک بہانہ اتر کر چکا تھا

کہ زخم اُس کا ہر آن بڑھتا گیا تھا  
پھر آماں بھی اس پر چڑھتا گیا تھا

تو تلوے میں اک زخم کاری بنا وہ

وہ پھوڑا کہ تا سورا جاری بنا وہ

ہوئی سخت لاچار جب درد و پاسے  
علاج اُسکا ہونے لگا جا جب سے

ویلیں نشاں تھانہ ہرگز شفا سے  
نہ مرہم نہ پٹی نہ دانہ و داسے

تو مایوس آخر شفا سے ہوئے وہ

نہ جانبر ہی ایسی بلا سے ہوئے وہ

پھٹی کوئی شریان بھوڑا پھٹا جب رواں سبیل خون بدن ہو گیا سب

نہ ایک قطرہ خون کا بدن میں رہا جب - تو لبریز جام حیات ہو اتب

بدن ہو گیا حس و حرکت سے عاری

زباں پر تھا کلمہ شہادت کا جاری

کسی کو کبھی ایسا کاٹا لگا ہے نہ جس کا علاج اور میں کی دوا ہے

کسی نے یہ دیکھا کبھی یا سنا ہے کہ کانٹے کے لگنے سے کوئی مر رہا ہے

وہ کاٹا نہ تھا شتر نہ رہتا وہ

وہ تیرا جل نیزہ نہ رہتا وہ

سدا فسوس پونے کی شادی چاکر نہ واپس ہوئی گھر کو دیکھا نہ آ کر

فقط ایک ہفتہ وہ صدمہ مٹا کر ملی خاک میں جان شتر میں گنوا کر

ہوئی موت آخر نتیجہ خوشی کا

وہ ماہ تمام ایک ہفتہ میں ڈوبا

میاں کو نہ کچھ علم اس ماحیر کا زلزلہ کے چور اور فلک کے چفنا کا

نہ ظناور نہ پیغام اس ماضا کا نہ بیمار کا اور نہ دار و دوا کا

وہ گھر کی حفاظت کو گھر میں رہا ہے

خبر کیا میاں کو کہ وہ لٹ رہا ہے

جگر گوشوں کے دیکھتے کہ وہ مضطر ترستے ہوا جان اسکی آئی لبوں پر

ملی قاطمہ۔ روز جاں اور سرور علی حیدر آیا نہ یعقوب و اکبر

فقط اک الہ بی بی او سکی تھی خادم

وہی پاس تھی اور وہی اسکی مہدم

میاں کی محبت اُسے دلنشیں تھی دل و جان سے اسکی خدمت میں تھی

ترستی تھی ویدار کو اور حزیں تھی رہی منتظر تا دم واپس تھیں

جب آخر نہ چہرہ دکھایا میاں نے

کیا کوچ دینا سے بیگم کی جاں نے

اڑی بے بسل روح اصلی وطن کو گئی چھوڑ خالی وہ تن کے چمن کو

لگا داغ غم لالہ و نسترن کو گئی چھوڑ حسرت میں سرو و سخن کو

اتھی اُسے شاخ طوبیٰ پہ جاوے

بلاغ بہشت آشیانہ بناوے

کر پاپ بخشے بر حال زارش نگہدار یارب زوارا لبوارش

قرارش عطا کن بدرالقرارش بیار ابر غمراں بجاک مزارش

رہناے تو یارب بودا من او

بگلزار حبت بود مسکن او

چمن کا وہ مالی کہاں اڑ گیا ہے کہ سر گل اسی غم سے مر جا گیا ہے

ہزار ک پود حسرت سے کھلا گیا ہے سبزہ ہے باقی نہ حسن و شباب

کسی پر نہ آب اور رونق ہے باقی

مگر ہے کسی پر تو ہے اتفاق



نہیں دل کی حالت تباہ کیے قابل  
نہ غم کی حکایت سننے کے قابل  
پڑی جو مصیبت جاننے کے قابل  
حکمر کا جراثحت دکھانے کے قابل

نہیں تجھ سے پہناں کوئی دکھ ہمارا

عیال اور نہاں تجھ پہ ہے آشکارا

ہوا خانہ ویراں الہی بساوے  
مصیبت سے محنت غم سے پھر آوے

بگڑ تو گئی پر تو بگڑی بناوے  
وہی پہل پہل پہل سے وہ دلق دکھائے

تجھے سب سے قدرت خدائی ہے تیری

جو نیر اکرم سو۔ تو پھر کیا ہے پیری

کھینچا طول ہے سلسلہ اس فحاش کا  
بیاں کیا کروں اپنے درد نہاں کا

بس اب ختم ہے ماجرا سن بیاں کا  
سنو سال ترحیل عنت نشاں کا

عطاء از سرگریہ زاری کہتا ہے

غلام محمد کا گھرنٹ گیا ہے۔

۱۲ ۱۹ ۶

خط منظوم کہ بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۱۰ء از چھاوٹی

شاہ پور بخدمت مولوی غلام محمد صاحبہ بی کھنٹی کھنٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آل و ہم اصحاب کبارش کرم

خاصہ طغرائے کلام قدیم

از پس این لغت رسول امم

بعد مراعاتِ سلامِ نیاز  
 از خطِ اعظم کہ با دل رسید  
 نورِ بصر - نورِ نظر - نورِ عین  
 از غمِ او من نہ کہ خورد و کلاں  
 کائے کرم و عفو تو غمخوار ما  
 و بے گزمت چارہ و بیچارگان  
 بر کہ برم شکوہ سنج و عنا  
 پیش تو آئیم کہ سازندہ  
 حزن و غم و رنج ز ما دور کن  
 سرورِ اعظمِ اسمت مدام  
 عصمت و نعمت بے غل پرورد  
 ادو غم دور چه چاره کنم  
 باز خطے دوم کہ بنوشته بود  
 سجدہ شکرانہ ادا ساختیم  
 بغتتہ آمد خبر ہولناک  
 باز ہماں رنج و تپیدن کہ بو  
 باز ہماں آتش و ہماں کاسہ  
 باز ہماں حیرت و آماوگی  
 صبح و مساعصر و عشا بزدنا

واضح باو آنکہ رسالتم فرزند  
 سرنج ز بیماری سرور رسید  
 با دہنوں از ہمگی شتر و شین  
 دست بدر گاہ حسدے ہماں  
 لطف تو مرہم نہ آزار ما  
 شاد ز فیضِ گزمت بکسماں  
 بر کہ برم سوز خود و حاجتا  
 سم تو نوازی می کہ نوازندہ  
 فضل بہ سرور کن و سرور کن  
 حرز و معاون بودش صبح و شام  
 وز عمرِ طبعی خود بر خوراد  
 فرصت و خصمت نہ کہ آبخار سم  
 رنگ غم و حزن زد لہار بود  
 طرح مباحات در انداختیم  
 از کسبِ طبع علی سہمناک  
 باز ہماں آہ کشیدن کہ بود  
 باز ہماں کاشش و تلوا سہ  
 باز ہماں حسرت و در ماندگی  
 بیچ نہ پرداختہ کارے مرا

دیدہ بڈاک آورے در انتظا  
 راحت اور سنج ارجہ بجم تو نام اند  
 لمحہ اگر شاد گزارو کے  
 ان مع العسر کہ فرمود حق  
 کہ فرح و نسیب بجز نام نیست  
 شکر خدا نامہ نامی رسید  
 گشت ازین مژدہ و لم شاد کام  
 زنگ زدو و از دل پر استلم  
 دیدہ زویدار پڑ اوار شد  
 نور سوادشش بہ بیان سطور  
 باو علی حیدر فرخندہ قال  
 بر خورد از بخت و جوانی خویش  
 ولولہ اشش باو بہ ہیائے پیش  
 بخت کشاید و دولت برو  
 حور تما بودش خواہگی  
 خسرو استلیم سخن پروری  
 باغ در ایام بہاراں خوش است

بود نصیبش بہ بہاراں خوشی  
 وز طربش باد بہاراں خوشی

سر بہ خار و دل پڑ اضطرار  
 لیک بمقدار برابر نیست  
 رنج و غمش سال و مہ آرد  
 لام بجز از پڑ بہ فرمود حق  
 کس بہ کہاں نیست کہ نام نیست  
 نئے کہ بہ تن جان گرامی رسید  
 ہست علی چونکہ بصحت تمام  
 شکر خدا شافی درد و سقم  
 سینہ چو آئینہ صفا یار شد  
 زلف عروس است بر خسار حور  
 در کف عاظفت ذوالجلال  
 وارہد از رنج و غم و درد و ریش  
 مشغلہ اشش باو بہ ہیائے پیش  
 ظل بہا ذلہ رہا پید از و  
 خانہ اش آباد بہ خواہگی  
 و ز چہ سفت بہ زبان دریا  
 موسم گل بارخ یاراں خوش است

## در بیان حقہ نوشتی

حقہ نوشتی از وفور خورمی  
 شاد باش اے حقہ قلیان من  
 مست مے سازی چو قلقل میکنی  
 ہر کہ دیدہ یا شمیمدہ پوکے تو  
 ہر کہ در گوشش رسید آواز تو  
 چوں خلیل اندوئی ہماں نواز  
 چوں نے ات باکس شکر ریزی کند  
 حقہ شمع بزم اصحاب طرب  
 حقہ محبوب امیر است و فقیر  
 نسبتے وارو بانساں موبو  
 این سبب اتساں باوشاغل بود  
 نیست خالی از وجودش خانہ  
 حقہ نوشاں چو کہیں و چہیں  
 حقہ نوشاں حقہ را وقت سحر  
 اول از نئے مائے او گز میکنند

مدحت حقہ سر سید سے بھی  
 کہ تو خوش جسم است و خورم جان من  
 نغمہ برگلنار چوں بلبل زنی  
 کارما بگذاشتت آمد سوسے تو  
 گشت او مفتون نماز و باز تو  
 گر چہ دل در مار مروت گزار  
 آں ز الفت بوسہ ات بر لب بند  
 حقہ یار و مونس رنج و تعب  
 حقہ مرغوب صغیر است و کبیر  
 آب آتش خاک و باد است اندر  
 جنس با ہم جنس خود مائل بود  
 زیب بزم در لوق کا شانہ  
 بیجا باسے چہ آباد نسلیں  
 آں چناں بیند چوں روئے حور  
 حملہ چر کینیش بروں سے آورد

باز شو بیدارش از سر تا پا آب  
 پر کنندش ز آب عروق گلاب  
 شایقین حقه مستند این چنین  
 خالی از حقه بعالم جائے نیست  
 حقه باشد باعث آرام جاں  
 در مجالس در محافل در نشاط  
 عادتاً نوشتند صبح و شام  
 العزیز ترویج اور سردیار  
 تاشند این گفتگوروشندے  
 از تعجب گفت حقه نوش را  
 ہست این اسراف بیجا و لعب  
 اثر اوسستی و جنین و کاہلی است  
 دشمن جان است از سکھان پرس  
 فوج سکھاں دزنک تاز و دوان  
 فوج دشمن در پشایاں کہ بود  
 بک سکھاں تاکہ در جاؤرسند  
 رخت بکشادند اندر نیراہ  
 سریکے از شوق حقه مے کشید  
 قتل و غارت کردشاں بیدنگ

از نشان چرک و از بوئے فرا  
 باز نوشتندش و شوق بجیاب  
 بلکہ یک عالم پراست از شایقین  
 خوشتر از حقه و گر کالائے نیست  
 بعد کار و سفر و خواب و غسل و ناں  
 بزم شادی و غمی و انبساط  
 منفرد یا مجتمع ہر خاص و عام  
 بیش و افزون است ز حد شمار  
 ہمچو بر گل نغمہ یک تلبے  
 کہ چہ لغواست این بجا کن ہوش را  
 منع از تہذیر فرمود است ب  
 شغل او بے سود کردن جاہلی است  
 از مفاد و سود او زایشان پرس  
 گشت مفرور از تہیب و شمنال  
 ادربائے قتل شاں پورش نمود  
 طلب حقه کردشاں را پائے بند  
 از برائے حقه جائے بے پناہ  
 ناگہ از پس فوج دشمن در سید  
 شیشہ و جاں جائے شاں از دہنگ

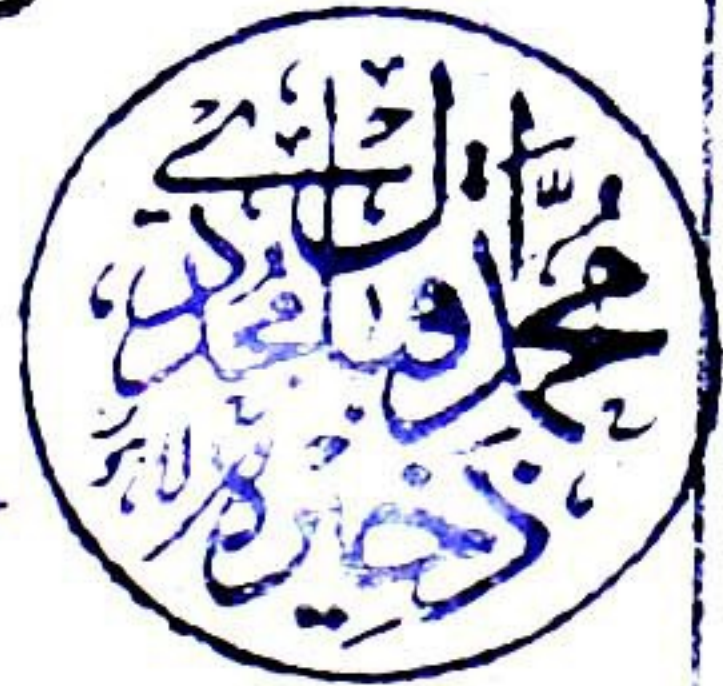
آں ہمہ زینساں نہ گشتند تیراہ  
 ہست بیدینی و فرعونیت است  
 عاقلانش آزمودہ پارہا  
 چونکہ شرع و عقل اورا کردو  
 گر نبودے دو و گراندر زمین  
 در جہاں کردے معیشت تاووم  
 ہیچو قزاق است او عازتگرے  
 صحت سر را رسد ازوے زباں  
 نیست اندر مرتش کس را کلام  
 و حقیقت دو وہم آتش بود  
 دشمن جان است زو پرہیزکن  
 در نہ بیدینی مسلمان بنام  
 کہ نے پیشد پتہاں و عیاں  
 گروے آیند آنجا خاص عام  
 گندہ نوشتا سندہ باطرز قبیح  
 خواہ ورد دست خلیفہ شدہ است  
 جملہ شاہاں نوبت بہ نوبت میکشد  
 دیگرے بگرفتہ اش در لب ہند  
 لذت بذاق بیکر بگچہ پشند

گر نہ حقہ نشستدے براہ  
 مدح ایں ملعون ملعونیت است  
 بازدارد شغل او در کار ہا  
 ہست استمال او دور از خرد  
 گفت افلاطون حکمت ابھینیں  
 ابن آدم زندہ ماندے تا قیام  
 ہیچ ماند و دو گراندر سرے  
 باعث امر حق سرگروہ ہاں  
 در شریعت خاک و آتش دان حرام  
 دو داز آتش تولد میشود  
 پس چرا دو افگنی اندر وہن  
 گر مسلمان بی پرہیز از حرام  
 حیرت است از حقہ نوشتان جہاں  
 ہر کجا یابند حقہ نا کلام  
 کس نے نوشد با سلوہ صحیح  
 خواہ بد بوئی و غلیظ و گندہ است  
 جمع گشتہ گروہا و مالہ زنند  
 آں یکے نے از لب خود بر کند  
 پس بدینساں حقہ را دورہ دہند

نفرت از بد بوته از چرکین او  
 آب حقه پھچو بول از دیر باز  
 کرنے حقہ پر از چرکین بود  
 رنگ و بوئے و طعم لب اگر شد خراب  
 از تا کوگر بسر افتد فتور  
 در منش ثابت نہ از حکم خدا  
 نیست از اجماع امت کنند  
 چارواں حکم شریعت را اساس  
 سرکہ فتویٰ واد بیروں زمین ہمار  
 بہر چیزے وادین فتویٰ است بہ  
 حقہ باشد پاک صاف و تازہ آب  
 الغرض حقہ مباح است و حلال

جز اصول فقہ و قرآن و حدیث

سرکہ فتویٰ واد او باشد حدیث



# تقریظ

رسالہ مخزن التواریخ یعنی تواریخ تہنیت و تعزیت فاضل مصنف  
 کے تبحر علمی نکتہ سنجی و اظہار حقائق کہی مزید تعریف کی محتاج نہیں۔  
 اپنی تعریف آپ ہیں ہر مرتبہ و قصاید تہنیت اظہار واقعات کی  
 اہلی و واقعی تصویر ہیں۔ زندگی کے مرحلوں کو علاوہ خوبی سے بیان کرنے  
 کے تاریخوں صنعتوں سے بھی مزین کیا ہے۔ فاضل اہل قاضی عطاء اللہ  
 صاحب خاندان نظمی گجرات کے چراغ ہیں۔ جو شہنشاہ محمد اکبر سے لے کر  
 آج تک ہر زمانہ میں بوجہ علم و فضل نظم و نثر و خوشنویسی پنجاب میں خاص مشہور  
 ہیں۔

احقر محمد اکرم بیگ مسلمان گجرات

میں سنا کہ میں کہیں سے اس سودہ کو دیکھا ہے۔ اچھا لکھا ہے۔  
 خاکسار بشارت احمد عینی عنہ

راہ گوئی ہندوستان کو اور نواح صوبہ گجرات